چیف ایڈیٹر کے قلم سے

یوجنا

محدود شعبہ۔ لامحدود صلاحیت

پالیسی سازوں اور ملک کے حکمرانوں کی اولین ترجیح ہمیشہ مستحکم صنعتی شعبے کی تعمیر رہی ہے۔ صنعتیں نہ صرف داخلی اصراف اور برآمدات کے لئے اشیاء فراہم کرتی ہیں بلکہ ملک کے نوجوان طبقے کو روزگار کے مواقع بھی فراہم کرتی ہیں۔ مجموعی گھریلو پیداوار کی بات کرتے وقت کاروں، الیکٹرانک اشیاء اور فولاد جیسی مصنوعات پر توجہ مرکوز ہوتی ہے لیکن ان کے علاوہ چھوٹا صنعتی شعبہ بھی مصنوعات کی مینوفیکچرنگ اور روزگار کی فراہمی میں نہایت اہم کردار ادا کر رہا ہے لیکن ماہرین اقتصادیات اور پالیسی سازوں کی نظروں سے اوجھل رہتا ہے۔ یہ بہت چھوٹے، چھوٹے، اور متوسط درجے کی صنعتوں (ایم ایس ایم ای) پر مشتمل شعبہ ہے۔

ہندوستان میں ایم ایس ایم ای شعبہ 11 کروڑ افراد کو روزگار فراہم کرتا ہے اور مجموعی گھریلو پیداوار میں اس کی حصہ داری 17 فی صد ہے۔ تقریبات میں پہنا جانے والا کھادی کا کپڑا، شہد اور ناریل کے ریشے سے تیار کی جانے والی مصنوعات اور متعدد دیگر متعلقہ اشیاء جو صنعتی پیداوار میں استعمال ہوتی ہیں، اسی شعبے کی مرہون منت ہیں۔ البتہ یہ شعبہ بہت سی دشواریوں سے دوچار ہے جس میں وقت ضرورت قرض کی دستیابی، بنیادی ڈھانچے کا فقدان، بہتر ٹکنالوجی تک دسترس کا فقدان، ہنرمند افرادی قوت کی عدم دستیابی اور بازار کی سہولیات کی وغیرہ شامل ہیں۔ اس شعبے کو ہمسایہ ممالک سے مقابلہ آرائی کا خطرہ بھی لاحق رہتا ہے۔ خصوصاً چین سے جس کی مصنوعات کی حد سے زیادہ سستی اشیاء کی ضرورت سے زیادہ دستیابی کی وجہ سے متعدد گھریلو اکائیوں کو نقصان اٹھانا پڑا۔

چھوٹے اور متوسط شعبے کو مناسب رقم حاصل کرنا دشوار ہوتا ہے کیوں کہ رقوم فراہم کرنے والے ادارے ان شعبوں کی کارکردگی کی طرف سے مطمئن نہیں ہوتے۔ اس مسئلے کے حل کے لئے حکومت نے کریڈٹ گارنٹی فنڈ اسکیم شروع کی ہے جو اس شعبے کو قرض فراہم کر رہی ہے۔ اس اسکیم کی کم از کم حد میں اضافہ کر کے اس کو ایک کروڑ سے دو کروڑ کر دیا گیا ہے۔ عالمی بازار میں مسابقہ جاتی صلاحیت کو برقرار رکھنے کے لئے ایم ایس ایم ای شعبے کو جدید ٹکنالوجی کی ضرورت ہوتی ہے لیکن محدود ذرائع اور کم تر مالی حالت کی وجہ سے یہ شعبہ جدید ٹکنالوجی سے محروم رہ جاتا ہے۔ اگر چہ ٹکنالوجی کی منتقلی اس کا ایک حل ہے لیکن حکومت اس ضمن میں مدد فراہم کرنے کے لئے ملک بھر میں ٹول روم اور ٹکنالوجی ڈیولپمنٹ مراکز قائم کر رہی ہے تا کہ ایم ایس ایم ای شعبہ اعلی معیار کے ہنر اور تکنیکی مدد سے مستفید ہو سکے۔ کسی بھی کاروباری ادارے کو اپنے کام کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے بنیادی سہولیات درکار ہوتی ہیں۔ لیکن بیشتر ایم ایس ایم ای ادارے کم سے کم بنیادی ڈھانچے ہی جٹا پاتے ہیں۔ حکومت نے اس مسئلے کے حل کے لئے کلسٹر ڈیولپمنٹ پروگرام وضع کیا ہے جس کا مقصد جدید آلات، ٹکنالوجی اور ڈیزائن وغیرہ دستیاب کرانا ہے جو کامن سہولت مراکز میں دستیاب رہتے ہیں۔ یہ مراکز حکومت قائم کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ایم ایس ایم ای شعبے میں کامیابی کے لئے ہنرمند یا باصلاحیت افرادی قوت کی کلیدی اہمیت ہے۔ دستیاب افرادی قوت کو برقرار رکھنا اور مزید افراد کو تیار کرنا اور ان میں صلاحیت پیدا کرنا اہم مسئلہ ہے۔ اس مسئلے سے نمٹنے کے لئے حکومت نے صلاحیت سازی کے متعدد پروگرام شروع کئے ہیں۔ اس کے لئے حکومت نے کاروبار ترقی پروگرام (Entreprenuership Development programmes) اور پیشہ ورانہ تربیت پروگرام وضع کئے ہیں۔

بہت چھوٹے، چھوٹے اور متوسط کاروباری ادارے ملک کی معیشت میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ ان اکائیوں میں افرادی قوت کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اسی لئے یہ غیر ہنرمند، نیم ہنرمند اور ہنرمند افرادی قوت کو روزگار کے مواقع فراہم کرتے ہیں اور وہ بھی کم لاگت پر۔ یہ ادارے دیہی صنعتوں کو بھی تقویت بخشتے ہیں کیوں کہ ان کی متعدد مصنوعات دیہی علاقوں میں تیار کی جاتی ہیں۔ اپنی انفرادیت کی وجہ سے ان مصنوعات میں برآمدات کی بے پناہ صلاحیت ہوتی ہے اور اسی وجہ سے یہ زرمبادلہ کمانے کا اچھا ذریعہ ثابت ہوتی ہیں۔ ان مصنوعات کی پیداواری لاگت کم ہوتی ہے اور ان کا ماحول بھی دیہی صنعت یا گھریلو صنعت کا رہتا ہے، اسی لئے یہ معاشی عدم استحکام بھی آسانی سے جھیل جاتی ہیں۔

ایم ایس ایم ای شعبے میں ہندوستانی مینوفیکچرنگ کو فروغ اور استحکام دینے کی وافر صلاحیت اور امکانات موجود ہیں۔ حکومت اور مالی اداروں کی تھوڑی سی مدد سے یہ ادارے ترقی کے ستون ثابت ہو سکتے ہیں۔

ڈاکٹر ارون کے پانڈا

ہندوستان کے

ایم ایس ایم ای شعبہ کو بااختیار بنانے کا عمل

مائیکرو، چھوٹے یا میڈیم انٹر پرائز سیکٹر، جسے MSME شعبہ کہا جاتا ہے، اسے عالمی پیمانے پر مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) اور معاشی ترقی کا اہم حصہ دار تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ شعبہ عوام کو نوکریوں کے مواقع دینے کا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسی طرح کاروبار کو فروغ دینے اور ایجادات کے ذریعے ترقی کی راہ ہموار کرتا ہے۔ یہ شعبہ بڑے کاروباری اداروں کی واحد یونٹس کے قیام کے لیے کاروباری ضروریات پورا کرکے ملک کی سماجی-اقتصادی ترقی اور مجموعی ترقی میں معاون ہوگا۔

بھارتی نقطہ نظر: بھارتی معاشی نقطہ نظر سے، اس سیکٹر کی اسٹریٹجک اہمیت ہے۔ تقریباً 90 فی صد صنعتی یونٹ اس شعبے سے تعلق رکھتی ہیں جس میں بھارت کے 40 فیصد لوگ کام کرتے ہیں۔ یہ شعبہ روایتی اور ہائی ٹیک سطح کی 8000 سے زائد مصنوعات تیار کرتا ہے۔ اب جبکہ بھارتی معیشت بہت زیادہ اونچائی پر پہنچ رہی ہے جو 2025 تک 5 ٹریلین ڈالر تک پہنچنے والی ہے، ایسے وقت میں اس شعبے کی ترقی زیادہ اہم ہو جاتی ہے۔ اس لیے، اختراعی پالیسی، پروگرام اور ایسی اسکیمیں تیار کرنا جو MSME معاشی نظام کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرے، حکومت کے لئے ایک ترجیح بن گیا ہے۔ اس کا اظہار بجٹ میں الاٹمنٹ سے بھی ہوتا ہے جیسا کہ مائیکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے اداروں کی وزارت کو 6482 کروڑ روپے بجٹ میں مختص کیے گئے ہیں، جو گزشتہ سال کے 3465 کروڑ روپے کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

مختلف پالیسی کے اقدامات / اختراعات کے ذریعے MSMEs کو مضبوط کرنا: اس شعبے میں ترقی کی زبردست صلاحیت ہونے کے باوجود بہت سے چیلنج بھی موجود ہیں۔ مثال کے طور پر، کریڈٹ، بنیادی ڈھانچے، تکنیک کا استعمال نہ کرنا، مارکیٹ اور ہنر یافتہ کام کرنے والے لوگوں تک بروقت رسائی، کچھ ایسے چیلنجز ہیں جن کا اس سیکٹر کو سامنا ہے۔ اس کے علاوہ، چین، انڈونیشیا، فلپائن اور تھائی لینڈ جیسے پڑوسی ممالک سے بڑھتی ہوئی مسابقت کے ساتھ مضبوط حکمت عملی اختیار کرنا اس شعبے کے لئے ضروری بن گیا ہے تا کہ عالمی سطح پر وہ مسابقتی مقابلہ رہ سکے۔ حکومت کو ان رکاوٹوں کا احساس ہے اور اس نے فوری طور پر شعبے کو اقتصادی سرگرمیوں کے اگلے پڑاؤ پر لے جانے کے لیے کوشاں ہے۔ اور اسی لیے 'میک ان انڈیا'، 'ڈیجیٹل انڈیا'، 'اسٹارٹ اپ انڈیا' اور 'اسکل انڈیا' جیسی کئی اسکیمیں اس شعبے کی مجموعی ترقی کے لیے شروع کی گئی ہیں۔ بھارت کی جی ڈی پی میں مینوفیکچرنگ کے شعبے کے مجموعی شراکت کو بڑھا کر 25 فیصد کرنے کے لیے اقدامات ہمیشہ کیے جاتے رہے ہیں جو فی الحال 16-17 فی صد ہے تا کہ 2022 تک 100 ملین سے زیادہ ملازمتیں پیدا کی جا سکیں۔

SMEs فنانسنگ: اس بات کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ MSME شعبے ہم جنس نہیں ہیں اور اس وجہ سے مختلف اداروں کے لئے مختلف ترجیحات موجود ہیں اور اسی طرح چیلنجز بھی ہیں۔ مثال کے طور پر، مناسب کریڈٹ تک بروقت رسائی مائکرو اور اسمال صنعتوں کی ترجیح اور چیلنج ہوتا ہے۔ عام طور پر، درمیانے اور بڑے کاروباری اداروں کے لئے یہ اتنا ضروری نہیں ہوتا ہے۔ اس تشویش کو حل کرنے کے ضمن میں، حکومت کی طرف سے کریڈٹ گارنٹی فنڈ اسکیم کے تحت کوریج دی گئی ہے۔ مائکرو اور چھوٹے اداروں کے تحت آنے والے یونٹ اب مالیاتی ادارے سے 1.00 کروڑ روپے کی پہلے والی حد کے برخلاف 2.00 کروڑ روپے تک کے مشترکہ قرضے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، مالیاتی پیچیدگیوں کو حل کرنے کے لیے اور کریڈٹ سے متعلقہ سیکٹر کو بہتر بنانے کے لئے مارکیٹ میں نئے ماڈل بھی سامنے آ رہے ہیں۔ مالیاتی دائرے میں مختلف قسم کے اسٹارٹ اپس SMEs میں آسان کریڈٹ تک رسائی کے لیے کوشش کر رہے ہیں۔ مالیاتی نظام میں ان فنانس اور قرض دینے والے اداروں کی آمد کے ساتھ، ایس ایم ایز سیکٹر کو محفوظ بنانے کا امکان زیادہ ہے۔

وزیراعظم کا ملازمت پیدا کرنے کا پروگرام (PMEGP): وزیراعظم کا ملازمت پیدا کرنے کا پروگرام (PMEGP)، وزارت کا ایک منصوبہ ہے،

مضمون نگار ایم ایس ایم ای وزارت
،حکومت ہند میں سکریٹری ہیں۔
sec.msme@gmail.com

جہاں ہر سال بننے والی مائیکرو انٹرپرائز ہر سال ملک بھر میں روزگار کے مواقع پیدا کر رہے ہیں۔ اہم مقصد یہ ہے کہ نئے ملازمتوں کے منصوبوں/ مائیکرو اداروں کو قائم کر کے ملک بھر میں شہری علاقوں کے ساتھ ساتھ دیہی علاقوں میں ملازمت کے مواقع پیدا کیے جائیں۔ اس پروگرام میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے کی زبردست صلاحیت ہے۔

کھادی اور دیہی انڈسٹری: کھادی اور دیہی صنعت، بھارت کے دو اہم قومی وراثتی شعبے ہیں۔ کھادی اور ولیج انڈسٹری سیکٹر دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع فراہم کرتے ہیں، خاص طور پر ان لوگوں کو جو معاشرے کے کمزور طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ مائکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے اداروں کی وزارت کے پاس کھادی اور دیہی صنعت کے شعبے کے لئے کئی اسکیمیں ہیں تاکہ دیہی بے روزگاروں، خاص طور پر نوجوانوں اور عورتوں کو گھر بیٹھے ملازمت فراہم کی جاسکے۔

ٹکنالوجی پر توجہ: آج عالمی اقتدار کا مقابلہ عالمی سطح پر ہے۔ ایک اچھا سپلائر بننے کے لئے، ایک انٹرپرائز کو نہ صرف یہ کہ اچھے طریقہ کار اپنانے کی ضرورت ہے بلکہ اسے اختراعی حل دینے کے معاملے میں بین الاقوامی معیاروں پر آگے آنے کی ضرورت ہے، اس کے ساتھ ہی اپنے شراکت داروں کو زیادہ سے زیادہ وقعت دینے کی ضرورت ہے۔ اس تناظر میں، تکنیکی اصلاح بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہوگئی ہے۔ وزارت ملک بھر میں 18 ٹول روم اینڈ ٹکنالوجی ڈیولپمنٹ سینٹر کے ذریعہ اعلی تربیت اور تکنیکی معاونت پر توجہ دے رہی ہے۔ اس کے علاوہ مائیکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے اداروں کی وزارت ورلڈ بینک سے فنڈ سپورٹ کے ساتھ 2200 کروڑ روپے مختص کیے ہیں جس کے ذریعے موجودہ مراکز کو اپ گریڈ کرنا اور ٹکنالوجی سینٹر سسٹم (TCSP) کے تحت 15 نئے ٹکنالوجی سینٹرز (TCs) قائم کرنا ہے تاکہ MSMEs کی مجموعی پیداوار کو بہتر بنایا جاسکے۔ TCs، کاروباری اداروں کو مینوفیکچرنگ ٹکنالوجی، ماہر افرادی قوت اور کاروباری مشاورت کی سہولت فراہم کرنے کے ذریعہ MSME کی مدد کریں گے۔ اس کے علاوہ، ایک کریڈٹ لنکڈ کیپٹل سبسڈی اسکیم (CLCSS) مائکرو اور چھوٹے اداروں کے لئے ٹکنالوجی کی توسیع میں بھی کام کرتی ہے۔ اس منصوبے کے تحت پلانٹ اور مشینری کی تجدید کاری کی سہولیات میں 15 فیصد رعایت یا زیادہ سے زیادہ 15 لاکھ روپے دیے جاتے ہیں۔ جون 2017 تک، مجموعی طور پر 78.68 کروڑ روپے جاری کیے گئے ہیں، جس سے MSEs1293 کو فائدہ پہنچایا گیا ہے۔

وزیر اعظم نے حال ہی میں MSMEs کے لیے مالی مدد کی اسکیم زیرو ڈیفیکٹ زیرو ایفکٹ (ZED) سرٹیفیکشن منصوبہ شروع کیا ہے۔ یہ منصوبہ ایم ایس ایم ایز کے درمیان ZED مینوفیکچرنگ کے تئیں بیداری پیدا کرنا ہے اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔

انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانا: بنیادی ڈھانچے کی دستیابی جیسے افادیت، مارکیٹ، ماہر افرادی قوت، اور جدید ترین ٹکنالوجی وغیرہ تک رسائی حاصل کرنا کسی بھی صنعت کو بازار میں کامیابی کے ساتھ چلانے کے لیے ضروری ہے۔ اس تناظر میں، حکومت نے MSMEs کی ترقی کے لئے کلسٹر پر مبنی نقطہ نظر اپنایا ہے۔ مجموعی طور پر، یہ نقطہ نظر کو آپریشنل رویے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، اس وقت تک کاروبار کرنے کے لئے ایک کلسٹر کی سطح پر موجود کمپنیوں میں مقابلے کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

سرمایے کی کمی کی وجہ سے، مائیکرو اور چھوٹی صنعتیں عام طور پر جدید ترین آلات اور تکنیکوں تک رسائی حاصل کرنے کی حیثیت نہیں رکھتی ہیں، اس وجہ سے وہ اپنے مصنوعات کے معیار پر سمجھوتہ کرتے ہیں۔ لہذا، کلسٹر ڈیولپمنٹ پروگرام اس طرح کے اداروں کے لئے جدید سہولیات جیسے عام سہولت مراکز (سی ایف سی) کو جدید ترین آلات، ٹکنالوجی، ڈیزائن، جانچ کی سہولیات وغیرہ کے حصول کے لیے اثاثوں کی تعمیر کی سہولت مہیا کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ ملک بھر میں کئی گروپوں نے حکومت کی طرف سے کیے گئے مختلف کلسٹر ترقیاتی اقدامات کے ذریعہ فائدہ اٹھایا ہے۔ مائیکرو، چھوٹے اور میڈیم انٹرپرائز (ایم ایس ایم ای) کی وزارت نے اسکیموں کے لیے کئی جامع خاکے تیار کیے ہیں جیسے مائیکرو اسمال انٹرپرائز-کلسٹر ڈیولپمنٹ پروگرام (ایم ایس ای-سی ڈی پی) اور دیہی اور روایتی کلسٹرز کے فروغ کی اسکیم (SFURTI)، تاکہ زیادہ سے زیادہ کلسٹرز کو فائدہ پہنچایا جاسکے۔

نئے بازار تک رسائی: MSMEs کے موجودہ بازار کے حجم کو بڑھانے اور مختلف قسم کے تعلقات کو قائم کرنے کے لئے، حکومت کی طرف سے ایک مجموعی ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ مرکزی حکومت کی وزارتیں اور محکمے اور سینٹرل پبلک سیکٹر انٹرپرائزز مائکرو اور اسمال انٹرپرائزز سے 20 فیصد سامان اور خدمات تیار کریں گی، جو پبلک پروکیورمینٹ پالیسی، ایم ایس ای آرڈر 2012 کا ایک حصہ ہے۔ یہ پالیسی نہ صرف MSMEs پر توجہ دیتی ہے بلکہ ایس ٹی اور ایس سی طبقوں سے تعلق رکھنے والی برادریوں کی ملکیت والی MSEs کی پبلک پروکیورمینٹ مارکیٹ میں شامل ہونے کے لیے حوصلہ افزائی بھی کرتی ہے۔ اسی لیے ایس سی/ ایس ٹی کاروباری اداروں کے لیے MSMEs سے خریداری کے لئے 4 فی صد کا ذیلی ہدف بھی مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ MSMEs سیکٹر کا سماجی گروپوں کی بنیاد پر کیا گیا تجزیہ بتاتا ہے کہ ایس سی/ ایس ٹی کی ملکیت والے اداروں کو ان کی اپنی رکاوٹوں کا سامنا ہے۔ اس ہدف کو حاصل کرنے اور ایس سی-ایس ٹی کے لئے کاروباری ثقافت کی فروغ دینے کے لئے 18 اکتوبر، 2016 کو ایک نیشنل ایس سی/ ایس ٹی ہب (NSSH) کا افتتاح وزیر اعظم نے کیا تھا۔ جس کا خرچ 2016-2020 تک 490 کروڑ ہے۔ این ایس ایس ایچ کا مقصد ایس سی/ایس ٹی کاروباری اداروں کو پیشہ ورانہ معاونت فراہم کرنا ہے۔ یہ ہب فی الحال MSME کی وزارت کے تحت مرکزی پبلک سیکٹر انٹرپرائزز کے تحت آنے والے ایک ادارے نیشنل اسمال انڈسٹریز کو آپریشن کی دیکھ ریکھ میں چلتا ہے۔ اس ہب کے تحت ایک خصوصی کریڈٹ لنکڈ کیپٹل سبسڈی اسکیم (ایس سی ایل سی ایس ایس) بھی شروع کیا گیا ہے تاکہ موجودہ اور جدید ایس سی/ ایس ٹی ملکیت والے اداروں کی طرف سے پلانٹ اور مشینری کی خریداری میں

سہولیات فراہم کیا جائے۔

انسانی سرمایہ: MSMEs کی ترقی کے لیے نئی صلاحیتوں کو متوجہ کرنا اور ان کی تربیت کرنا ایک اہم عنصر ہے۔ 1.25 بلین سے زائد افراد کی آبادی کے باوجود ہنر مند افرادی قوت کی کمی اب بھی ہے۔ MSME سیکٹر کے لیے ہمارے لوگوں کو تربیت فراہم کرنا کلیدی حیثیت رکھتا ہے، خاص طور پر اس وقت جب ہماری آبادی میں 65 فیصد لوگوں کی عمر 35 برس سے کم ہو۔ ہر سال ملازمت کے بازار میں شامل ہونے والے افراد کی بڑھتی ہوئی تعداد کو نگاہ میں رکھتے ہوئے مہارت پر مبنی تربیت اور انٹر پرینیورشپ ڈیولپمنٹ پروگرامز (EDPs) لوگوں کو کام کے لائق ہنر مند بنانا ایک اہم ضرورت بن گئی ہے۔ مختلف شعبوں اور تجارتوں میں ترقیاتی کمشنر (ایم ایس ایم ای) کے دفتر کے تحت مائیکرو، چھوٹے اور درمیانی صنعتوں کی وزارت نے کئی EDPs اور پیشہ ورانہ تربیتی پروگرام شروع کئے گئے ہیں۔

خلاصہ کلام: معاشی ترقی کو فروغ دینے اور شعبے کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے، بڑے مقصد کے لیے حکومت موجودہ پالیسیوں / پروگراموں کو مضبوط بنانے اور بہت سے دوسرے پہلوؤں کو لے کر آگے بڑھ رہی ہے۔ مثال کے طور پر، 'کاروبار کرنے میں آسانی' کے حصے کے طور پر اور اس شعبے کو باقاعدہ بنانے کے لیے، ستمبر 2015 میں ادیوگ آدھار میمورنڈم (UAM) بھی لایا گیا ہے۔ یہ نظام ایک صفحے پر سنگل پوائنٹ رجسٹریشن کی سہولت فراہم کرتا ہے، تاکہ تاخیر سے بچا جاسکے اور انٹر پرینیورشپ میمورنڈم (ایم ای) حصہ اول اور دوم کے موجودہ نظام کی پریشانیوں کو دور کیا جاسکے۔ ہندوستانیوں کو اپنا کاروبار شروع کرنے کے رجسٹریشن کے لحاظ سے بھارتی MSME میں یہ ایک بڑی پہل ہے۔ اس کے آغاز سے 35 لاکھ سے زائد یونٹس ادیوگ آدھار میمورنڈم کے تحت رجسٹر کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ، جی ایس ٹی کے تحت 'ایک قوم ایک ٹیکس' کے نقطہ نظر کے ساتھ، MSMEs اس کی حقیقی صلاحیت کو زیادہ سامنے لاسکتی ہیں۔

مجموعی طور پر بھارت کے MSME سیکٹر میں ترقیاتی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ، جدت اور کاروباری برادری کے ساتھ ساتھ کئی پالیسی مداخلت، دوستانہ کاروباری نظام بنانے میں متحرک کردار ادا کریں گی۔

روزگار کے مواقع اور دولت سازی کے امکانات MSME سیکٹر میں بہت زیادہ ہیں۔ ریاستی سرکاروں، انڈسٹری ایسوسی ایشنز، اور انکیوبیٹرز، ٹکنالوجی فراہم کرنے والے، مالیاتی ادارے اور بھارت سرکار کی مختلف وزارتوں سمیت تمام اسٹیک ہولڈرز کو روزگار کے مشترکہ ہدف اور اعلی ترقی کو حاصل کرنے کے لئے ہاتھ ملانا ہوگا۔

☆☆☆

طبیعات کے لئے نوبل پرائز 2017۔ انڈین کنکشن

☆2017 کے لئے طبیعات کے شعبے میں نوبل پرائز تین سائنس دانوں یعنی رینر ویس، بیری سی بیرش اور کِپ ایس تھورنے کو، ایل آئی جی او پروجیکٹ کے تحت، قوت ثقل کی حامل لہروں کی کھوج کے لئے دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ آئن اسٹائن نے آج سے 100 برس قبل جنرل ریلیٹی ویٹی کی پیش گوئی کی تھی۔ 2017 کیلئے طبیعات کے شعبے کا نوبل پرائز، براہ راست طور پر 10 لاکھ نوری برسوں کے فاصلے پر واقع دو بڑے بلیک ہولوں کے یکجا ہونے کی صورت میں پیدا ہونے والی لہروں کی قوت ثقل کی تلاش سے وابستہ ہے۔ قوت ثقل کی حامل لہریں اپنی ڈرامائی پیدائش کے سلسلے میں اطلاعات فراہم کرنے کے ساتھ اپنی قوت ثقل کا بھی پتہ دیتی ہیں جسے کسی دوسرے طریقے سے دریافت نہیں کیا جاسکتا۔ اس نے فلکیات کے شعبے میں ایک نیا در یچہ وا کیا ہے کیونکہ قوت ثقل کی حامل لہریں پوری طرح سے خلا میں رونما ہونے والی زبردست تبدیلیوں کے مشاہدے کا دروازہ کھولتی ہیں۔

بھارت کے لئے یہ ایک لمحہ فخریہ ہے کیونکہ اس تلاش اور کھوج پر مبنی دستاویزات کی تیاری میں 13 بھارتی مصنفین/ سائنسدانوں نے اپنا تعاون دیا ہے جن کا تعلق 9 اداروں یعنی سی ایم آئی چنئی، آئی ٹی ایس۔ ٹی آئی ایف آر بنگلورو، آئی آئی ایس ای آر۔ کولکاتا، آئی آئی ایس ای آر ترِیویندرم، آئی آئی ٹی گاندھی نگر، آئی پی آر گاندھی نگر، آئی یو سی اے اے پنے، آر آر سی اے ٹی اندور، ٹی آئی ایف آر ممبئی سے ہے۔ بنیادی طور پر اس کے لئے سرمائے کی فراہمی انفرادی طور پر ادارہ جاتی عطیات کے ذریعے ہوئی تھی جس میں ایٹمی توانائی محکمے، سائنس اور ٹکنالوجی محکمے اور انسانی وسائل کی ترقیات کی وزارت اے ای، ڈی ایس ٹی اور ایم ایچ آر ڈی کا تعاون شامل ہے جنہوں نے مشترکہ طور پر مل جل کر یہ ڈسکوری پیپر تیار کیا ہے۔ بعد کے مراحل میں بینگلورو کے آر آر آئی آنجہانی پروفیسر سی وی ویشویشورا (ڈی ایس ٹی۔ اے ون) اور پروفیسر ایس وی دھرندھر آئی یو سی اے اے پنے اور چند دیگر سائنسدانوں نے اس شعبے میں اپنا اہم تعاون دیا تھا جس کے نتیجے میں ایل آئی جی او ڈٹیکٹر کے پس پشت کارفرما اصول مرتب ہو سکے تھے۔ رمن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں بالا ایّر کی قیادت میں گروپ نے (فی الحال آئی سی ٹی ایس۔ ٹی آئی ایف آر میں ہے) نے فرانس کے سائنس دانوں کے تعاون و اشتراک سے قوت ثقل کی حامل لہروں کے سگنل کے سلسلے میں درکار ماڈل کے لئے ریاضی پر مبنی شمار کا طریقہ وضع کرنے میں سرکردہ کردار ادا کیا تھا اور اس کے توسط سے بلیک ہول اور نیوٹران ستاروں کا مدار طے کیا جاسکا تھا۔ تفصیلاتی کام اور بلیک ہول اور قوت ثقل کی حامل لہروں کے سلسلے میں پوری تھیوری کو 1970 میں سی وی ویشویشورا نے شائع کیا تھا۔ اس طرح کے تمام تعاون کا ذکر مذکورہ ڈسکوری پیپر میں کیا گیا ہے۔ اس شعبے میں ایل آئی جی او۔ انڈیا میگا سائنس پروجیکٹ کے توسط سے بھارت کو قائدانہ کردار ادا کرنے کا ایک موقع حاصل ہوا ہے اور اسے 17 فروری 2016 کو مرکزی کابینہ نے 'اصولی طور پر' اپنی منظوری بھی دے دی ہے۔ ایل آئی جی او۔ انڈیا بھارتی سائنسدانوں کے لئے ایک حقیقی امکانات پر مشتمل موقع لیکر آئی ہے اور اس کے سہارے ٹکنالوجی ماہرین آگے بڑھ سکتے ہیں جس میں مضبوط ترین بین الاقوامی تعاون بھی حاصل ہوگا۔

☆☆☆

چندر شیکھر ریڈی/ دیب یندو چودھری

ایم ایس ایم ای ترقیاتی اسکیمیں

اور این آئی ایس ایم ای کا کردار

مائیکرو اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز سیکٹر کے فروغ اور ترقی کے لیے بنیادی ذمہ داری ریاستی حکومتوں کے کندھے پر ہے۔ تاہم حکومت ہند نے قومی معیشت کے فروغ اور ترقی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے مائیکرو اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز سیکٹر کی اہمیت و افادیت کو بھی تسلیم کیا ہے۔ علاوہ ازیں حکومت ہند نے مائیکرو اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز کے فروغ و ترقی کے لیے پالیسیوں اور اقدامات سے متعلق قومی سطح پر اختیار کیے گئے طریقہ کار کی ضرورت کو بھی سمجھا ہے۔ اس سلسلے میں ریاستی حکومتوں کی کوششوں کی حوصلہ افزائی میں دلچسپی ظاہر کی ہے اور اس کا ہی نتیجہ مائیکرو اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز ڈیولپمنٹ (ایم ایس ایم ای ڈی) قانون 2006 کی شکل میں برآمد ہوا ہے۔ اس قانون کے وضع ہونے کے بعد مورخہ 9/5/2007 کو اس وقت کی اسمال اسکیل انڈسٹری (ایس ایس آئی) اور ایگرو رورل انڈسٹریز (اے آر آئی) وزارتوں کے انضمام کے ساتھ مائیکرو اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز کی ایک علاوہ وزارت قائم کی گئی۔ یہ سیکٹر 45.3 ملین یونٹوں (چھٹے اقتصادی سروے 2013 کے مطابق) پر مشتمل ہے اور اس نے 117 ملین افراد کو روزگار کے مواقع فراہم کیے ہیں۔ اس نے ملک میں مصنوعات سازی کے زمرے میں کل پیداوار میں 45 فیصد کا تعاون دیا جبکہ ملک کی برآمدات میں اس زمرے کی شراکت 40 فیصد رہی۔

حکومت ہند نے مائیکرو اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز کی ترقی و فروغ کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ ان اقدامات میں قرضوں کی دستیابی، ٹکنالوجی کی بنیاد پر سدھار کے لیے اسکیمیں، معیار میں سدھار اور مارکٹنگ میں تعاون وغیرہ شامل ہیں۔ مدرا، اسٹینڈ اپ انڈیا نے مائیکرو اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز کے لیے کریڈٹ گارنٹی فنڈ کے دائرہ کار میں وسعت کی ہے اور ایم ایس ایم ای کو بنکوں کے ذریعہ فراہم قرض کی اونچی حد میں اضافہ اور سدھار کیا ہے۔

مائیکرو اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز کی وزارت کی کھادی، یان اور دیہی صنعتوں کے فروغ کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ کھادی اینڈ ویلیج انڈسٹریز کمیشن (کے وی آئی سی) نہ صرف ملک کے وسیع دیہی زمرے کی تیار اشیاء کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے بلکہ دیہی علاقوں کے تقریباً 150 لاکھ افراد کو مستقل روزگار بھی فراہم کیا ہے۔

کھادی اینڈ ویلیج انڈسٹریز سیکٹر ایک نادر میراثی مصنوعات کی نمائندگی کرتا ہے۔ جو اخلاق کے ساتھ ساتھ تہذیبی بھی ہے۔ اس سیکٹر کو معاشرے کے متوسط اور اعلی طبقے میں اختیاری طور پر مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

وزارت کو بات چیت کے فروغ کی بھی ذمہ داری دی گئی تھی، وزارت نے اپنی ذمہ داری کو بخوبی انجام دیتے ہوئے اس صنعت کے دائرے کو کیرل تک ہی محدود نہ کر کے اسے تمل ناڈو، آندھرا پردیش، کرناٹک، گوا، اڑیسہ، مہاراشٹر اور گجرات سمیت مختلف دیگر ریاستوں تک پھیلا دیا۔ اس صنعت نے نہ صرف سات لاکھ سے زائد افراد کو روزگار فراہم کیا بلکہ برسوں پر محیط وقفے تک برآمدات کے زبردست اضافے میں اہم کردار ادا کیا۔ یان کی ماحولیات کے ساتھ ہم آہنگی کے مدنظر یان کے استعمال میں زبردست اضافہ دیکھنے کو ملا ہے۔ کوائیر جیو ٹیکسٹائل جیسی مصنوعات میں ٹکنالوجی کی بنیاد پر اختراعات اور تنوع کے توسط سے یان مصنوعات میں ویلیو ایڈیشن کی زبردست گنجائش ہے۔

یہ نہایت فخر کی بات ہے کہ مائیکرو اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز کی وزارت نے شرح نمو میں فروغ اور مائیکرو اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز کی ترقی سے متعلق وزارت کے مشن میں جانفشانی اور تیزی سے فریضہ انجام دینے کے لیے آئی ایس او 9001-2008 سرٹیفکیشن کا اعزاز حاصل کرنے والے سب سے پہلے امیدوار کا اعزاز حاصل کیا۔ آئی ایس او معیارات کے نفاذ سے وزارت کو قابل سدھار شعبوں کی نشاندہی اور اپنی کارکردگی میں

چندر شیکھر ریڈی نیشنل انسٹی ٹیوٹ فار مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز حیدرآباد، تلنگانہ میں ڈائریکٹر جنرل ہیں۔
dg@nimsme.org
دیب یندو چودھری نیشنل انسٹی ٹیوٹ فار مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز میں فیکلٹی (ایس ای ایم) ممبر ہیں۔
dibchoudhury@gmail.com

شفافیت اور جوابدہی لانے میں بھی مدد ملے گی۔ علاوہ ازیں کے وی آئی سی، کوائیر بورڈ، این ایس آئی سی اور این آئی ایم ایس ایم ای وزارت کی ایسی دیگر شاخیں ہیں جنہوں نے آئی ایس او معیارات کو اختیار کیا ہے اور سرٹیفکیشن حاصل کیا ہے۔

بلاشبہ یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ عزت مآب وزیراعظم شری نریندر مودی جی نے مائیکرو اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز کی دو اہم اسکیموں 18 اکتوبر 2016 کو افتتاح کیا۔ ان میں نیشنل شیڈولڈ کاسٹ / شیڈولڈ ٹرائیب ہب اور زیرو ڈیفیکٹ زیرو ایفکٹ (زیڈ ای ڈی) شامل ہیں۔

سال 2007 میں اس وزارت کے قیام کے بعد یہ پہلا موقع تھا جب وزیراعظم نے وزارت کی اسکیموں کا افتتاح کیا۔ ایم ایس ایم ای پر بھی اس کے بعد ہی خاص توجہ دی گئی جب 31 دسمبر 2016 میں عزت مآب وزیر اعظم نے اپنے خطاب میں اس کے متعلق تذکرہ کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں ایم ایس ایم ای کے لیے قرض سہولتوں میں اضافہ اور کریڈٹ گارنٹی فنڈ ٹرسٹ فار مائیکرو اینڈ اسمال انٹر پرائزز (سی جی ٹی ایم ایس ای) کے سرمائے میں اضافہ کا اعلان کیا۔ اس کے علاوہ یہ بھی پہلا موقع تھا جب یکم فروری 2017 میں پیش کئے گئے مرکزی بجٹ میں ایم ایس ایم ای پر علاحدہ سے خصوصی توجہ دی گئی جہاں ایم ایس ایم ای کے لیے کارپوریٹ 50 کروڑ روپے سے کم ہوا اور 25 اور 30 فیصد تک محدود کیا گیا۔

ایم ایس ایم ای کے وزارت کا کردار: ایم ایس ایم ای کے وزارت کا کردار چھوٹی صنعتوں کے قیام کو فروغ دینے، روزگار کے مواقع فراہم کرنے، روزی روٹی کی تلاش کی راہیں ہموار کرنے اور تیزی کے ساتھ بدلتے ہوئے معاشی منظرنامے میں ایم ایس ایم ای کے مسابقت کی صلاحیت میں نکھار سے متعلق ریاستوں کی مدد کرنا اور ان کی کوششوں کو فروغ دینا ہے۔

وزارت اور اس کی ذیلی تنظیموں کے ذریعہ شروع کی گئی اسکیموں / پروگراموں کا مقصد: i) مالی اداروں / بنکوں سے قرض کی مناسب فراہمی، ii)، (ٹکنالوجی کی بنیاد پر سدھار اور تجدید، iii)، (ڈھانچہ بندی کے اعتبار سے مربوط سہولتیں، iv)، (جانچ کی جدید ترین سہولتیں اور کوالٹی سرٹیفکیشن، v)، مینجمنٹ کے جدید حلف تک رسائی، vi)، تربیت کی مناسب سہولتوں کے توسط سے صنعتوں کے فروغ اور صلاحیت سازی میں سدھار، vii)، پروڈکٹ ڈیولپمنٹ، ڈیزائن انٹروینشن اینڈ پیکجنگ کے لیے اعانت، viii) بہبود کارکنان و فنکار، ix) گھریلو اور ایکسپورٹ مارکیٹ تک بہتر رسائی میں تعارف، x) صلاحیت سازی، یونٹوں کے تفویض اختیارات اور ان کی اجتماعیت کی حوصلہ افزائی شامل ہیں۔

متعلقہ وزارت نے مختلف شعبوں کے تحت ایم ایس ایم ای سیکٹر کے فروغ کے لیے متعدد اسکیمیں شروع کی ہیں جن کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

ایس ایم ای ڈویژن اسکیم:۔

1۔ انٹرنیشنل کوآپریشن

2۔ اسسٹینس ٹو ٹریننگ انسٹی ٹیوشن (اے ٹی آئی)

3۔ مارکیٹنگ اسسٹنس

ڈیولپمنٹ کمشنر (ڈی سی۔ ایم ایس ایم ای) اسکیم

ا۔ کریڈٹ گارنٹی 2 ۔ ٹکنالوجی میں سدھار کے لیے سرمایہ سبسڈی سے مربوط قرض، 3 ۔ آئی ایس او 9000 / آئی ایس او 14001 ٹرازیکشن ادائیگی۔ 4۔ مائیکرو اینڈ اسمال انٹر پرائیز کلسٹر ڈیولپمنٹ پروگرام، 5۔ مائیکرو فائنس پروگرام، 6۔ ایم ایس ایم ای مارکیٹ ڈیولپمنٹ اسسٹنس (ایم ڈی اے)، 7 نیشنل ایوارڈ (انفرادی ایم ایس ای)، 8۔ نیشنل مینوفیکچرنگ کمپی ٹیٹیو مینس پروگرام (این ایم سی پی)

i۔ مارکیٹنگ اسپورٹ / ایم ایس ایم ای سے ماونٹ (بارکوڈ). ii تحریک کے توسط سے ایس ایم ای کی صنعتی و اقتصادی امور میں تعاون، iii۔ کیو ایم ایس اور کیو ٹی ٹی کے ذریعہ مصنوعات زمرے کو مسابقت کے اہل بنانا۔ iv۔ حقوق املاک رائٹس (آئی پی آر) سے متعلق عام بیداری ۔ v۔ ایم ایس ایم ای کے لیے عمودی مصنوعات سازی مسابقت، vi ۔ ایم ایس ایم ای مینوفیکچرنگ سیکٹر (ڈیزائن) میں ڈیزائن کی مہارت کے لیے ڈیزائن کلینگ ۔ viii۔ منڈی معاونت اور ٹکنالوجی میں سدھار، viii ایم ایس ایم ای کی ٹکنالوجی اور کوالٹی سدھار۔

این ایس آئی سی اسکیمیں: 1۔ پرفارمنس اینڈ کریڈٹ ریٹنگ، 2۔ فیک کریڈٹ فیسی لٹیشن، 3۔ رامیٹریل اسسٹینس، 4۔ سنگل پوائنٹ رجسٹریشن، 5۔ انفام ڈیری سروسز، 6۔ مارکیٹنگ انٹیلی جنس سروس لیز 7۔ بل ڈسکاونٹنگ، 8۔ این ایس آئی سی انفراسٹرکچر، i اگزیبیشن ہال، حیدرآباد، ii آئی ٹی انکیوبیٹر، iii اگزیبیشن کم مارکیٹنگ ڈیولپمنٹ بزنس پارک، iv سافٹ ایئر ٹکنالوجی اینڈ بزنس پارک، v اگزبیشن گراونڈ، نئی دہلی۔

اے آر آئی ڈویژن اسکیم: ا۔ پرائم منسٹری ایمپلائمنٹ جنریشن پروگرام (پی ایم ای جی پی)، 2۔ کھادی کاریگروں کے لیے جن شری بیمہ یوجنا، 3 مارکیٹ ڈیولپمنٹ اسسٹنس (ایم ڈی اے)، 4 سائنس اینڈ ٹکنالوجی اسکیم، 5 کوائیر ادیمی یوجنا، 6 کوائیر وکاس یوجنا، i۔ ایکسپورٹ مارکیٹ پروڈکشن، صلاحیت میں سدھار اور مہیلا کوائیر یوجنا، iii ڈیولپمنٹ آف پروڈکشن انفراسٹرکچر (ڈی پی آئی)، iv کوائیر ورکرز کے لیے پرسنل ایکسیڈینٹ انشورنس اسکیم، v ٹریڈ اینڈ انڈسٹریز ریلیٹیڈ فنکشنل سپورٹ سروسز (ٹی آئی آر ایف ایس ایس)، vi ڈومیسٹک مارکیٹ پروموشنس اسکیم، 7۔ ایسپائرڈ اختراعی انٹرپریشیور شپ اور زرعی صنعت کے فروغ کے لیے اسکیم)، 8 فنڈ فار دی جنریشن آف ٹریڈ نیشنل انڈسٹریز (ایس ایف یو آر ٹی آئی) کی بحالی اسکیم۔

وزارت نے مصنوعات سازی کے ساتھ خدمات کے زمرے میں نئی مائیکرو انٹرپرائزز قائم کرنے کے لیے نوجوان فنکاروں کی مدد کے مقصد سے قرض سے مربوط اسکیمیں نافذ کی ہیں جن میں پرائم منسٹرس ایمپلائمنٹ جنریشن پروگرام (پی ایم ای جی پی) قابل ذکر ہے۔ سال 2014 سے 2016 تک (8 مارچ 2016 تک) 1,12,883 پروجیکٹ منظور کیے گئے ہیں جنھوں نے مجموعی طور پر 8,71,000 روزگار پیدا کیے ہیں۔ اختراع اور دیہی انٹرپرینیورشپ (اے ایس پی آئی آر ای) کے فروغ کی ایک اسکیم وزارت کے ذریعے سال

2015 میں شروع کی گئی۔ اس اسکیم کو زرعی صنعت میں اختراع اور انٹرپرینیورشپ کے لیے اسٹارٹ اپ تک رسائی کے لیے ٹکنالوجی مراکز اور انکیوبیشن سینٹرز کے قیام کے مدنظر شروع کیا گیا تھا۔ اے ایس پی آئی آر ای کے مطلوبہ نتائج نے ٹکنالوجی بزنس انکیوبیٹرز (ٹی بی آئی)، لائیولی ہڈ بزنس انکیوبیٹری (ایل بی آئی) کے قیام کی راہ ہموار کی ہے اور ایس آئی ڈی بی آئی کے ساتھ اس طرح کے اقدامات کے لیے فنڈز کے قیام میں مدد ملی ہے۔

ایم ایس ایم ای کی وزارت نے ایس آئی ڈی بی آئی کے اشتراک سے مائیکر اینڈ اسمال انٹرپرائیز ز کے لیے بغیر کسی رخنہ / تیسرے فرق کی ضمانت کے بغیر مقصد سے بنک قرضوں کی دستیابی کے مدنظر کریڈٹ گارنٹی فنڈ ٹرسٹ فار مائیکرو اینڈ اسمال انٹرپرائزز (سی جی ٹی ایم ایس ای) کی اسکیم شروع کی ہے تا کہ مائیکرو اینڈ اسمال انٹرپرائزز (ایم ایس ای) ایک یونٹ قائم کرنے کے اپنے خواب کو پورا کرسکیں۔

وزارت نے ستمبر 2015 میں ادیوگ آدھار میمورینڈم کو نوٹیفائی کیا ہے۔ اس ادیوگ آدھار میمورینڈم کو انٹرپرینیور کے لیے رجسٹریشن کے عمل کو سہل بنانے کے لیے بنایا گیا ہے۔ ادیوگ آدھار میمورینڈم کو ایم ایس ایم ای کی وزارت کے زیر اہتمام ادیوگ آدھار پورٹل http.goggle.in پر آن لائن فائیل کیے جاسکتے ہیں۔ ادیوگ آدھار میمورینڈم کے فائیل کرنے کے لیے کوئی فیس نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ایک سے زیادہ ادیوگ آدھار میمورینڈم کے فائیل کرنے پر بھی کوئی پابندی نہیں ہے۔ میمورنڈم کو سیلف ڈکلریشن کی بنیاد پر فائیل کی جاسکتی ہیں۔ اب تک اس طریقہ کار سے 4.17 لاکھ سے زائد ایم ایس ایم ای اب تک اپنا رجسٹریشن کرچکے ہیں۔

مارکیٹنگ ایک ایسا شعبہ ہے جہاں ایم ایس ایم ای کی سخت مشکلات کا سامنا رہتا ہے۔ پوری دنیا میں عوامی وصول ایم ایس ایم ای کے لیے ایک اہم مارکیٹ ہے۔ حکومت نے حکومت کی وصولی میں مائیکر و اینڈ اسمال انٹرپرائزز کی حوصلہ افزائی کے لیے ایم ایس ایم ای کے لیے عوامی وصولی پالیسی کا اعلان کیا ہے جو یکم اپریل 2012 سے قابل اطلاق ہے۔ اس پالیسی کے تحت تمام سرکاری وزارتوں / محکموں / پبلک سیکٹر انڈرٹیکنگ کے لیے تین برس کے ایک وقفے کے بعد اپنی مجموعی وصولی کا 20 فیصد مائیکرو اینڈ اسمال انٹرپرائزز سے حاصل کرنا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ وزارت نے درج فہرست ذات و قبائل سے تعلق رکھنے والے افراد کی زیر ملکیت انٹرپرائزز سے مجموعی وصولی کے 4 فیصد کے ایک علاوہ نشانے والی پالیسی کا بھی اعلان کیا ہے۔

ہندوستانی مصنوعات ساز صنعتوں کی مسابقت کی صلاحیت میں نکھار کے پیش نظر ایک قومی مصنوعات سازی مسابقتی پروگرام شروع کیا گیا ہے۔ اس اسکیم کا مقصد ایم ایس ایم ای سیکٹر کے مکمل ویلیوچین کو زیادہ مسابقتی بنانا ہے۔ مجموعی 52 پروگرام کیو ایم ایس / کیو ٹی ٹی کے تحت 43.15 کروڑ روپے کی مجموعی لاگت سے سال 16-2015 کے دوران (31 جنوری 2016) تک شروع کیے گئے ہیں۔

مائیکرو اسمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز کی وزارت سے ملک صنعتی ترقی کی درست جانکاری فراہم کرنے بالخصوص مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز کی مدد کرنے کے مقصد سے 18 ٹکنالوجی سینٹرز (ٹی سی) قائم کیے ہیں۔ ٹکنالوجی سینٹرز اوزار ڈائی میکنگ کے شعبے میں نہایت تربیت یافتہ کاریگروں کی دستیابی اور مناسب اوزاروں کی فراہمی کے ذریعہ ہندوستانی معیشت میں بیش بہا خدمات انجام دیتے ہیں۔ ان ٹکنالوجی سینٹر کا اصل مقصد مصنوعات کے متعدد شعبوں میں ٹکنالوجی کی منتقلی کے تقاضے کو پورا کرنے کے لیے انسانی وسائل کو فروغ دینا ہے۔ یہ سینٹرز صنعتی زمرے کی مانگ کے مطابق ٹریننگ کورسوں کو بھی انجام دیتے ہیں۔

حکومت ایم ایس ایم ای سیکٹر میں ہونے والے واقعات وتغیرات کا مسلسل جائزہ لیتی رہتی ہے۔ اس ضمن میں اس نے سال ہی میں مورخہ 29-05-2015 ایک گزٹ نوٹیفکیشن جاری کرکے بیمار ایم ایس ایم ای کی احیا اور بحالی کے مقصد سے ''مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز کی احیا و بحالی کا فریم ورک بنایا تھا۔

وزیر اعظم ہند نے 15 اگست 2015 کو اسٹینڈ اپ انڈیا پہل کا آغاز کیا تھا۔ اس اسکیم کے ذریعہ درج فہرست ذات وقبائل اور خواتین کی زیر ملکیت انٹرپرائزز کے فروغ کا احاطہ کیا گیا۔ اس اسکیم کا مقصد درج فہرست ذات وقبائل اور خواتین ایم ایس ایم ای کو گرین فیلڈ کے شعبے میں سات سال کے وقفے میں قابل واپسی 10 لاکھ سے 100 لاکھ کے بیچ تک قرض فراہم کرانا اور قرض کے ڈھانچے کو آبادی کے ہر اس زمرے تک پہنچانا جو اب تک اس طرح کی سہولت سے محروم تھے۔ اسٹارٹ اپ انڈیا اسکیم کا مقصد اسٹارٹ اپ کے فروغ کے لیے ہم آہنگ ایکوسسٹم کو قائم کرتے ہوئے اختراع اور انٹرپرینیورشپ کو فروغ دینا ہے۔ ہندوستان میں اسٹارٹ اپ کو فروغ دینے کے مقصد سے حکومت اسٹارٹ اپ کو مستثنیٰ قرار دے گی بالخصوص مصنوعات سازی کے زمرے میں پیشگی تجربے / معیار کے تعلق سے کسی طرح کی رعایت یا تکنیکی شرائط کے معیارات کا اطلاق نہیں ہوگا۔ اسٹارٹ اپ کو مانگ کے اعتبار سے پروجیکٹ قائم کرنے اور ہندوستان میں اپنی خود کی مصنوعات سازی سہولتیں قائم کرنی کی ضرورت ہے۔

آج کے دور میں زیادہ تر ترقی یافتہ ممالک نوجوان آبادی والے ممالک کا رخ کررہے ہیں اور نوجوان آبادی کے اعتبار سے ہندوستان سال 2020 تک سب سے نوجوان ملک بن جائے گا۔ اس لیے یہ مناسب وقت ہے کہ نوجوان پر سب سے زیادہ سرمایہ کاری کی جائے۔ آئندہ اختتامی سال تک ملک میں نوجوان افرادی قوت مجموعی آبادی کے 63 فی صد پر مشتمل ہوگی اور انھیں اپنی روزی روٹی کے لیے ایک بامعنی اور بامقصد روزگار کی ضرورت ہوگی چاہے وہ تنخواہ کی بنیاد پر ہو یا خود روزگار ہو اور اسے ایک خوشحال و کامہرات زندگی کا لطف حاصل ہونا چاہیے۔ ملک کے نوجوانوں کا جہاں تک تعلق ہے تو وہ ملک کے بیش قیمت اثاثے کے ساتھ ساتھ وسائل انسانی ہیں۔ انہیں مستقبل میں ملک کی تعمیر میں ایک اہم کردار ادا کرنا ہے اس کے لیے انھیں ترقی یافتہ صنعتی زمرے اور ملازمتوں کی سخت ضرورت ہے۔

این آئی ایم ایس ایم ای کا کردار

این آئی ایم ایس ایم ای کو بنیادی طور پر 1960

کونئی دہلی میں حکومت ہند کی وزارت صنعت وتجارت کے تحت ایک شعبے کے طور پر سینٹرل انڈسٹریل ایکسٹینشن ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (سی آئی ای ٹی آئی) کے نام سے

شروع کیا گیا تھا۔اس ادارے کو تجارتی اور اقتصادی امور سے متعلق اچھوتوں سے پاک رکھنے کے لیے یہ فیصلہ کیا گیا اور اس کا نام بدل کر اسمال انڈسٹری ایکسٹینشن ٹریننگ (ایس آئی ای ٹی) رکھا گیا۔گزشتہ 20 برسوں سے ایس آئی ای ٹی نام سے معروف اس ادارے کو حکومت ہند سے منظور شدہ ایک گوورننگ کونسل کے زیر اہتمام کردیا گیا۔ بعدازاں قومی سطح پر مقبولیت کے بعد اس کا نام پھر بدل کر این آئی ایس آئی ای ٹی رکھ دیا گیا جبکہ سال 2007 میں مائیکرو اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز کی وزارت کی رہنمائی میں اس کا نام بدل کر اسے سرکر تربیتی، تحقیقی و مشاورتی شاخ کے طور پر اس کو این آئی ایم ایس ایم ای کا نیا نام دیا گیا۔تاہم ایک مرکزی ادارے کی حیثیت سے این آئی ایم ایس ایم ای کو خودمختاری اور خود مالیاتی کا درجہ برقرار ہے۔

این آئی ایم ایس ایم ای کے کئی عالمی ایجنسیوں کے ساتھ نفع بخش روابط ہیں۔ان ایجنسیوں میں سی ایف ٹی سی (کامن ویلتھ فنڈ فار ٹیکسکل کوآپریٹو)، یونسکو و یانائٹیڈ نیشنلز ایجوکیشنل سائنٹفک اینڈ کلچرل آرگنائزیشن) یواین ڈی پی (یونائیٹڈ انڈسٹرز ڈیولپمنٹ پروگرام)، فورڈ فاونڈیشن، جی ٹی زیڈ آف جرمنی، یو ایس اے آئی ڈی (یونائیٹڈ اسٹیٹ ایجنسی فار انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ) اور آئی ایل او (انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن) شامل ہیں۔ادارے نے مختلف ریاستی اور مرکزی حکومتوں کے ساتھ وزارتوں کے لیے انجام دیتے ہوئے ایم ایس ایم ای سیکٹر کو زبردست فروغ دیا ہے۔

کارکردگی کا اسپیکٹرم: صلاحیت سازی:۔ ایم ایس ایم ای سیکٹر (ٹی او ٹی/ ماسٹر ٹریننگ آن انٹر پرینیور شپ ڈیولپمنٹ/ مائیکرو لیب/ انٹر پرائز ڈیولپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کے استحکام کے پیش نظر قومی سطح پر وسائل تیار کرنا، بشرطیکہ ریاستی ای ڈی آئی کو صلاحیت سازی کی سہولت حاصل ہو۔ سی این سی (ایم ایس ای سی ڈی پی) ایس ایف یو آر ٹی آئی) کے قیام و مینجمنٹ سے متعلق کلسٹر ایس پی وی کے لیے خصوصی پروگرام کا اہتمام۔

جانکاری کا پھیلاؤ اور نالج مینجمنٹ: آن لائن کورسوں کی پیشکش کرنے والا مینجنگ آئی ایس بی این جرنل ایس ای ڈی ایم ای اپنی مستقل اشاعتوں کے توسط سے (انگریزی، ہندی اور دیگر سرکاری زبانوں میں) ایم ایس ایم ای اسکیموں کی جانکاری کو عام کررہا ہے۔ علاوہ ازیں یہ ایم ایس ایم ای انفو پورٹل کے توسط سے ایم ایس ایم ای سے متعلق خبریں اور تمام متعلقین کو اجتماعی طور پر جانکاری وخبریں فراہم کرتا ہے۔ انٹر پرینیور کے فائدے کے لیے ایم ایس ایم ای اسکیم اور پروجیکٹ فائلوں کے لیے گوگل اسٹور پر آن لائن ایپلی کیشن (ایپ) دستیاب ہے۔

ریسرچ اینڈ پالیسی ایڈوکیسی: ایم ایس ایم ای سیکٹر کے اہم پروگراموں پر اس کے تحت قومی سطح کے مطالعات منعقد کیے گئے۔ پی ایچ ڈی اسکالرز کے لیے ایم ایس ایم ای ریسرچ فیلوشپ کا انتظام وانصرام۔متعدد ریاستی حکومتوں کے ذریعہ تحریر کردی، ملک میں انٹر پرینیور شپ کو بڑھاوا دینے کے مقصد سے ایم ایس ایم ای شعبوں (ڈی آئی اور ڈی آئی سی) کی از سرنو ڈھانچہ بندی۔

ایم ایس ایم ای میں عالمی تعاون: غیر زرعی شعبے میں روزی روٹی، انٹر پرینیور شپ ڈیولپمنٹ، ایم ایس ایم ای سیکٹر وغیرہ سے متعلق عالمی کورسوں کا انعقاد۔اس ضمن میں ایم ایس ایم ای کے مختلف پہلوؤں پر اب تک تقریباً 10,000 غیر ملکی افراد کو تربیت فراہم کی گئی۔

نیٹ ورکنگ: مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی سطح پر ایم ایس ایم ای سے متعلق مختلف کمیٹیوں کی نمائندگی کرتے ہوئے سی او ڈبلیو ای، اے ایل ای اے پی، ڈی آئی سی سی آئی وغیرہ سمیت ایم ایس ایم ای ایسوسی ایشنز کا فروغ اور استحکام، ریزرو بنک آف انڈیا کے ذریعہ مقامی ایس ایل جی سی رکن کے طور پر ہر نامزدگی۔ ڈبلیو ٹی سی، بی ایم او، ریاستی حکومتوں، صنعتی ایسوسی ایشن اور دیگر متعلقین کے ساتھ نیٹ ورکنگ۔

میپنگ آف کلسٹرز: پی پی پی طریقہ کار کے ذریعہ کلسٹر اقدامات، ڈیولپمنٹ، ٹکنالوجی اپ گریڈیشن، سی ایف سی کا قیام کے لیے ریاستی حکومتوں کی سمت کا تعین۔مختلف کلسٹر میں ایس پی وی کے قیام اور ٹکنالوجی کی نگرانی اور دیگر پارٹنر کے لیے ایک مرکزی ایجنسی کی ذمہ داری نبھانا اور مطلوبہ نتائج برآمد کرنے کے لیے ان کی کارکردگی پر نظر رکھنا۔

تجارت برائے روزی روٹی: اس زمرے کے تحت 8 تجارت قائم کی گئی ہیں جنھوں نے خوشحال روزی روٹی کی جانب انٹر پرینیور کی راہیں ہموار کی ہیں جن میں مالی امور سے متعلق بنکوں اور مالیاتی اداروں کے ساتھ رابطے بھی شامل ہیں۔ اس انسٹی ٹیوٹ نے سال 2015-16 تک ریاستی حکومتوں اور مرکزی حکومت کی مختلف وزارتوں سے افسران اور باصلاحیت تاجرو صنعتکاروں سمیت 14034 پروگراموں کا انعقاد کرکے 4,62,393 امیدواروں کو تربیت فراہم کی ہے۔انسٹی ٹیوٹ 1976 سے وزارت برائے خارجی امور، حکومت ہند کی آئی ٹی ای سی اسکیم کو نافذ کررہا ہے اور اس نے 142 ترقی پذیر ملکوں کے 9450 غیر ملکی ایگزیکیٹو کو تربیت فراہم کی ہے اور اپنے آغاز سے 909 تحقیقی اور مشاورتی پروجیکٹوں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے اور اپنی اس وراثت کو برقرار رکھنے کے لیے یہ اپنی اس مشقت کو مستقبل میں بھی جاری رکھے گا۔

☆☆☆

ڈاکٹر جیتندر سنگھ

بہت چھوٹے ، چھوٹے اور متوسط درجے کے

تجارتی اداروں کو کوالٹی کی توثیق

عالمی مسابقہ کسی بھی تجارتی ادارے کی ترقی کے لے مہمیز کا کام کرتا ہے۔ بہت چھوٹے، چھوٹے اور متوسط تجارتی اداروں میں بازار کی بدلتی صورت حال اور مقابلہ جاتی ماحول میں عالمی سطح پر درپیش چیلنجوں سے نبرد آزما ہونے اوراپنے آپ کو ان کے مطابق ڈھالنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ بہت چھوٹے، چھوٹے اورمتوسط درجے کے کاروباری اداروں (ایم ایس ایم ای ایس) ہندوستانی معیشت کی کلید سمجھے جاتے ہیں کیوں کہ یہی وہ شعبہ ہے جو ملک گیرسطح پر کاروباری ماحول کے فروغ میں مصروف ہے۔ ایم ایس ایم ای شعبہ کی مجموعی پیداوار میں 8 فیصد کی حصہ داری ہے جب کہ مینوفیکچرنگ کے شعبہ میں اس کی حصہ داری پیداوار کی 45 فیصد اور ملک کی برآمدات میں 40 فی صد ہے۔ اس شعبہ میں مداخلت کی حکومت ہند کی کوشش قابل ستائش ہیں۔ حکومت کے ان اقدامات میں خواتین، درجہ بند ذاتوں، درجہ بند قبائل، حاشیہ بردار طبقات اور معذور افراد وغیرہ کو کاروبار میں شامل کرنے کی اسکیمیں شامل ہیں۔

ڈائریکٹر پی ایچ ڈی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری
jatinder@phdcci.in

دنیا آج کل تبدیل کے دور سے گزر رہی ہے جس کے لئے بہت چھوٹے اور بڑے معاشی اداروں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے عالمی سطح کے طریقہ کار درکار ہیں۔ ہندوستان ایم ایس ایم ای کا شعبہ کافی مضبوط ہے جس میں صلاحیت اور تکنیک کے صحیح استعمال اور مناسب اور فعال پالیسیوں کی مدد سے ملک کی معاشی ترقی اور سماجی درجات کو استحکام نصیب ہوسکتا ہے۔ پالیسی سازوں کے نقطہ نظر سے ایم ایس ایم ای کی ترقی روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے، نئی خدمات اور نئی مصنوعات، طریقہ کار اور اختراعی تجارتی شعبے وضع کرنے میں اہم رول ادا کرسکتی ہیں۔ بہتر انتظامی نظام، نیٹ ورکنگ اور بڑے کاروباری اداروں کے ساتھ تعلقات کے ذریعہ یہ اپنی کاروبار کو بہتر اور وسیع بنا سکتے ہیں جس کے لئے اختراعی طریقے اپنا سکتے ہیں۔ برآمدات میں اپنی پوزیشن مستحکم کرنے کے لئے مقابلہ جاتی بازار میں کوالٹی یا معیار کی توثیق ایک اہم ضرورت بنتی جارہی ہے۔ کوالٹی توثیق اب صرف صنعتوں تک محدود نہیں رہ گئی ہے، ایم ایس ایم ای بھی اس کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے اس کو ضرورت کے مطابق اپنا رہی ہیں۔ زیادہ پیداوار اور زیادہ منافع ایم ایس ایم ای کی مقابلہ جاتی بازار سے فائدہ اٹھانے کی غماز ہیں۔ ایک کاروباری ادارہ اپنی کارکردگی اور پائیدار منافع خیزی میں اسی وقت کامیاب ہوسکتا ہے جب کہ اس کی کوالٹی کا معیار عالمی معیار کے مطابق ہو۔ ایم ایس ایم ای کی مقابلہ جاتی صلاہیت کے فروغ میں ٹکنالوجی اور کوالٹی اہم عوامل ہیں۔ بڑے صنعتی اداروں میں کوالٹی اور ٹکنالوجی کی مستقل ترقی کے لئے وافر ذرائع دستیاب ہوتے ہیں جب کہ ایم ایس ایم ای میں بہت سے ایم ایس ایم ای ادارے مقابلہ جاتی صلاحیت میں فقدان کی وجہ سے عالمی معیار میں ایک حد سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ ایم ایس ایم ای کی اہمیت کے پیش نظر ایم ایس ایم ای وزارت نے مختلف اسکیموں اور پروگراموں کے تحت ایم ایس ایم ای میں مینوفیکچرنگ شعبے میں ٹکنالوجی اور کوالٹی کو بہتر بنانے کے لئے متعدد اقدامات وضع کئے ہیں۔

کسی بھی ادارے کے لئے معیار کی توثیق کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں۔

☆ شناخت اور برانڈ کا وقار
☆ تدریجی ارتقاء
☆ توجہ پر ارتکاز
☆ اعتماد
☆ عملہ کا اطمینان اور مصروفیت

حکومت ہند کی کوالٹی یا معیار کی توثیق سے متعلق متعدد اسکیمیں درجہ ذیل ہیں:

قومی مینوفیکچرنگ مقابلہ جاتی پروگرام (این ایم سی پی)۔ اس پروگرام کے تحت دس اسکیمیں وضع کی گئی ہیں جن میں آئی سی ٹی کا فروغ، چھوٹا ٹول روم، ڈیزائن کلینک اور ایم ایم ای کی مدد کے لئے بازار سے متعلق مدد شامل ہیں۔ یہ پروگرام کوالٹی کے معیار کے انتظام اور کوالٹی ٹکنالوجی ٹولز کے ذریعے مینوفیکچرنگ شعبے کو قومیت

فراہم کرتا ہے۔

ٹکنالوجی کے معیار میں بہتری کے لئے ایم ایس ایم ای کو امداد اس اسکیم کے تحت مینوفیکچرنگ کے شعبے میں توانائی کی بچت والی ٹکنالوجی مہیا کرائی جاتی ہے تاکہ لاگت میں کمی واقع ہوسکے اور صاف ستھری ٹکنالوجی استعمال کی جاسکے۔

زیڈ ای ڈی (زیرو ڈیفیکٹ اور زیر ایفکٹ) کی توثیق میں ایم ایس ایم ای کو مالی مدد اسکیم: یہ اسکیم ایم ایس ایم ای میں زیرو ایفکٹ مینوفیکچرنگ کے لئے ماحول دوست اور توانائی کے مفید استعمال کے لئے معیاری آلات کے استعمال کو فروغ دینا ہے۔ اس اسکیم سے میک ان انڈیا کو بھی تقویت ملتی ہے۔ اس اسکیم میں سونے چاندی اور کانسے کے کوالٹی توثیقی معیارات حاصل کرنے ہوتے ہیں تاکہ وہ معاہدے/ ٹھیکے حاصل کرسکیں۔ اس اسکیم کا متعدد صاف ٹکنالوجی کے استعمال کے ذریعے اعلی معیار کے مصنوعات تیار کرتے ہیں۔ زیڈ توثیق کے مقصد کے لئے کی گئی سرگرمیوں کے لئے ایم ایس ایم ای کو مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں تجزیہ/ معیار کا تعین، تفریق کا تجزیہ، شہروں کے ذریعہ ایم ایس ایم ای کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے صلاح مہیا کرائی جاتی ہے۔

زیڈ کے معیار کے لئے 50 پیمانے مقرر کئے گئے ہیں جب کہ زیڈ دفاع کے لئے مزید 25 پیمانے متعین ہیں۔ یہ تمام پیمانے زیڈ میچورٹی تجزیہ کے طریقہ کار پر مبنی ہیں۔ ہندوستان کی کوالٹی کونسل (کیو سی آئی) کو نفاذ کی دیکھ ریکھ کے لئے قومی مانیٹرنگ یونٹ (این ایم آئی آئی) مقرر کیا گیا ہے۔ زیڈ اسکیم کے تحت کیو سی آئی کم از کم 22000 ایم ایس ایم ای اداروں کو کانسے کی سطح کے معیار کی توثیق کرنی ہوتی ہے۔ قومی سطح پر منظوری اور معیار کو فروغ دینے کے لئے حکومت اور صنعت مل کر کیو سی آئی کے قیام میں شریک ہوتی ہیں۔

کوالٹی کی توثیق۔ آئی ایس او سرٹی فیکیٹ میں امداد: (ISO(9001) دنیا کا مقبول ترین کوالٹی انتظام نظام (کیو ایم ایس) ہے۔ یہ دیگر فوائد کے علاوہ ادارے کو اپنے گاہکوں یا متعلقین کی توقعات پر پورا اترنے میں مدد کرتا ہے۔ ISO(9001 نظام ہر سطح پر تواتر سے انتظام کے معیار پر نگرانی رکھتا ہے اور مسلسل کارکردگی اور خدمت کی دستیابی کو یقینی بناتا ہے۔ یہ ہر کارکردگی میں 'بہترین نتائج کو فروغ دینے کا ایک انتظامی طریقہ ہے۔ ان معیارات میں کوالٹی انتظام نظام (کیو ایم ایس) شامل ہے جن کا مقصد تمام متعلقین کی کوالٹی کی توقعات کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ آئی ایس او بین اقوامی معیار بیشتر مینوفیکچرنگ کمپنیوں نے معیار کے طور پر اپنا لیا ہے۔ اسی لئے یہ ایم ایس ایم ای کو زیادہ کارگر بنانے میں مدد کرتا ہے۔ آئی ایس او 9001 کے نفاذ کے لئے داخلی اور خارجی واصول وضوابط کو نافذ کرنے سے پہلے ادارہ گہرائی سے جانچ کرتا ہے۔

مختلف ریاستی حکومتیں کوالٹی کے معیار کی توثیق کے لئے مختلف قسم کی مالی مدد فراہم کررہی ہیں۔ گجرات حکومت نے ایم ایس ایم ای کے لئے مندرجہ ذیل اسکیم وضع کی ہے۔

اہلیتی خرچ: کوالٹی کی توثیق نامے کے

سرگرمی	کل لاگت	حکومت ہند کی مدد	رعایت کے بعد عرضی گزار کو حاصل لاگت
اندراج	مفت	دستیاب نہیں	مفت
آن لائن خودکار تجزیہ	مفت	دستیاب نہیں	مفت
دستیاب ٹاپ تجزیہ	10,000/- روپے	Micro: 80%	Rs. 2,000/-
	Small: 60%	Rs. 4,000/-	
	Medium: 50%	Rs. 5,000/-	
مقام کی جانچ	Rs. 80,000/-	Micro: 80%	Rs. 16,000/-
	Small: 60%	Rs. 32,000/-	
	Medium: 50%	Rs. 40,000/-	
دوبارہ جانچ	Rs. 40,000/-	Micro: 80%	Rs. 8,000/-
	Small: 60%	Rs. 16,000/-	
	Medium: 50%	Rs. 20,000/-	
جانچ برائے دفاع	Rs. 40,000/-	Micro: 80%	Rs. 8,000/-
	Small: 60%	Rs. 16,000/-	
	Medium: 50%	Rs. 20,000/-	
تفریق کا تجزیہ	Rs. 1,90,000/-	Micro: 80%	Rs. 38,000/-
	Small: 60%	Rs. 76,000/-	
	Medium: 50%	Rs. 95,000/-	

ذریعہ: کیو سی آئی

حصول کے لئے ایک اہل ادارے ISI/WHO/GMP/Halmark توثیق نامے ISO &QCI/ERP سے منظور شدہ دیگر قومی و بین اقوامی سرٹیفکیٹ کے لئے اہلیت (اس میں سرٹیفکیٹ کی تجدید کے لئے خرچ شامل نہیں ہے) ہے:

☆سرٹی فیکٹ فراہم کرنے والی ایجنسی کی فیس

☆انڈسٹریز کمشنریٹ سے منظور شدہ انٹر پرائزز ریسورس پلاننگ (ای آر پی) نظام والا خدمت فراہم کرنے والا ادارہ۔

☆توثیق کے لئے درکار جانچ کرنے والے آلات کی لاگت۔☆آلات پر معیاری پیمانے/نشان لگانے پر آنے والا خرچ۔☆آئی ایس او(سرٹی فیکیٹ) کے لئے صلاح و مشورہ پر آنے والا خرچ (اس میں سفرخرچ ہوٹل اور دیگر نگہداشت صرفہ شامل نہیں ہے)

☆ای آر پی کی تنصیب کے بعد اس میں مصنوعات/اشیاء کی منصوبہ بندی کرنے کی گنجائش' انونٹری کنٹرول، تقسیم، اکاؤنٹنگ، مارکیٹنگ، مالی خدمات اور افرادی قوت کے سرٹی فیکیٹ کی سہولت ہونی چاہئے (یہ تمام سہولیات نیٹ ورک کے ذریعہ سرور سے منسلک ہوں)

دستیاب امداد: درج ذیل اسکیموں/اسکیم سے کاروباری ادارہ/ادارے مستفیض ہونے کے اہل ہیں۔

1۔ای آر پی نظام: انڈسٹرز کمشنریٹ کی فراہم کردہ منظور شدہ ای آر پی خدمات کے لئے ای آر پی نظام کی تنصیب پر آنے والی لاگت کا 50 فی صد جس کی کم ازکم حد 50,000 روپے ہے۔

2۔آئی ایس او سرٹی فیکیٹ: آئی ایس او توثیق نامہ کے حصول کے لئے درکار صلاح و مشورہ کی فیس کا 50 فی صد جس کی زیادہ سے زیادہ حد 50,000 روپے ہے۔

3۔**قومی اور بین اقوامی سرٹیفکٹ**: WHO/GMP/Halmark سرٹیفکیٹ کے ادا کئے جانے والے خرچ کا 50 فی صد جس کی زیادہ سے زیادہ حد پانچ لاکھ روپے ہے۔اس میں دیگر قومی و بین اقوامی سرٹفکیٹ شامل ہیں۔

سرٹی فیکیٹ کے تعین کے لئے درکار آلات و مشینوں کی لاگت کا 50 فی صد جس کی زیادہ سے زیادہ حد 10 لاکھ روپے ہے اور جو توثیق کے لئے پہلے سے خریدی ہوئی ہیں یا توثیق کی تاریخ تک یا اس کے شروع ہونے کے وقت جو بھی پہلے ہو، تک خریدی گئی ہوں۔

☆قابل قبول بین اقوامی سرٹی فیکٹس ادارے کو دی جانے والی فیس کا 50 فی صد۔

☆یہ اسکیم حکومت ہند کی مماثل اسکیموں کے تحت شمار کی جاتی ہے۔البتہ GoG یا GoI کی طرف سے فراہم کردہ امداد ایس ایم ای کی طرف سے اس ضمن میں خرچ کی گئی رقم سے کسی طرح زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔

ذریعہ: انڈسٹری کمشنریٹ، حکومت گجرات

راہ مستقبل

اگر ہندوستان کو آئندہ دس برسوں میں شرح نمو آٹھ سے دس فی صد رکھنی ہے تو اس کو مستحکم ایم ایس ایم ای شعبے کی ضرورت ہوگی جس میں عالمی چیلنجوں سے نبرد آزما ہونے کی استطاعت ہو۔گزشتہ پانچ برسوں میں ایم ایس ایم ای میں اوسط شرح نمو 18 فی صد رہی ہے۔ بیوپاریوں اور مالکان کو تنظیمی ماحول میں کوالٹی کے تئیں بیداری اور احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

آبادی کے لحاظ سے ہمارا ملک متنوع خصوصیات کا حامل ہے۔ایم ایس ایم ای سارے ملک بھر میں پھیلے ہوئے ہیں اگرچہ ان کی موجودگی یکساں نہیں ہے۔ایم ایس ایم ای اداروں کو سرٹیفکیٹ یا توثیق سے لیس کرنے کی ضرورت ہے۔ہندوستان کے بہت چھوٹے، چھوٹے اور متوسط کاروباری اداروں میں عالمی سطح کے تجارتی ادارے بننے کی صلاحیت ہے۔اس کے لئے ایم ایس ایم ای کو تحقیق و ترقی اور کوالٹی کی توثیق کے شعبوں میں سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت ہے۔اس صنعت کو درپیش چیلنجوں اور اس کی ضروریات کو عالمی سطح کے ایم ایس ایم ای بنانے میں مضبوط بنیاد کے طور پر استعمال کیا جانا چاہئے۔

☆☆☆

GOVERNMENT OF INDIA
MINISTRY OF MICRO, SMALL & MEDIUM ENTERPRISES
MSME - DEVELOPMENT INSTITUTE
NEW DELHI – 110 020

Certificate of Participation

This is to certify that M/s. Industrial IT Solutions Pvt. Ltd., Delhi has participated in the National Level Vendor Development Programme cum Industrial Exhibition held at MSME-Development Institute, Okhla, New Delhi on 10th & 11th December, 2014.

Their participation & display was appreciable.

11th DECEMBER, 2014
NEW DELHI

(R. P. VAISHYA)
DIRECTOR

انل بھاردواج

ہندوستان میں

ایم ایس ایم ای کے لیے مالیہ

فراہم کرنے کی راہ میں چیلنج

پس منظر: بہت چھوٹے، چھوٹے اور درمیانہ کاروباروں (ایم ایس ایم ای) کو عالمی طور سے بیشتر معیشتوں کی ریڑھ کی ہڈی سمجھا جاتا ہے۔ ہر ایک شخص ان کے زبردست تعاون کا اعتراف کرتا ہے، جس میں ایک معاشرے میں سماجی واقتصادی، سیاسی اور ٹکنالوجیکل جہتیں شامل ہیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ، اس بات پر بھی اتفاق رائے ہے کہ ایم ایس ایم ای کو ہر جگہ مالیے تک رسائی کے سلسلے میں کافی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ گو، ان کے مصائب کی سطح ایک ترقی یافتہ ملک اور ایک غریب ترقی پذیر ملک میں مختلف ہوسکتی ہے، پھر بھی سبھی ایم ایس ایم ای کو فنڈز کی قلت پیش آتی ہے۔ آئی ایف سی/میکنسے نے دنیا بھر کے رسمی اور غیر رسمی ایم ایس ایم ای کے لیے قرض کے فرق کا تخمینہ عالمی طور سے تقریباً 3.9 کھرب ڈالر لگایا ہے، جس میں سے 2.1 کھرب ڈالر سے لے کر 2.6 کھرب ڈالر تک کا فرق ابھرتی ہوئی مارکیٹوں میں ہے۔

ہندوستان میں ایم ایس ایم ای کا سرسری جائزہ

ہندوستان میں ایم ایس ایم ای کی توضیح بیشتر دیگر ملکوں میں کاروبار/روزگار پر مبنی اصول کے مقابلے میں کارخانے اور مشینری میں سرمایہ کاری کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

مزید برآں، چوتھی ایم ایس ایم ای سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ تقریباً 90 فیصد ایم ایس ایم ای فنڈز کے لیے غیر رسمی ذرائع پر منحصر ہیں۔

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ ہم کون سا اعداد وشمار منتخب کرتے ہیں، یہ بات عیاں ہے کہ ایم ایس ایم ای کے لیے قرض کی بڑی مانگ پوری نہیں کی گئی ہے۔ ایم ایس ایم ای کے شعبے میں 32.5 لاکھ کروڑ روپے (650 ارب ڈالر) کی کل مالی ضرورت ہے۔ اس میں سے قرض کی مانگ 26 لاکھ کروڑ روپے (520 ارب ڈالر) اور ایکویٹی کی مانگ 6.5 لاکھ کروڑ روپے (130 ارب ڈالر) ہے۔

ایم ایس ایم ای کے لیے بینک کا مجموعی بقایا قرض، قرض کے تقریباً 2 کروڑ کھاتوں میں بڑھ کر 11 لاکھ کروڑ روپے (مارچ، 2016) ہوجانے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جس کا تخمینہ 1034 لاکھ کروڑ روپے لگایا گیا تھا (ٹیبل)۔ اس کے برعکس تخمینہ شدہ ضرورت 26 لاکھ کروڑ روپے اور ایم ایس ایم ای کی تعداد 5 کروڑ روپے ہے۔

یہ بات ظاہر ہے کہ موجودہ مالی ڈھانچے کے ساتھ ایم ایس ایم ای کے ایک بہت بڑے حصے تک نہیں پہنچا گیا ہے۔

وہ کیا رکاوٹیں ہیں، جن کی وجہ سے ایم ایس ایم ای ادارہ جاری مالی نظام سے باہر رہتے ہیں؟ میں فرض کرتا ہوں کہ یہ رکاوٹیں سپلائی اور مانگ دونوں کے سلسلے میں ہیں۔

سپلائی کے سلسلے میں رکاوٹیں: ہندوستان کا بینک کاری نظام سرکاری شعبے کے 27 بینکوں، نجی شعبے کے 26 بینکوں، 46 غیر ملکی بینکوں، 56 علاقائی دیہی بینکوں، 1574 شہری امداد باہمی بینکوں اور 93913 دیہی امداد باہمی بینکوں نیز امداد باہمی قرضہ جاتی اداروں پر مشتمل ہے۔ سرکاری شعبے کے بینک حکومت کے براہ راست کنٹرول کے تحت بینک کاری نظام کے 70 فیصد سے زیادہ اثاثوں کو کنٹرول کرتے ہیں۔ ہندوستان میں حکومتوں پر عرصے سے یہ الزام لگایا جاتا رہا ہے کہ وہ بجٹی خسارے پورے کرنے، مالی سیاسی اسکیمیں چلانے کے لیے بینکوں میں جمع رقموں کو (سرکاری کفالتوں اور بونڈس کے ذریعے) اپنے اختیار میں لے لیتی ہیں نیز اپنی پسند کے پروجیکٹوں/پروموٹروں کے لیے فنڈس کی فراہمی پر دباؤ ڈالتی ہیں۔

اول، پی ایس یو بینکوں پر، جو بینکاری کے نظام میں سب سے زیادہ موثر کھلاڑی ہیں، حکومت کے سخت کنٹرول کے نتیجے میں 6 بینکوں کے مالکوں اور گاہکوں کے لیے کم مقابلہ اور کم معیاری نتائج رہتے ہیں۔

مضمون نگار ایف آئی ایس ایم ای میں سکریٹری جنرل ہیں۔
sg@fisme.org.in

دوئم، بینکوں (20 شاخوں سے زیادہ والے غیر ملکی بینکوں اور ملکی تجارتی بینکوں دونوں) کو 'ترجیحی شعبے' کے لیے اپنی کل پیشگی رقموں کا 40 فیصد حصہ بطور قرض دینا ہوتا ہے۔ ترجیحی شعبہ 18 فیصد کے کم نشانے کی حامل، زراعت نیز بقیہ شعبوں، مثلاً ایم ایس ایم ای، تعلیم، مکانات، برآمداتی قرض اور دیگر پر مشتمل ہے۔

جو بات واضح ہے، وہ یہ ہے کہ ترجیحی شعبے کے لیے قرض دینے کے نشانے کے اندر ایم ایس ایم ای کے لیے کوئی مخصوص ضمنی نشانہ نہیں ہے۔ ایم ایس ایم ای کو ان شعبوں کے ساتھ رکھا جاتا ہے، جنہیں بینکر قرض دینے کے لیے زیادہ نفع بخش اور آسان تر پاتے ہیں۔

سوئم، صنعتی مالیے کی فراہمی کے سلسلے میں مالی اداروں کی دو مخصوص صلاحیتوں پر غور کیا جاتا ہے۔ طویل تر مدت کے لیے قرض دینے کی صلاحیت، کیونکہ پروجیکٹ کے تکمیل کی مدت طویل تر ہوتی ہے، نیز کاروباری سلسلوں اور ٹکنالوجی کو سمجھنے کے لیے شعبوں کی تکنیکی معلومات۔ صنعتی ضروریات پوری کرنے کے لیے متعدد مخصوص کردہ ادارے مثلاً آئی ڈی بی آئی، آئی سی آئی 1950 اور 1960 کے دہوں میں قائم کیے گئے تھے۔ 1991 سے قبل پروجیکٹوں کے لیے مالیہ صنعتی ترقیاتی مالیاتی ادارے (طویل مدت کے لیے) اور بینک چالو سرمایہ (مختصر مدت) فراہم کرتے تھے۔ اسی طرح کے ادارے ریاستوں میں بھی موجود تھے، جہاں جہاں ریاستی مالیاتی کارپوریشنیں (ایس ایف سی) ایم ایس ایم ای کے لیے پروجیکٹ مالیہ فراہم کرتی تھیں۔ نرم کاری کے بعد، ترقیاتی مالیہ فراہم کرنے والے اداروں کی جگہ تجارتی بینکوں نے لے لی۔ یا تو وہ تجارتی بینکوں میں ضم ہو گئے۔ یا آہستہ آہستہ بدل گئے اور بیشتر ایس ایف سی ختم ہو گئیں۔

لیکن بینک مسئلے کے حامل ہیں: وہ نسبتاً مختصر مدتی رقمیں لیتے ہیں اور اس لیے وہ طویل مدتوں کے لیے قرض دینے میں ہچکچاتے ہیں، کیونکہ اس سے ان کے اثاثے کی ذمہ داری کی شرط دوسرے کی مرضی پر منحصر ہو جاتی ہے۔

ٹیبل: ایم ایس ایم ای کی توضیح

زمرے	اشیا سازی (روپے میں) (کارخانے اور مشینری میں سرمایہ کاری)	خدمات (روپے میں) (ساز و سامان میں سرمایہ کاری)
بہت چھوٹا	25 لاکھ روپے سے تجاوز نہیں کرتا ہے	10 لاکھ روپے سے زیادہ تجاوز نہیں کرتا ہے
چھوٹا	25 لاکھ روپے سے زیادہ، لیکن 5 کروڑ روپے سے تجاوز نہیں کرتا ہے	10 لاکھ روپے سے زیادہ، لیکن 2 کروڑ روپے سے تجاوز نہیں کرتا ہے
درمیانہ	5 کروڑ روپے سے زیادہ، لیکن 10 کروڑ روپے سے تجاوز نہیں کرتا ہے	2 کروڑ روپے سے زیادہ، لیکن 5 کروڑ روپے سے تجاوز نہیں کرتا ہے

چوتھی ایم ایس ایم ای شماری (07-2006) اور چھٹی اقتصادی شماری (2013) کی بنیاد پر، ایم ایس ایم ای کی مرکزی وزارت کی سالانہ رپورٹ (17-2016) میں تخمینہ لگایا گیا ہے کہ ہندوستان میں ایم ایس ایم ای کی تعداد 5.13 کروڑ ہے، جن میں 11.1 کروڑ لوگ کام کرتے ہیں۔

ہندوستان میں اشیا کی پیداوار میں ایم ایس ایم ای کا تعاون نیز ایم ایس ایم ای کی گروس ویلیو ایڈیڈ حسبِ ذیل ہے:

موجودہ قیمت کے حساب سے اشیا کی پیداوار — بنیادی سال، 12-2011 کے لیے مستقل قیمت کے حساب سے جی وی اے / جی ڈی پی کے لیے ایم ایس ایم ای جی وی اے کا حصہ (فیصد)

سال	ایم ایس ایم ای کی اشیا کی پیداوار	اشیا کی کل پیداوار میں اشیا کی	ایم ایس ایم ای اشیا سازی کا شعبہ		ایم ایس ایم ای خدمات کا شعبہ		کل	
	(کروڑ روپے میں)	پیداوار کا حصہ (فی صد)	جی وی اے میں	جی ڈی پی میں	جی وی اے میں	جی ڈی پی میں	جی وی اے میں	جی ڈی پی میں
2011-12	2167110							

ایم ایس ایم ای کے لیے بینک کے قرض کی مجموعی آمد (بقایا قرض کروڑ روپے میں)

سال (آخری رپورٹنگ جمعہ)	سرکاری شعبے کے بینک	نجی شعبے کے بینک	غیر ملکی بینک	تمام درج فہرست تجارتی بینک

ایم ایس ایم ای کے لیے غیر کارکردگی والے مجموعی اثاثے

(این پی اے کی بقایا مجموعی رقم کروڑ روپے میں اور فیصد میں این پی اے)

سال (آخری رپورٹنگ جمعہ)	سرکاری شعبہ کے بینک	نجی شعبے کے بینک	غیر ملکی بینک	تمام درج فہرست تجارتی بینک

مزید برآں، ان کے پاس شعبہ جاتی پیچیدگیوں کا اندازہ لگانے کے لیے ضروری تکنیکی مہارت کی کمی ہے۔ چنانچہ، جبلی طور سے بینکر صنعتی پروجیکٹوں کو اس وقت تک جوکھم بھرے سمجھتے ہیں، جب تک پروموٹر مستحکم نہ ہو جائیں نیز پروجیکٹ منظور کرنے کے فیصلے اس طرح سے نہ لیے جائیں کہ صنعتی بنک کے عہدے دار کو مثلاً کمیٹی روٹ کے ذریعے یا کنزوشیم قرض دہندگی کے ذریعے ناکامی پر پریشان نہیں کیا جائے گا۔ قدرتی طور سے، معروف کاروباری کنبے اور بڑے کارپوریٹس اس آزمائش سے گزرتے ہیں۔ ایم ایس ایم ای کے لیے، جہاں پروموٹر غیر توصیفی اور پہلی نسل کے منتظم ہو سکتے ہیں، بینکر قرض دینے کے لیے اثاثے پر مبنی متوازی ضمانتوں پر اصرار کر کے اپنے جوکھم کو کم سے کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان امکانی ایم ایس ایم ای کو خارج کر دیا جاتا ہے، جن اثاثے پر مبنی متوازی ضمانت نہیں ہے۔ جب کچھ ہی کنبے یا کارپوریٹس متوازی ضمانتیں دے پاتے ہیں، تو بیشتر اوقات یہ لوگ قرض کے سائز کے ساتھ ہم نسبت نہیں ہوں گے، جس کے نتیجے میں پروجیکٹ کے پیمانے میں مزید کمی آئے گی۔

اس کے علاوہ، ہندوستان بیسل-II معیارات اپناتا ہے، جو بینکاری کا ایک بین الاقوامی معیار ہے، اس کی وجہ سے ایم ایس ایم ای کے لیے قرض دینے کا معاملہ اور بھی زیادہ مشکل ہو گیا ہے۔ بیسل-II پر عمل پیرا ہوتے ہوئے، آر بی آئی مالی اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ کام کاج کے ذریعے ہوئے جوکھموں کا احاطہ کرنے کے لیے نقد رقم کے ''کافی'' ذخائر برقرار رکھیں۔ چونکہ بڑے کارپوریٹ شعبے کے لیے قرض دینے کا معاملہ اثاثے پر مبنی نہیں ہے، اس لیے اس کے نتیجے میں ایم ایس ایم ای کے لیے اثاثے پر مبنی قرض دینے پر مزید پریمیم کا اضافہ ہوا ہے۔ آر بی آئی نے بینکوں سے یہ بھی کہا ہے کہ وہ قرض کی ریٹنگ کرنے والی ایجنسیوں کے ذریعے ریٹنگ کیے جانے کے لیے 5 کروڑ روپے سے اوپر کی اپنی نمائش کریں۔ نہ صرف یہ، بلکہ آر بی آئی نے بینکوں کے لیے یہ بات بھی لازمی کی ہے کہ وہ جلد آگاہی نظام، خصوصی ذکر کھاتہ (ایس ایم اے) اپنائیں، جس میں اصل یا سود کی ادائیگی میں 30 دن کے تجاوز تک کو بھی عام طور سے 90 سے زیادہ دنوں کے اپنے ادائیگی کے سلسلوں کے ذریعے بتائے جانے کی ضرورت ہے۔ یہ ایم ایس ایم ای ہیں، جنہیں ان تمام اقدامات کا بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔

بالآخر، مالیہ فراہم کردہ کاروباری ادارے کی ناکامی کے معاملے میں، بینکروں کو یہ کام انتہائی مشکل معلوم ہوتا ہے کہ وہ کاغذوں میں دستیاب متعدد قانونی چارہ جوئیوں کے باوجود، دباؤ والے اثاثوں (کار یا مکان کے برخلاف) کا قبضہ لیں۔ قانونی کارروائی طویل، محنت طلب اور پُر مصارف رہے گی، جس سے بینکر اور زیادہ جوکھم مخالف بنیں گے۔

مانگ کے سلسلے میں رکاوٹیں: ایم ایس ایم ای بہت چھوٹے، چھوٹے اور درمیانہ کاروباروں پر مشتمل ایک مختلف العناصر شعبہ ہے، جن میں سے ایک کاروبار کی مختلف ضروریات اور مختلف چیلنج ہیں۔ بہت چھوٹے کاروبار زیادہ تر ''غیر رسمی'' اور ''غیر منظم'' ہیں۔ ان میں سے تقریباً سبھی کاروبار پروپرائیز شپ/ ساجھے داری والے فرمیں ہیں، نیز کمپنیاں نہیں ہیں، جس کی وجہ سے انہیں لامحدود ذمہ داریاں اٹھانی پڑتی ہیں۔ ان کی وسیع اکثریت کام کرنے کی غیر منظور شدہ/ غیر مجاز جگہ سے کام کرتی ہے، کیونکہ منظور شدہ جگہیں دستیاب نہیں ہیں اور ان میں سے بیشتر کے لیے ناقابل استطاعت ہیں۔ اس کاروباری حصے کو اپنی غیر رسمی نوعیت، بنکوں کے ذریعے درکار معلومات کی کمی اور دستاویزات کی وجہ سے مالی شمولیت کے چیلنجوں کا سامنا ہے۔

چھوٹا کاروباری حصہ نسبتاً بہتر طور سے منظّم ہے نیز زیادہ تر بی2بی حصوں میں کام کرتا ہے۔ ان کے بڑے مسائل نیا کاروبار شروع کرنے کے لیے جوکھم والا سرمایہ پیدا کرنے کے سلسلے میں مشکلات کافی متوازی ضمانت کی کمی اور چالو سرمایے کی زیادہ ضروریات ہیں، کیونکہ ان کے بڑے خریدار ان کی ادائیگیوں میں حسب معمول طور سے تاخیر کرتے ہیں۔

عالمی طور سے یہ ایم ایس ایم ای کے شعبے کے اندر درمیانہ حصہ، یعنی مڈل اسٹینڈ ہی ہے، جسے سب سے زیادہ مضبوط اور امید افزا سمجھا جاتا ہے، کیونکہ یہ صحیح پیمانے پر کام کرتا ہے نیز بین الاقوامی طور سے مقابلہ کر سکتا ہے۔ بدقسمتی سے یہ ہندوستان میں سب سے چھوٹا حصہ ہے، کیونکہ بیشتر چھوٹے کاروبار اس پیمانے تک بڑھنے میں ناکام رہتے ہیں۔ پانچ کروڑ ایم ایس ایم ای کی کائنات میں، ایسی 25000 کمپنیاں بھی نہیں ہیں، جو اس مڈل اسٹینڈ کے کلب میں ہونے کے قابل ہوں گی۔ اکثر ہندوستان میں اس معاملے کو ''غائب درمیانہ'' کہا جاتا ہے۔ بینک کی امداد کے معیار کی کمی کے علاوہ، ان حصوں کو درپیش کچھ کلیدی رکاوٹیں ہیں: اضافی متوازی ضمانتوں کے سلسلے میں بینک کی ضروری شرط، ایکویٹی/ درمیانہ سرمایے تک رسائی، بیرونی تجارتی قرض (ای سی بی) سمیت غیر ملکی کرنسی کے قرض اور مقابلہ جاتی طور سے قیمت والی غیر فنڈ مبنی بینک سہولیات (مثلاً بینک کی ضمانتیں، کارکردگی والی ضمانتیں)۔

پالیسی ردعمل: پالیسی سازوں کو ان میں سے بیشتر چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے نیز انہوں نے ان سے نمٹنے کے سلسلے میں جوابی فعل بھی کیا ہے۔ گزشتہ دو برسوں میں پردھان منتری جن دھن یوجنا (پی ایم جے ڈی وائی) جیسی پالیسیوں کے ساتھ مالی شمولیت کا ایک وسیع پروگرام رہا ہے۔ اوپر سے نیچے دباؤ کی وجہ سے بینکاری کا شعبہ اس طرف متوجہ ہوا ہے۔ نیز بینک غیر رسمی شعبے اور بینک کی خدمات تک رسائی نہ رکھنے والے لوگوں تک پہنچے ہیں جو کہ پہلے کبھی نہیں ہوا ہے۔

بینکروں کو اضافی اطمینان فراہم کرنے کے لیے، ایم ایس ای کے لیے قرض کی ضمانت سے متعلق فنڈ (سی جی ٹی ایم ایس ای) قائم کیا گیا ہے، تاکہ ایم ایس ای متوازی ضمانتوں کے بغیر قرضوں تک رسائی حاصل کر سکیں۔ یہ فنڈ بینکوں کو قرض کی 75 فیصد رقم تک قرضوں کی عدم ادائیگی کے خلاف بیمہ فراہم کرتا ہے۔ اس سی جی ٹی ایم سی ای نے مالی سال 2015-16 کے اختتام تک 108991 کروڑ روپے کی مالیت کی مجموعی 2323673 قرضہ جاتی ضمانتوں کا اندراج کیا ہے۔

قرض کے بارے میں معلومات کے لیے چار دفتر، یعنی سی آئی بی آئی ایل، ایکوئی فیکس، ایکسپیرین اور ہائی مارک قائم کیے گئے ہیں، تاکہ ایم ایس ایم ای کے شعبے

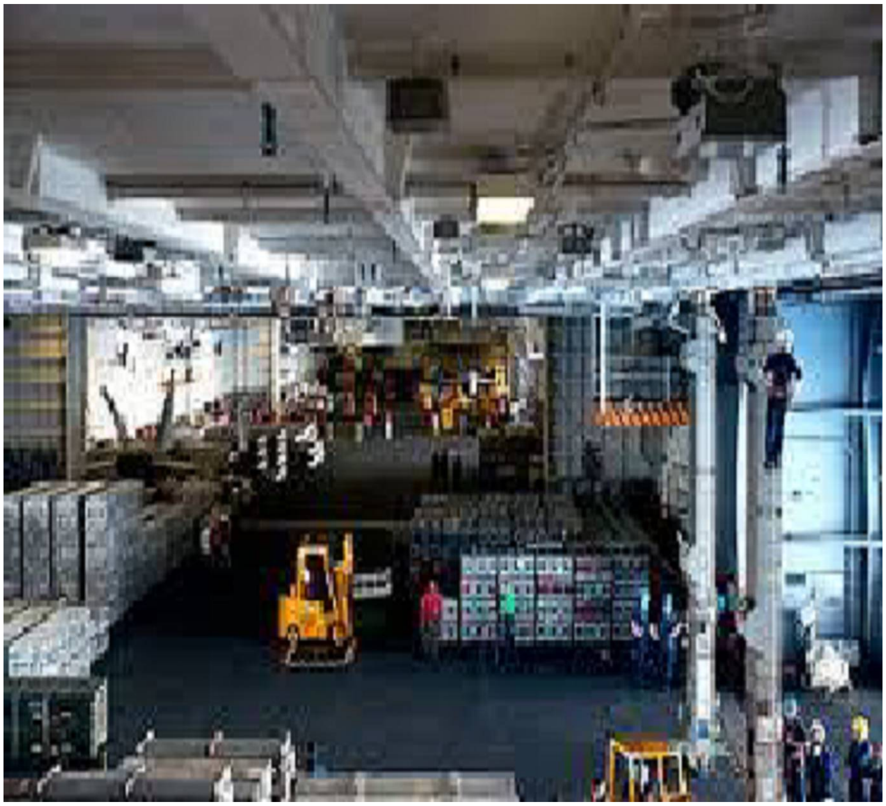

میں ہندوستان میں معلومات کی زیادہ عدم موزونیت کے مسئلے سے نمٹا جائے، جس کے نتیجے میں ''زائد المیعاد سرگرمی'' رہتی ہے۔

قابل نقل وحمل اثاثوں کوزر کے طور پر چلانے کے سلسلے میں ایم ایس ایم ای کی مدد کرنے کے لیے، سنٹرل رجسٹری آف سیکیوریٹائزیشن اسیٹ ای کنسٹرکشن اینڈ سیکیورٹی انٹریسٹ (سی ای آر ایس اے آئی) نے ایک قابل نقل وحمل اثاثہ رجسٹری قائم کی ہے، جو بینک سے مالیہ حاصل کرنے کے لیے قابل نقل وحمل اثاثوں کو رہن رکھے جانے کی اجازت دیتی ہے۔

ایم ایس ایم ای کو گرین فیلڈ کے لیے ایوکیٹی تک رسائی کے قابل بنانے یا موجودہ گرین فیلڈ کے پیمانے میں اضافہ کرنے کے قابل بنانے کے لیے بی ایس ای اور این ایس ای دونوں کو مخصوص کردہ ایس ایم ای ایکسچینج قائم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

مزید برآں، ایم ایس ایم ای کے لیے تاخیر کردہ ادائیگی کے مسئلے کو حل کرنے کی غرض سے، آر بی آئی نے ٹریڈ ریسیو ایبلس ڈسکا ؤنٹنگ سسٹم (ٹی آر ای ڈی ایس) چلانے کے سلسلے میں تین اداروں کو لائسنس دیتے ہیں۔ یہ پلیٹ فارم الیکٹرونک بل فیکٹرنگ ایکسچینجوں کے طور پر کام کرتے ہیں، جہاں ایم ایس ایم ای کے انوائسز/ بلوں کا الیکٹرونک طور سے لین دین کیا جا سکتا ہے۔

آخر میں، سب سے زیادہ اہم ادارہ جاتی اصلاحات میں سے ایک اصلاح ہندوستانی دیوالیہ پن ضابطہ، 2016 ہے۔ اس ضابطے کے تحت بورڈ نے پہلے ہی کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ کارپوریٹ اداروں (کمپنیوں سے متعلق قانون کے زیر انتظام) کے لیے قواعد اور ضوابط کا اعلان کیا جا چکا ہے اور کاروبار (قابل ذکر طور سے ایم ایس ایم ای) والے افراد کے لیے قواعد کو قطعی شکل دی جا رہی ہے۔ آئی بی آئی سی خستہ حال کا مسئلہ حل کرنے کے لیے پوری طرح سے تیار ہے۔ سرمایہ فراہم کرنے والے لوگ دباؤ والے اثاثوں کا تیزی سے از سر نو قبضہ لے سکتے ہیں اور انہیں از سر نو تعینات کر سکتے ہیں، جس سے مالی نظام میں بھروسہ اور مالی نظم وضبط پیدا ہوگا۔ این پی اے کا مسئلہ حل کرنے کے سلسلے میں اس کا قابل دید اثر ہونا چاہیے۔

آگے کی راہ: ان اداروں کے قیام سے ایک جدید مالی نظام کی اہم ضرورت پوری ہوتی ہے۔ لیکن یہ ضروری، لیکن کافی اقدامات نہیں ہیں۔ ایک مریض کی طرح جو کینسر میں مبتلا ہے، وٹامنوں، صحت مند خوراک اور ورزش کا نظام ضروری ہو سکتا ہے، لیکن وہ اس وقت تک اسے نہیں بچا سکتا ہے، جب تک کہ کینسر کے خلیوں کو نشانہ نہ بنایا جائے اور انہیں ختم نہ کیا جائے۔

ہر سال ایک کروڑ لوگوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے چیلنج کا سامنا کرتے ہوئے، ہندوستان میں ہندوستانی بینک کاری اور مالی نظام میں عمیق تر اور وسیع تر اصلاحات کرنے کے سلسلے میں ایک بڑی ضرورت کبھی نہیں رہی ہے۔ ایسے حالات پیدا کرتے ہوئے، جن میں خدمات کے فراہم کنندگان گاہکوں کا تعاقب کرتے ہیں، بینک کاری میں ٹیلی مواصلات جیسا انقلاب لانے کی ضرورت ہے۔ حکومت کو بینک کاری سے رخصت ہونا ہوگا نیز وسیع مقابلہ پیدا کرنے کے لیے نجی شعبے کو جگہ دینی ہوگی۔ دوئم، بینکوں کے ذریعے مصالحت کرانے کے روایتی کردار کو ٹیلی مواصلاتی کمپنیوں اور ڈیجیٹل مالی پلیٹ فارموں نیز فن ٹیک کمپنیوں جیسے نئے اداروں کے ذریعہ چیلنج کیا جا رہا ہے۔ ہمیں ان ابھرتی ہوئی ٹکنالوجیوں کے تئیں اپنے پالیسی ردِعمل کی رفتار میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے۔ (ہم 5 سال سے بھی زیادہ کے عرصے سے پی 2 پی پلیٹ فارموں کے بارے میں بحث مباحثہ کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک کسی بھی نتیجے پر نہیں پہنچے ہیں)۔

آخر میں، نوٹ بندی کے بعد ڈیجیٹل کاری پر زور دینے اور جی ایس ٹی عائد کرنے سے کاروبار کے انتظام میں بنیادی طور سے تبدیلی آئے گی، کیونکہ تجارتی لین دین کو فروغ دیا جاتا ہے، جس سے ایک قابلِ تصدیق ٹرائیل رہ جاتا ہے۔ وسیع معلومات سے جس کے جی ایس ٹی این کے ذریعے پیدا کیے جانے کا امکان ہے، اثاثے پر مبنی متوازی ضمانتوں کے مقابلے میں معلومات پر مبنی متوازی ضمانتوں کو زیادہ نفع بخش بننا چاہیے، جس سے روایتی بینک کاری میں تبدیلی آئے۔

☆☆☆

ہندوستان میں

ایم ایس ایم ای کی ٹکنالوجی کے معیار کو بہتر بنانے کا عمل

مقاصد، وسائل اور مطلوبہ نتائج کے لئے ذرائع

موجودہ دور میں یہ بات ضروری ہے کہ بڑھتی ہوئی تعداد میں ایم ایس ایم ای کو اس شعبے کے فائدے کے لئے نیز ہندوستانی معیشت کے لئے ٹکنالوجی کے معیار کو بہتر بنانے کے قابل بنایا جائے۔

مضمون نگار بنگلور میں معاشیات کے پروفیسر ہیں۔
bala@iisc.ac.in

بہت چھوٹے، چھوٹے اور درمیانہ کاروبار (ایم ایس ایم ای) پالیسی سازوں کے لئے عالمی طور سے ایک اسٹریٹیجک اپیل کے حامل ہیں، جس کی وجہ دیگر باتوں کے علاوہ کاروباروں کی تعداد کے ان کی وسعت نیز روزگار، پیداوار اور برآمدات کے لحاظ سے ان کا تعاون ہے۔ ان سے شمولیت پر مبنی اور پائیدار اقتصادی ترقی کو فروغ ملتا ہے، روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں، پائیدار صنعت کاری کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے، اختراع کو فروغ ملتا ہے اور آمدنی کی عدم مساوات میں کمی آتی ہے (او ای سی ڈی 2017) موجودہ عالم کاری کردہ دنیا میں یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ایم ایس ایم ای کو زیادہ کھلا ماحول اپنانے اور اس ماحول میں ترقی کرنے نیز ڈیجیٹل تبدیلی کے عمل میں زیادہ سرگرمی سے شرکت کرنے کے قابل بنایا جائے تاکہ اقتصادی ترقی کو فروغ ملے اور زیادہ شمولیت پر مبنی عالم کاری عمل میں آئے۔ مختلف سائزوں کی فرمیں ہونے کی وجہ سے ایم ایس ایم ای کو اپنی ترقی و فروغ کے لئے ٹکنالوجی کو بہتر بنانے کے سلسلے میں بے مثل رکاوٹیں درپیش ہیں۔ ایم ایس ایم ای کے ناظموں میں ایک اسٹریٹیجک ذریعے کے طور پر ٹکنالوجی کو بہتر بنانے کی نسبتاً کم صلاحیت ہے کیوں کہ وہ محدود انسانی وسائل کے حامل ہیں نیز ان کی مالی حیثیت کمزور ہے۔ اندرونی طور سے ٹکنالوجی کو بہتر بنانے کے سلسلے میں یہ چیزیں ایم ایس ایم ای کے لئے رکاوٹیں ہیں۔ چناں ایم ایس ایم ای ٹکنالوجی کو بہتر بنانے کی اپنی حکمت عملی کے ایک حصے کے طور پر بیرونی ٹکنالوجیوں پر اکثر و بیشتر انحصار کرتے ہیں۔ یہ چیز صنعت کاری شدہ اور صنعت کاری پذیر ملکوں کے لئے اچھی ہے۔

عالمی معیشت میں ہندوستان 1947 میں انی آزادی کے بعد سے ایم ایس ایم ای کے فروغ کے لئے اپنی طویل مستقل پالیسی کے پیش نظر ایک بے مثل حیثیت رکھتا ہے۔ بین اقوامی سیاق وسباق میں مشاہدہ کردہ عام خوبیاں اور رکاوٹیں ہندوستانی ایم ایس ایم ای کے لئے بھی قابل اطلاق ہیں۔ ایم ایس ایم ای ہندوستانی معیشت کے لئے کافی طور سے تعاون کرتے ہیں۔ 2015-16 میں یہ شعبہ 51 ملین سے زیادہ کاروبار پر مشتمل تھا، اس شعبے میں 117 ملین سے زیادہ افراد کام کرتے تھے اور اس نے 8492 ارب روپے سے زیادہ کی مالیت کی برآمدات کی تھیں (موجوہ قیمتوں کے حساب سے) تقریبا 18100 ارب روپے کی مالیت کی پیداوار تھی (2012-13 میں مستقل قیمتوں کے حساب سے (آر بی آئی 2017)۔ 2014-15 میں ایم ایس ایم ای نے مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کے 30.74 فی صد حصے کا تعاون کیا تھا جس میں سے اشیاء سازی کے شعبے کے ایم ایس ایم ای نے جی ڈی پی کے 6.11 فی صد حصے کا تعاون کیا تھا نیز خدمات کے شعبے کے ایم ایس ایم ای نے جی ڈی پی کے 24.63 فی صد حصے کا تھا (ایم

ایس ایم ای کی وزارت 2017)۔اس طرح سے ایم ایس ایم ای کا شعبہ ہندوستانی معیشت کے اہم ستونوں میں سے ایک ستون بن گیا ہے۔

لیکن ان کی گونا گوں خوبیوں اور مستقل تعاون کے باوجود خاص طور سے غیر منظّم شعبے میں ایم ایس ایم ای ٹکنالوجی کو بہتر بنانے اور اختراع کرنے کے سلسلے میں کمزوریوں کا مظاہرہ کرتا ہے۔(غیر منظّم شعبے میں کاروباروں سے متعلق قومی کمیشن 2009۔اس سے پبلک مداخلت کے مواقع فراہم ہوتے ہیں جن کا مقصد خاص طور سے ٹکنالوجی کو تبدیل کرنے کے عمل کے ذریعے ایم ایس ایم ای میں ٹکنالوجی کی بہتر برقرار رکھنا ہو۔ ہندوستان میں ایم ایس ایم ای کے شعبے کو کچھ استثنات کے ساتھ ٹکنالوجی کی کم سطحوں سے متصف کیا جاتا ہے جو ابھرتی ہوئی عالمی مارکیٹ میں ایک رکاوٹ کے طور پر کام کرتی ہے۔ درحقیقت عالمی مارکیٹ میں ایک رکاوٹ کے طور پر کام کرتی ہے۔ درحقیقت اشیاء سازی کی ترقی یافتہ ٹکنالوجی ایک فرم کی طویل مدتی کامیابی اور ترقی و فروغ کے لئے اہم ہے۔لیکن کاموں کے ان کے پیمانے کے پیش نظر ہندوستانی ایم ایس ایم ای کے لئے نہ صرف تحقیق اور ترقی (آر اینڈ ڈی) کی سرگرمیوں میں سرمایہ کاری کرنا بلکہ بلکہ زیادہ اخراجات کی وجہ سے اپنے بل بوتے پر مارکیٹ میں دستیاب اشیاء سازی کی ترقی یافتہ ٹکنالوجیاں حاصل کرنا بھی مشکل ہے (حکومت ہند 2010)۔

مذکورہ بالا تبادلہ خیالات کی روشنی میں اس بات کا جائزہ لینا مناسب اور برمحل ہے کہ ایم ایس ایم ای کے لئے ٹکنالوجی کے معیار کو بہتر بنانے کے مختلف انتخابات کیا ہیں؟ ایم ایس ایم ای کے لئے ٹکنالوجی کو تبدیل کرنا ایک بہتر انتخابات کیوں ہے؟ وہ مقاصد، وسائل اور ذرائع کیا ہیں، جو ایم ایس ایم ای کو ٹکنالوجی کو تبدیل کرنے پر آمادہ کرتے ہیں؟ اپنی ٹکنالوجیکل معدومی پر قابو پانے کے سلسلے میں ہندوستانی ایم ایس ایم ای کو کس قسم کی پبلک پالیسی مدد فراہم کی جاتی ہے؟ اس مضمون میں ان امور پر روشنی ڈالی گئی ہے

ٹکنالوجی تبدیلی: مطلب اور اہمیت

محدود ترین توضیح کے لحاظ سے ٹکنالوجی میں قابل پٹنٹ بلیو پرنٹس، منصوبے، نظام، فارمولے وغیرہ شامل ہوتے ہیں نیز تبدیلی کو یا تو ایک غیر ملکی فرم یا تنظیم کے ساتھ ٹھیکہ جاتی تبادلے کے بعد میز بان ملک کی ایک فرم کے ذریعے یا پھر ایک مخصوص فرم کے اندر اس طرح کی ٹکنالوجی کے نئے استعمال کے لئے محدود طور پر کیا جاسکتا ہے۔ٹکنالوجی کی توضیح شاید اس معلومات کے طور پر بہتر طریقے سے کی جاسکتی ہے جس سے اقتصادی کارکردگی بہتر بنائی جاسکتی ہے۔لہٰذا اس میں نہ صرف پیداوار کے ''سخت'' از روئے امکان قابل پیٹنٹ پہلو، مثلاً اشیا کی قیمتوں کی تصریحات اور ان کی تیاری کی میکانکی تفصیلات بلکہ کاروباری عمل کے ''نرم'' پہلو مثلاً تنظیم، مارکیٹنگ، انتظامی معلومات اور ہنرمندیوں کی دیگر اقسام بھی شامل ہوتی ہیں۔

ٹکنالوجی کی تبدیلی اندرونی ٹکنالوجی کو بہتر بنانے کا ایک متبادل ہے۔ چناں چہ اندرونی طور سے ٹکنالوجی اور اختراعی صلاحیتیں پیدا کرنے یا بیرونی ذرائع سے انہیں حاصل کرنے کا فیصلہ ٹکنالوجی کے سلسلے میں کسی بھی حکمت عملی کا ایک مرکزی جزو ہے۔اس کا اطلاق جتنا کارپوریٹ کاروبار کے لئے ہوتا ہے۔ اتنا ہی ایم ایس ایم ای کے لئے بھی ہوتا ہے۔کوک اور سیلان نے اس تحقیقات پر زور دیا ہے کہ ترقی پذیر ملکوں میں بیشتر کاروباری اداروں نے بیرونی سورسنگ کو ترجیح دی ہے کیوں کہ وہ جن ٹکنالوجیوں کا استعمال کرتے ہیں، ان میں زیادہ تر ٹکنالوجیاں ان کی وسائلی صلاحیتوں سے باہر ہیں۔ محدود وسائل، مہارت اور وقت وہ عناصر ہیں جن کی وجہ سے بہت سی فرمیں کارخانے میں تیار کرنے کی بجائے فرم کے لئے ایک بیرونی ذریعے سے ٹکنالوجی حاصل کرتی ہیں۔ بیرونی ذرائع سے ٹکنالوجی حاصل کرنے کا یہ عمل اس ذریعے سے حاصل کیا جاسکتا ہے جسے عام طور سے ٹکنالوجی کی تبدیلی کے طور پر جانا جاتا ہے۔اس کے سب سے زیادہ عام معنی میں ٹکنالوجی کی تبدیلی کو ہر اس عمل کے طور پر دیکھا جاتا ہے،جس کا مقصد ایک عطیہ دہندہ مثلاً ایک یونیورسٹی ایک تحقیقی مرکز یا فرموں کے تحقیق و ترقی کے محکمے کی ٹکنالوجیکل معلومات کو ایک وصول کنندہ مثلاً ان دوسری فرموں کو منتقل کرنا ہے جو اس معلومات کو یا تو براہ راست طور سے استعمال یا مشترکہ طور سے فروغ دے سکتی ہیں۔

مذکورہ بالا باتوں کے پیش نظر ٹکنالوجی کی توضیح معلومات یا خیالات نیز مصنوعات کو شامل کرنے کے لئے کی جاسکتی ہے اور ''تبدیلی'' کچھ قسم کے ذرائع سے مثلاً فرد/ ادارے/ فرم سے ایم ایس ایم ای کے لئے ٹکنالوجی کی منتقل ہے۔ چناں چہ ٹکنالوجی کی تبدیلی بنیادی طور سے کوئی شئے/ سروس تیار کرنے کے لئے اس پیداواری عمل میں جو کہ مقداری تعدادی طور سے اور معیاری طور سے اس سے بہتر ہے جو یہ پہلے تیار کررہا تھا، مشینری کے ساز و سامان کے طور پر ایک ایم ایس ایم ای کے ذریعے کے استعمال کردہ ایک نئے ہارڈ ویئر کے ساتھ وابستہ کردہ معلومات کا استعمال ہے۔

ٹکنالوجی کے معیار کو بہتر بنانے کا عمل اور ٹکنالوجی کی تبدیلی کا کردار: مقاصد، وسائل اور حصولیابیاں

بیشتر انفرادی فرموں کی طویل مدتی مقابلہ جاتی حالت کا انحصار اس بات پر ہے کہ وہ اپنے ٹکنالوجیکل اثاثے کی بنیادی کی دیکھ بھال کرنا اوران میں اضافہ کرنا کتنی اچھی طرح سیکھتی ہیں۔ٹکنالوجی کی ایک حکمت عملی کا مقصد ایک مقابلہ جاتی فوقیت کے لئے ٹکنالوجی حاصل کرنے، اسے فروغ دینے اوراس کا استعمال کرنے کے سلسلے میں فرم کی رہنمائی کرنا ہے۔ایک فرم کے انتخابات 'زیادہ ٹکنالوجیکل خطرے سے متعلق فیصلے' سے لے کر درکار ٹکنالوجی اندرونی طور سے تیار کرنے نیز ''کم ٹکنالوجیکل خطرے سے متعلق فیصلے سے لے کر دوسری فرم سے ایک پورے طور سے کام کرنے والی ٹکنالوجی حاصل کرنے تک ہیں۔اندرونی تحقیق وترقی کرنے کے زیادہ اخراجات کی وجہ سے ہی دیگر ذرائع سے نئی ٹکنالوجیاں حاصل کرنے کے رجحان میں اضافہ ہورہا ہے۔عام طور سے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ دوسری فرم سے ایک پورے طور سے کام کرنے والی اورایک وسیع طور سے استعمال کردہ پیداواری ٹکنالوجی خریدنے کے فیصلے کے نتیجے میں ایک اعلیٰ درجے کا پیداواری معیار حاصل ہوسکتا ہے۔

خاص طور سے صنعت کاری پذیر ملکوں میں ایم ایس ایم ای اپنی ٹکنالوجی معدومی پر قابو پانے کے لئے بیرونی ٹکنالوجیاں حاصل کرتے ہیں۔اس کی وجہ ہے کہ وہ ان ٹکنالوجیکل تبدیلیوں کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں ہیں جو بین اقوامی مارکیٹ میں واقع ہوتی ہیں۔یہ تحقیق وترقی کی برائے نام یا صفر تعین سمت اور اگر مطلق بڑھتی ہوئی ٹکنالوجیکی اختراعات کا نتیجہ ہے۔یہ ایک کے بعد دیگرے تکنیکی معلومات، مہارت، ہنرمندیوں اور مالیے سے متعلق وسائلی رکاوٹوں کی وجہ سے ہے۔چناں چہ ٹکنالوجی کے معیار کو بہتر بنانے اور جدید کاری کے عمل کے لئے پالیسی مدد کی ہمیشہ توسیع ایم ایس ایم ای کے لئے مختلف شکلوں میں کی جاتی ہے۔

ایسے مختلف ذرائع ہیں جن کے توسط سے ایم ایس ایم ای بیرونی ٹکنالوجیاں حاصل کرسکتے ہیں۔ان میں سے کچھ ذرائع حسب ذیل ہیں:

☆کسی یونیورسٹی میں تحقیق کو اسپانسر کرنا

☆ملازمین کی تعلیم اور اس کے ذریعے سے امیدوار کو ٹکنالوجیوں کا اندازہ لگانے کے سلسلے میں مدد کرنا۔

☆تحقیق وترقی کے ایک بیرونی مرکز کا استعمال کرنا۔

☆مارکیٹ میں دستیاب نئی ٹکنالوجیوں تک ان کی رسائی کے سلسلے میں مدد کرنے کے لئے مشیروں کی خدمات حاصل کرنا۔

☆لائسنس دینے کا سلسلہ شروع کرنا جو ٹکنالوجی کی حصولی کے وسیع طور سے استعمال کردہ طریقوں ایک طریقہ ہے۔

☆متبادل ٹکنالوجیوں کا پتہ لگانے کے لئے تکنیکی میٹنگوں، تکنیکی جرائد اورتجارتی نمائشوں کا استعمال کرنا

☆یا تو وینڈر/سپلائر کے ذریعے یا کسی بھی تجارتی ذریعے سے موجود ٹکنالوجی خریدنا۔

ٹکنالوجی کی تبدیلی کی مختلف شکلوں کو وسیع طور سے گروپ بندی اس طرح سے کی جاسکتی ہے:(i) ٹکنالوجی کی عمودی تبدیلی اور(ii)ٹکنالوجی کی افقی تبدیلی۔ٹکنالوجی کی عمودی تبدیلی اس وقت واقع ہوتی ہے جب معلومات بنیادی تحقیق سے اطلاعاتی تحقیق کے لئے اطلاعاتی تحقیق سے ترقی وفروغ کے لئے اورترقی و فروغ سے پیداوار کے لئے منتقل کی جاتی ہیں۔اس طرح کی تبدیلیاں دونوں سمتوں میں واقع ہوتی ہیں لیکن ٹکنالوجی کی افقی تبدیلی اس وقت واقع ہوتی ہے جب ایک جگہ تنظیم یا سیاق وسباق میں استعمال کردہ ٹکنالوجی کو ایک دوسری جگہ تنظیم یا سیاق وسابق میں منتقل اور استعمال کیا جاتا ہے۔ٹکنالوجی کی افقی تبدیلی ایم ایس ایم ای میں عام بات ہونا پائی جاتی ہے۔جب کہ بیشتر معاملات میں مشینری اور سازوسامان کی تبدیلی ایک ضروری پہلا قدم ہے لیکن جو بات زیادہ اہم ہے' وہ یہ ہے کہ ٹکنالوجی موصول کرنے والی فرم کے ملازمین کے لئے معلومات اور ہنرمندیوں کو منتقل کیا جائے جو کہ دوسرا قدم ہے۔یہ دوسرا قدم زیادہ اہم ہے کیوں کہ اگر ٹکنالوجی حاصل کرنے والی فرم کو منتقل کردہ اس ٹکنالوجی کا موثر طور سے استعمال کرنا ہے تو اس نئی ٹکنالوجی کے استعمال سے متعلق ضروری معلومات اور ہنرمندیوں کی حصولی ضروری اورنہایت اہم ہے۔ٹکنالوجی کی تبدیلی کے مقام کے پہلو کے مقابلے میں نچی پہلو آپریٹروں کی سب سے نچلی سطح سے لے کر سائنس دانوں اور انجینئروں پر مشتمل مخصوص تکنیکی عملے تک ٹکنالوجی کے لئے مخصوص ہنرمندیوں اور معلومات کا احاطہ کرتا ہے۔لیکن اس دوسرے مرحلے کے لئے ایک اہم پیشگی شرط موصول کرنے والی فرموں میں ملازمین کی اخذ کرنے والی صلاحیت ہے۔لہٰذا اخذ کرنے کی بہتر صلاحیت کے حامل ایم ایس ایم ای بیرونی طور سے حاصل کردہ ٹکنالوجی کو موثر طور سے حاصل کردہ ٹکنالوجی کو موثر طور سے اور کامیابی سے اخذ کرسکیں گے۔

ٹکنالوجی کی تبدیلی کے ذرائع اور حصولیابیوں کا انحصار ایک فرم کے ذریعے انتخاب کردہ ٹکنالوجی کے ذریعہ پر ہوگا۔ غیر تجارتی شعبے سے نجی شعبے کے لئے ٹکنالوجیوں کی منتقلی کو تکنیکی اسٹارٹ اپس، موجودہ کاروباروں میں اضافے، اور روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے کے سلسلے میں بڑھتا ہوا ایک اہم کردار ادا کرنے والا عمل سمجھا جاتا ہے۔تجربی مصنفین کی اکثریت ٹکنالوجی کی منتقلی کے عمل کو حسب ذیل طور سے بیان کرتی ہے:

(i)یونیورسٹیوں سے نجی کاروباروں کے لئے منتقلی

(ii)سرکاری ترقی یافتہ تجربہ گاہوں/امدادی ایجنسیوں سے نجی کاروباروں کے لئے منتقلی اور

(iii)نجی کاروباروں کی درمیان اوران کے اندر منتقلی

اس عالمی سیاق وسباق میں ٹکنالوجی کی تبدیلیوں کے سلسلے میں ٹھیکہ جاتی طریقہ ایم ایس ایم ای کے لئے موزوں اور غالب طریقہ ہے۔لیکن اس بات کا انحصار ان مختلف عناصر پر ہوگا کہ ٹکنالوجی کی یہ تبدیلی کتنی موثر ہے جن میں سے سب سے زیادہ اہم عنصر ساجھے داروں کی شمولیت ہے۔ان دونوں ساجھے داروں کی ترغیبی شمولیت کی سطحوں کے درمیان فرق ان

کی ٹھیکہ جاتی سکت اور تبدیلی کی کارکردگی دونوں کو نمایاں طور سے متاثر کرتا ہے۔ تبدیلی کرنے والی فرم کی ترغیبی شمولیت سے وابستہ ایک اور پہلو منتقل کردہ تجربات اور معلومات کے معیار کے لحاظ سے منتقل کردہ ٹکنالوجی کی تکمیل کی سطح ہے۔

ٹکنالوجی کی تبدیلی کے ذرائع نئی ٹکنالوجیوں کی صلاحیت کا پتہ لگانے کے سلسلے میں تھوڑے سے اندرونی وسائل اور تجربے کے حامل ایم ایس ایم ای کے لئے خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔ ایم ایس ایم ای میں ٹکنالوجی کے ذرائع ٹکنالوجی کی تبدیلی کی اہمیت کے تئیں عام طور سے بیداری کا فقدان ہے۔ ان میں سازگار خدمات کے لئے حوصلہ نہیں ہے۔ اس لئے وہ دوسروں کے ساتھ تعاون پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ایم ایس ایم ای کے لئے دستیاب دو بنیادی نظام ٹکنالوجی کا تبادلہ (ایک ایم ایس ایم ای سے دوسرے ایم ایس ایم ای کو بھیجی گئی ٹکنالوجی) اور ٹکنالوجی کا استحصال (ایک بیرونی ذریعے سے ایک ایم ایس ایم ای) کی منتقل کردہ ٹکنالوجی) ہیں۔ ٹکنالوجی کی تبدیلی کے نیٹ ورکوں میں شامل کردہ ایم ایس ایم ای کے لئے کلیدی نظاموں میں معلومات کی منتقلی (خبرنامے اور اعداد و شمار کی بنیادیں)، ٹکنالوجی کی تبدیلی (تحقیق و ترقی سے متعلق محاسبے)، ہنرمندیوں کی منتقلی (تربیت) اور خصوصی ماہر کی مدد (مالی رہنمائی) شامل ہیں۔

ایم ایس ایم ای کی ٹکنالوجی کی تبدیلی کی کارکردگی گوناگوں ادارہ جاتی عناصر سے اثر انگر انداز ہوگی جن میں اندرون کارخانہ تکنیکی عملہ معلومات کے بیرونی ذرائع تک رسائی (فرمیں اور تحقیقی ادارے، سیاسی، قانونی اور انتظامی ماحول نیز معلومات کی منتقلی کا نظام شامل ہیں۔ لیکن اس ادارہ جاتی فرم کے سبھی پہلو جو ٹکنالوجی کے شعبے میں کاروباری فرموں سے محیط ہے، ان کی کارکردگی کے لئے ایک سی اہمیت کے حامل نہیں ہیں۔ یہ عام طور سے ایک قابل لحاظ سطح تک مختلف ملکوں اور صنعتوں کے درمیان بڑی حد تک مختلف ہوتے ہیں۔

جہاں تک ٹکنالوجی کی تبدیلی کی حصولیابیوں کا تعلق ہے، (i) نئی مصنوعات کی تعداد میں اضافہ (ii) اشیاء کی تیاری کا مختصر کردہ سلسلہ (iii) لاگت میں کمی کی وجہ سے پیداواریت میں اضافہ اور (iv) فروخت میں اضافہ عام طور سے دیکھے گئے بڑے نتائج اور ماحصل ہیں۔ تجربی مطالعات کے نتیجے میں ٹکنالوجی کی بیرونی حصولی اور فرم کی کارکردگی کے درمیان ایک اہم اور مثبت تعلق کا پتہ چلا ہے جس کا انحصار تحقیق وترقی کی اندرونی کوششوں کی سطح پر ہے۔ زیادہ حال ہی میں اس کو بنگلور پر مبنی انجینئرنگ کی صنعت کے سلسلے میں ہندوستانی سیاق وسباق میں ثابت کیا گیا ہے۔ فرم کی سطح پر اختراع کی ضروری صلاحیت اور فرم کی سطح پر ضروری مقابلہ جاتی صلاحیت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ ایم ایس ایم ای: ٹکنالوجی کی تبدیلیوں کی وجہ سے ان کی اقتصادی کارکردگی میں اضافہ کرنے میں مدد ملی ہے۔ چناں چہ ٹکنالوجی کی کامیابی کے ساتھ ساتھ تبدیلی اور زیادہ اقتصادی کارکردگی انجام دینے کے لئے ایم ایس ایم ای کے پاس ایک اولین شرط کے طور پر کچھ اندرونی تکنیکی واقتصادی طاقت ہونی چاہئے۔

مذکورہ بالا تبادلہ خیالات کی روشنی میں ٹکنالوجی کے معیار کو بہتر بنانے کے عمل کے لئے ایم ایس ایم ای کو مہیا کردہ پالیسی مدد پر غور کرتے ہوئے ایک تصوراتی ڈھانچہ تجویز کیا گیا ہے جو مقاصد، وسائل، ذرائع اور ممکنہ حصولیابیوں کو وابستہ کرے گا (جیسا کہ خاکہ ایک میں دیا گیا ہے۔

ٹکنالوجی کی تبدیلی اور ایم ایس ایم ای: ایک ڈھانچہ

اگر ہندوستان ایم ایس ایم ای کو گھریلو مارکیٹ میں مقابلہ جاتی رہنا ہے اور بین اقوامی مارکیٹ میں تیزی سے داخل ہونا ہے تو ان کے لئے ٹکنالوجی کی ترقی وفروغ انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ چیز اس وجہ سے اہمیت کی حامل ہوجاتی ہے کیوں کہ ٹکنالوجیکل معدومی بار بار ہندوستانی ایم ایس ایم ای اسی شعبے کے ساتھ نشاندہی کردہ سب سے زیادہ شدید مسائل میں سے ایک مسئلہ رہی ہے۔ اسی وجہ سے ٹکنالوجی کی ترقی وفروغ کو ہندوستانی ایس ایم ای کی شعبے کے عالمی مقابلہ جاتی صلاحیت میں اضافہ کرنے کے لئے اولین عنصر سمجھا گیا ہے۔

ٹکنالوجی کی تبدیلی کے مقاصد

ٹکنالوجی کی تبدیلی سے ایم ایس ایم ای کو مختلف فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ عمومی طور سے ہندوستانی ایم ایس ایم ای میں تحقیق وترقی کے ذریعے اندرونی طور سے ٹکنالوجی تیار کرنے کے لئے درکار تکنیکی مہارت کا فقدان ہے۔ ان میں ٹکنالوجی کی ترقی وفروغ کے لئے تحقیق وترقی کے اخراجات اٹھانے نیز خطرے اور غیر یقینی حالات برداشت کرنے کے سلسلے میں مالی طاقت کا بھی فقدان ہے۔ ٹکنالوجی کی ترقی وفروغ کے اندرونی عمل میں کافی عرصہ لگ سکتا ہے۔ بعض اوقات حد سے زیادہ تاخیرات ہوتی ہیں۔ چناں ایم ایس ایم ای وقت اور پیسہ بچانے کے لئے ٹکنالوجی کی تبدیلی نیز ٹکنالوجی کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے کافی اندرونی تکنیکی مہارت کی کمیاں دور کرنے کو ترجیح دیں گے۔ کچھ معاملات میں ایم ایس ایم ای جو بڑے پیمانے کی معیشتوں یا گنجائش والی معیشتوں سے فائدہ اٹھانا یا یہاں تک کہ بین اقوامی مارکیٹ میں داخل ہونا پسند کریں گے، ٹکنالوجی کی تبدیلی کرسکتے ہیں۔

ٹکنالوجی کی تبدیلی کے وسائل اور ذرائع

ایم ایس ایم ای ٹکنالوجی کی تبدیلی کے ذریعے ٹکنالوجی کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے کثیر ذرائع کے حامل ہیں، مثلاً

(i) ایم ایس ایم ای کی وزارت حکومت ہند میں بہت چھوٹے، چھوٹے اور درمیانہ کاروباروں سے متعلق ترقیاتی کمشنر کے زیر اہتمام ایک ٹکنالوجی بینک کے توسط سے ٹکنالوجی کی معلومات اور ٹکنالوجی کی امداد فراہم کی جاتی ہے۔

(ii) ایک یونیورسٹی یا انجینئرنگ کا ایک ادارہ (مثلاً آئی آئی ٹی/این آئی ٹی (آئی آئی سائنس یا انجینئرنگ کے دیگر کالج) ٹھیکہ جاتی تحقیق کے ذریعے ایم ایس ایم ای کو تجربہ گاہ میں تیار کردہ ٹکنالوجیاں فراہم کرسکتا ہے۔ ٹی آئی ایف اے سی۔ ایم ایس ایم ای پروگرام اس طرح کے تفاعلوں کے سلسلے میں سہولت مہیا کرتا ہے۔

(iii) حکومت کے ذریعے اعانت کردہ تحقیق وترقی کا ایک ادارہ مثلاً ٹکنالوجی کی تحقیق کا ایک مرکز (ٹی آر سی) ایم ایس ایم ای کو یا تو مقامی طور سے یا غیر ممالک سے ایک ٹکنالوجی حاصل کرنے کے قابل بناسکتا ہے۔

(iv) تحقیق کی ترقی و فروغ کی قومی

کارپوریشن (این آر ڈی سی) جو ملک بھر میں واقع سائنسی اور صنعتی تحقیق کی کونسل (سی ایس آئی آر) میں تیار کردہ ٹکنالوجیوں کو تجارتی بناتی ہے، ٹکنالوجی کی تبدیلی کے سلسلے میں ایم ایس ایم ای کی ابتدائی طور سے مدد کرتی ہے۔

(v) اشیاء سازی کی مقابلہ جاتی صلاحیت کے قومی پروگرام (این ایم سی پی) کا کلسٹر ترقیاتی پروگرام۔

(vi) ایک بڑا ادارہ (یہ ایک گھریلو نجی ادارہ، سرکاری شعبے کا ایک ادارہ یا ایک کثیر قومی کارپوریشن ہوسکتی ہے) جس کے ساتھ ایم ایس ایم ای کے ضمنی ٹھیکہ جاتی تعلقات ہیں۔ اعلی معیاری حصہ پرزے اور اجزا تیار کرنے کے سلسلے میں ایم ایس ایم ای کو سہولت بہم پہنچانے کے لئے اول الذکر ادارہ آخرالذکر ادارے کو تکنیکی معلومات، امداد اور کلیدی ٹکنالوجی فراہم کرے گا۔

(vii) ایک پیشہ ور تکنیکی مشیر (سائنسی اور صنعتی تحقیق کے محکمے (ڈی ایس آئی آر) حکومت ہند کے ساتھ اندراج شدہ) ملک کے اندر یا غیر ممالک سے ایک موزوں ٹکنالوجی کی نشاندہی کرنے اور اسے حاصل کرنے کے سلسلے میں مدد کرسکتا ہے۔

(viii) ٹکنالوجی کی اندرونی مہارت پیدا کرنے اور اس کے ذریعے سے موزوں بیرونی ٹکنالوجیوں تک رسائی حاصل کرنے کے لئے ملک کے اندر اعلی تعلیمی اور تحقیقی اداروں میں عملے کی تکنیکی تعلیم وتربیت کو اسپانسر کرنا۔

(ix) دستیاب بیرونی ٹکنالوجیوں کے وسائل اور ذرائع معلوم کرنے کے لئے ٹکنالوجی کی نمائشوں، ٹکنالوجی کی کانفرنسوں میں شرکت کرنا اور تکنیکی وسائل کا مطالعہ کرنا نیز انٹرنیٹ تک رسائی حاصل کرنا۔

(x) **ٹکنالوجی کے سلسلے میں لائسنس دینا**: یہ ایک ٹھیکہ جاتی انتظام ہے جس میں لائسنس کے حامل شخص کے پٹنٹس، ٹریڈ مارکس، سروس مارکس، کاپی رائٹس، تجارتی راز، یا دیگر املاک دانش معاوضے کے لئے لائسنس حاصل کرنے والے شخص کو فروخت یا دستیاب کی جاسکتی ہے جس کے سلسلے میں فریقین کے درمیان پیشگی بات چیت کی جاتی ہے۔ یہ معاوضہ یا رائلٹیاں ایک یکمشت رائلٹی، ایک رواں رائلٹی (وہ رائلٹی جو پیداوار کے حجم پر مبنی ہے) یا دونوں کا ایک امتزاج ہوسکتی ہیں۔ (i) سے لے کر (vii) تک مذکورہ بالا امور سے ٹکنالوجی کے لئے لائسنس حاصل کرنے میں سہولت مہیا ہوسکتی ہے۔

(xi) ایک وینڈر/سپلائر یا کسی بھی تجارتی ذریعے سے ایک موجودہ ٹکنالوجی کی یکسر خریداری۔ اے پی سی ٹی ٹی (نئی دہلی میں قائم اقوام متحدہ کی ایک تنظیم) معیاری پروگراموں، امدادی نظاموں اور صلاحیت سازی کے پروگراموں کے ذریعے ایشیا بحرالکاہل خطے میں ایم ایس ایم ای میں ٹکنالوجی کی تبدیلی کے سلسلے میں معیادی طور سے سہولت مہیا کرتی ہے۔

(xii) انڈیا ایس ایم ای ٹکنالوجی سروسز لمیٹڈ ایک ایسا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے جہاں بہت چھوٹے، چھوٹے اور درمیانہ کاروبار (ایم ایس ایم ای) نئی اور ابھرتی ہوئی ٹکنالوجی کے لئے عالمی سطح پر مواقع سے استفادہ کرسکتے ہیں یا کاروباری اشتراک عمل قائم کرسکتے ہیں۔

ٹکنالوجی کی تبدیلی کی حصولیابیاں: ایم ایس ایم ای عام طور سے ٹکنالوجی کی تبدیلی کے ذریعے کثیر نتائج حاصل کرنے کے قابل ہیں۔ ان میں سے کچھ نتائج یہ ہیں۔

☆ پیداواریت میں اضافہ ☆ اخراجات میں کمی

☆ پیداوار کے پیمانے کی توسیع (پیمانے والی معیشتیں) ☆ مصنوعات کا گوناگوں کردہ سلسلہ (گنجائش والی معیشتیں) ☆ نئے ڈیزائن کی مصنوعات

☆ مصنوعات کا بہتر معیار ☆ بین اقوامی مارکیٹوں میں داخلہ

☆ فروخت اور مارکیٹ کے حصے میں اضافہ۔

آخر میں ٹکنالوجی کے معیار کو بہتر بنانے کا عمل (ٹکنالوجی کی تبدیلی کے مختلف ذرائع اور وسائل کے توسط سے) ایم ایس ایم ای کے ذریعے مطلوبہ ہے تاکہ ٹکنالوجیکل معدومی پر قابو پانے، پیمانے/گنجائش کی توسیع، اور/یا بین اقوامی مارکیٹ میں داخل ہونے جیسے کثیر مقاصد حاصل کئے جائیں۔ ٹکنالوجی کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے ایم ایس ایم ای متبادل ذرائع اسکاؤٹنگ کرکے ٹکنالوجی کی تبدیلی عمل میں لاتے ہیں۔ ایک بار ایک مخصوص ذریعے کی نشاندہی کرلینے پر ٹکنالوجی کی تبدیلی کے ذریعے کو قطعی شکل دی جاتی ہے اور اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ٹکنالوجی کی تبدیلی کی تکمیل سے ایم ایس ایم ای اپنے کچھ یا تمام مقاصد حاصل کرسکیں گے جس کے نتیجے میں اقتصادی کارکردگی اور مقابلہ جاتی صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔

☆☆☆

وی کے سکسینہ

ذرا عہد رفتہ کو آواز دینا

تبدیلی کی فضا: کھادی کمیشن کے نئے اقدامات

کھادی ہماری قومی شناخت ہے اور دیہی صنعتیں ہماری تاریخی وراثت۔ ہمارے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ کھادی قومیت کی اصل پہچان ہے اور بابائے قوم اس کے گرویدہ تھے۔ آزادی کے فوراً بعد ہمارے قومی رہنماؤں نے بھی کھادی کی وراثت اور قومی قدر کو تسلیم کیا اور کھادی اور دیہی لوگوں کو خودکفیل بنانے کی غرض سے کھادی اور دیگر مصنوعات پیدا کرنے کے لئے ملک گیر سطح پر ادارے قائم کئے۔ اس ضمن میں کھادی اور دیہی صنعتی کمیشن کا قیام عمل میں آیا۔ اس کمیشن نے مختلف اقدامات کے ذریعے خودکفالت کے اصولوں کو مزید تقویت بخشی۔ البتہ بدلتے جغرافیائی اور سیاسی حالات کی وجہ سے ایک وقت میں لوگوں کی زندگیوں کو استحکام بخشنے والے یہ اقدامات غیر منافع بخش ثابت ہونے لگے اور بتدریج بند ہوگئے۔

کے وی آئی سی نے خود ان اداروں کے احیا کا بیڑا اٹھایا اور ان مقامات پر بھی ان کو دوبارہ زندگی بخشنے کے اقدامات کئے۔ کے وی آئی سی کا اعتقاد تھا کہ ایسے ادارے جو کبھی قومی شناخت کی علامت تھے، موجود اور برقرار رہنے چاہئیں اور ان سے زندگیوں کو دوام بخشنے کا وہی کام دوبارہ اور کارگر طریقے سے لیا جاسکتا ہے جس کے لئے وہ قائم کئے گئے تھے۔ تاکہ اس علاقے کے قرب وجوار میں بسے لوگوں کو ذریعہ معاش حاصل ہوسکے۔

26 برس بعد سیواپوری (وارانسی) کھادی آشرم کا احیا

سیواپوری وارانسی گاندھی آشرم گاندھی جی کی سرپرستی میں 1946 میں کھادی کو فروغ دینے اور روزگار جٹانے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ اس کا افتتاح ہندوستان کے پہلے صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرساد نے کیا تھا۔ گاندھی جی یہاں کافی دن مقیم رہے تھے۔ بارہ ایکڑ اراضی پر مشتمل اس ادارے میں 500 کارندے کام کرتے تھے اور یہ ملک کے بہترین کھادی مراکز میں شمار کیا جاتا تھا۔ مالی دشواریوں اور مناسب انتظامیہ کے فقدان کی وجہ سے مرکز 1990 میں بند کردیا گیا۔ اس کی بوسیدہ عمارت اس کے شاندار ماضی کی گواہ ہے۔

کے وی آئی سی نے اس مرکز کو سیوادیوس کے موقع پر 17 ستمبر کو پھر شروع کیا اور اس وراثت کو پھر سے دوام حاصل ہوا۔ کے وی آئی سی نے کھادی سے متعلق سرگرمیوں کے لئے سی ایس آر فنڈ کے استعمال کے لئے دیہی برق کاری کارپوریشن کی مدد حاصل کی۔ یہ پہلی مرتبہ ہے کہ کھادی کی سرگرمیوں کے لئے فنڈ کا استعمال کیا گیا ہے جس کے تحت 500 شمسی چرخے اور 100 شمسی کرگھے تقسیم کئے گئے ہیں۔

☆ ملک میں پہلی بار ایک ہی چھت کے نیچے 250 شمسی چرخے اور 25 شمسی کرگھے۔

☆ کھادی سرگرمیوں کے لئے ملک میں پہلی بار سی ایس آر فنڈ کے استعمال کی منظوری۔

☆ پہلی مرتبہ وارانسی میں لجت پاپڑ تیار کرنے کا کارخانہ قائم کیا گیا جس میں 170 خواتین ملازم ہیں اور 200 کلوگرام پاپڑ روزانہ تیار کئے جاتے ہیں۔

☆ پہلی مرتبہ وارانسی میں شہد پیدا کرنے کے لئے مکھیاں پالی گئیں۔ ☆ آشرم کے نام سے نمک کی پیکیجنگ کی گئی۔

☆ اس احاطے میں 500 خواتین اور مرد ملازم تھے جن میں متعدد تعلیم یافتہ خواتین بھی شامل تھیں۔

شمسی چرخوں اور کرگھوں پر تربیت فراہم کرنے کے لئے کے وی آئی سی نے وارانسی ضلع میں جے پور اور کرکریہا گاؤں میں تربیتی مراکز قائم کئے۔ بعدازاں ان گاؤں کو پانچ پانچ شمسی کرگھے اور 25 پچیس شمسی چرخے فراہم کئے گئے۔ ان مراکز میں 500 سے زیادہ مقامی خواتین تربیت حاصل کرچکی ہیں۔

جموں وکشمیر میں پامپور کے مقام پر تاریخی تربیتی مرکز کا احیا

کے وی آئی سی نے 25 اگست 2017 کو پامپور میں بند پڑے تربیتی مرکز کو دوبارہ شروع کیا۔ پامپور جموں

مضمون نگار کھادی اینڈ ویلیج انڈسٹری کمیشن، حکومت ہند کے چیرمین ہیں۔
chairmankvic2015@gmail.com

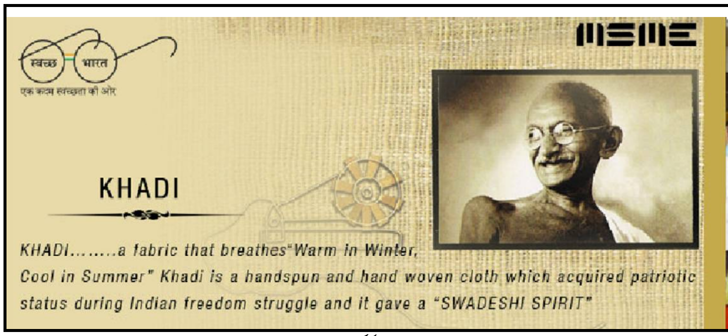

Shri V. K. Saxena, Chairman, KVIC handing over the cheque of incentive to artisan on 2nd October 2017 before the Hon'ble Minister of MSME

وکشمیر میں جہلم کے ساحل پر بسا ایک تاریخی شہر ہے۔ یہ زعفران کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ 1990 میں اس ریاست میں جاری انتہا پسندی کے دوران یہ تباہ ہوگیا۔ 1947 میں گاندھی جی نے بھی اس مرکز کا دورہ کیا تھا۔

پامپور تاریخی تربیتی مرکز میں کتائی اور بنائی کے تربیتی کورس شروع کئے گئے۔ اس کے علاوہ ایک کھادی انڈیا کے لئے ایک جدید شوروم کا بھی اہتمام کیا گیا جو ریاست میں دہشت گردی کی نذر ہوگیا۔ اس کے علاوہ گجرات میں ونج (Vanaj) میں کے وی آئی سی نے 25 چرخے اور پانچ کرگھے فراہم کئے تا کہ اس قبائل کی اکثریت والے علاقے میں تربیت فراہم کی جاسکے۔ اس کی وجہ سے کم از کم 50 قبائلی خواتین کو روزگار فراہم ہوا۔

اس سال اپریل میں کے وی آئی سی نے قاضی رنگا نیشنل پارک علاقے میں سلم کھوا گاؤں میں تربیت اور پیداوار مرکز قائم کیا۔ یہ علاقہ جانوروں کے شکار کے لئے جانا جاتا ہے۔ کے وی آئی سی نے 25 چرخے، پانچ کرگھے اور دیگر ساز وسامان دستکاروں کو فراہم کئے۔ اس مرکز نے علاقے کے 50 دیہی خاندانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کئے۔

شہد کی تیاری

ہندوستان میں منفرد پھول پودوں اور مختلف فصلوں کی فراوانی کی وجہ سے قدرتی شہد تیار کرنے کی بے پناہ صلاحیت ہے۔ ملک کے جنگلاتی، نیم جنگلاتی اور زرعی علاقوں میں شہد کی مکھی کی پرورش یعنی مکھی پالن ایک مقبول دیہی صنعت رہی ہے۔ شہد تیار کرنے کے بہت سے فائدے ہیں۔ مزیدار شہد تیار کرنے کے علاوہ شہد کی مکھیاں زیرگی میں مدد کرتی ہیں اور اس طرح زرعی پیداوار میں اضافہ کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ موم، زیرہ اور مکھیوں کا زہر دستیاب ہونے والے دیگر مصنوعات ہیں۔ اس کے لئے کے وی آئی سی نے ملک میں ہنی مشن شروع کیا ہے تا کہ نمل پروری یا مکھی پالن کو مناسب تحفظ اور سرپرستی فراہم کی جاسکے۔ شہد مشن کے تحت کے وی آئی سی اس برس کسانوں کو ایک لاکھ بی بکس فراہم کرے گا۔

کے وی آئی سی نے شہد مشن کا آغاز راشٹرپتی بھون سے کیا۔ صدر جمہوریہ عزت مآب رام ناتھ کووند نے کے وی آئی سی کی طرف سے راشٹرپتی بھون میں قائم کردہ شہد کی مکھی کی تیاری کے مرکز کا دورہ کیا۔ کے وی آئی سی نے راشٹرپتی بھون میں شہد کی مکھیوں کے 150 بکسوں پر مشتمل شہد کی تیاری کا مرکز قائم کیا اور آئندہ چند ماہ میں یہ تعداد بڑھ کر 500 بکس ہوجائے گی اور اس میں تقریباً 15000 کلوگرام بہترین شہد راشٹرپتی بھون میں تیار ہوا کرے گا۔

سیواپوری وارانسی پھولوں اور پودوں سے بھرا خطہ ہے۔ اسی وجہ سے یہاں نمل پروری شروع کی گئی ہے۔ یہاں شہد کی مکھیوں کے 100 بکس نصب کئے گئے ہیں۔ یہ اس علاقے کے کسانوں کو نمل پروری اور شہد کی تیاری کی تربیت دینے کے لئے مرکز کا کام کرے گا۔ یہ وارانسی ضلع میں 100 بکسوں والا پہلا نمل پروری مرکز ہے۔

جموں وکشمیر میں پامپور کے مقام پر شہد کی تیاری اور مکھی پالن کی تربیت دینے کے لئے تربیتی مرکز قائم کیا گیا ہے۔ اس مرکز میں شہد کی مکھیوں کی پرورش کے لئے 100 بکس رکھے گئے ہیں۔ تربیت فراہم کرنے کے بعد وہاں کے کسانوں کو مکھی پروری اور شہد کی تیاری کے لئے بکس تقسیم کئے جائیں گے۔ کشمیر کا یہ زعفرانی شہد جہاں پھولوں اور پودوں کی بھرمار ہے، شہد کی تیاری اور مکھی پالن کے لئے موزوں ترین جگہ ہے۔

ہم آہنگی اور خودمختاری

کے وی آئی سی کا نصب العین خواتین کو مستحکم اور خودمختار بنانا ہے۔ اس کی تمام ترقیاتی سرگرمیاں اسی محور کے اردگرد گھومتی ہیں چاہے وہ سیواپوری ہو یا پامپور، ترجیح ہمیشہ خواتین خودمختاری پر رہتی ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ ایک طاقت ور اور خودمختار خاتون ہی بہتر خاندان کی تعمیر کرسکتی ہے اور ہر خاندان مل کر ہی ایک مستحکم قوم کی بنیاد رکھ سکتی ہیں۔

کے وی آئی سی نے نرمدا گھاٹی میں خواتین کو خودمختار بنانے کا ایک نیا باب رقم کیا ہے: کے وی آئی سی نے اپنے سہیوگ پروگرام کے تحت قبائلی خواتین کو 80 چرخے عطا کئے ہیں۔ یہ چرخے نرمدا گھاٹی، مدھیہ پردیش میں اوم کیشورے کی خواتین کو دیئے گئے ہیں تا کہ وہ کھادی بنانا شروع کرسکیں۔ تربیت حاصل کرنے کے بعد تمام 90 دستکار خواتین دیگر قبائلی خواتین کے لئے قابل تقلید بن گئی ہیں۔ سہیوگ پروگرام کے تحت ملک بھر میں ایک ہزار سے زائد چرخے دیہی علاقے کے لوگوں کو تقسیم کئے گئے ہیں۔

بازار میں شناخت پیدا کرنا

دیہی علاقوں میں لوگوں کے ذریعہ معاش کو فروغ دینے میں بازار کی کلیدی اہمیت ہے کیوں کہ یہی بازار مانگ کے لئے بنیادی طور پر ذمہ دار ہے۔ کے وی آئی سی نے ہمیشہ ہی بازار کی اہمیت کو سمجھا ہے۔ بازار میں دستیاب اشیاء سے ہی اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس علاقہ میں دیہی آبادی کو روزگار کی کتنی ضرورت ہے۔ کے وی آئی سی نے اس ضمن میں بڑے شدومد سے کام کیا ہے۔

بڑا کپڑا بیوپاری اروند ملز کے

وی آئی سی سے دس لاکھ میٹر ڈینم کھادی خریدے گا: کے وی آئی سی نے اروند ملز لمیٹڈ سے ایک معاہدہ کیا ہے جس کے تحت دنیا بھر میں کھادی ڈینم مصنوعات کی تجارت کی جائے گی۔ کمپنی کا منصوبہ ہے کہ وہ ہر سال تقریباً10 لاکھ میٹر کھادی ڈینم خریدے گی۔ اس معاہدے سے نہ صرف کھادی کی سالانہ فروخت میں 40 کروڑ روپے کا اضافہ ہوگا بلکہ ملک بھر میں کھادی دستکاروں کو معاشی استحکام نصیب ہوگا۔ اس کے علاوہ وی آئی سی اور اروند ملز کے معاہدے سے 7.5 لاکھ اضافی روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے یعنی ساڑھے سات لاکھ اضافی لوگوں کو روزگار مہیا ہوگا۔

آدتیہ برلا فیشن اینڈ ریٹیل لمیٹڈ (اے بی ایف آر ایل نے کے وی آئی سی کے ساتھ مل کر ایک نئے قسم کے کپڑے کھادی پیٹر انگلینڈ تیار کرنے کا معاہدہ کیا ہے۔

دیگر بڑے کپڑا بیوپاری ریمنڈ لمیٹڈ نے کھادی کو فروغ دینے کی غرض سے 2,50,000 میٹر کھادی کا آرڈر دیا ہے۔ یہ تقریباً چھ کروڑ کا آرڈر ہے اور کے وی آئی سی کو ملنے والا اب سے بڑا آرڈر ہے۔

کارپوریٹ اداروں کے توسط سے کھادی مصنوعات کے بازار کو استحکام بخشنے کے لئے متعدد اقدامات کئے گئے ہیں۔ ان اخراجات میں کھادی ڈینم 40 کروڑ روپے سالانہ کا اضافہ اور 7.5 لاکھ اضافی افرادی دن کی گنجائش، نئی مصنوعات جیسے کھادی پیٹر انگلینڈ اور کھادی کو من پسند بنانا شامل ہیں۔

وزارت صحت نے اپنے تمام 23 اسپتالوں کو احکامات جاری کئے ہیں کہ وہ صرف کھادی مصنوعات ہی استعمال کریں۔

کے وی آئی سی نے متعدد سرکاری اور نجی شعبے کی کمپنیوں سے جن میں وی این جی سی اپنے 35000 ملازمین کے لئے سلے سلائے کپڑے اور دیہی مصنوعات خریدنے کے لئے 45 کروڑ روپے مختص کئے ہیں) ریلوے (پلنگ کی چادروں، تکیہ غلافوں اور کمبلوں کی فراہمی کے لئے 42 کروڑ روپے) ایئر انڈیا (اپنے فرسٹ کلاس اور بزنس کلاس گاہکوں کے لئے 35000 سہولیاتی اشیاء فراہم کرنے کے لئے 11.1 کروڑ روپے) این ٹی پی ایل (23000 سلک جیکٹ کی فراہمی کے لئے پانچ کروڑ روپے) جے کے وہائٹ سیمنٹ (وردی کی فراہمی کے لئے 17 لاکھ روپے)

وزارت صحت کا اپنے اسپتالوں اور عمل کے لئے کھادی کا استعمال ایک اہم فیصلہ ہے کیوں کہ 150 کروڑ روپے کی خرید سے کھادی کو مجموعی طور پر استحکام ملے گا۔ وزارت صحت مرکزی حکومت ملک بھر میں تمام 23 اسپتالوں اور طبی تحقیقی اداروں کے لئے صرف کھادی مصنوعات ہی خریدے گی۔ وزارت کی طرف سے جن 40 کھادی مصنوعات کو منظور کیا گیا ہے، ان میں پلنگ کی چادریں، تہمد، تولیے، سرجن کے لئے گاؤن، مریضوں کے لئے گاؤن، کرتا، پاجامہ، ڈاکٹروں کے کوٹ، صابن، ہاتھ صاف کرنے کے لئے محلول، کھادی فنائل اور ہربل شیمپو شامل ہیں۔

کے وی آئی سی نے ائرانڈیا سے تقریباً 12 کروڑ روپے کا آرڈر حاصل کیا: کے وی آئی سی نے ایئر انڈیا سے تقریباً12 کڑور روپے کے آرڈر دستیاب کئے ہیں۔ قومی طیارہ کمپنی ائرانڈیا نے اپنی تمام پروازوں کے لئے قدرتی اور ماحول دوست اشیا استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اپنے فرسٹ کلاس اور بزنس کلاس مسافروں کے واسطے 65500 کٹ خریدنے کے لئے کے وی آئی سی کو سات کروڑ 98 لاکھ روپے کا آرڈر دیا ہے۔

یہ آرڈر مقابلہ جاتی ٹینڈر طریقے سے کوالٹی کی جانچ کے بعد حاصل کئے گئے ہیں۔ جو 2016 میں اس نے کے وی آئی سی کو 1.85 لاکھ کٹ خریدنے کا آرڈر دیا تھا۔ اسی طرح دسمبر 2015 میں 25000 کٹ خریدنے کے لئے کے وی آئی سی کو ایک کروڑ 1.21 لاکھ روپے کا آرڈر دیا تھا۔ کٹ کی اشیا، ہاتھ دھونے کا محلول کھادی موسچرائزر لوشن، کھادی لیمن گراس، کھادی ہاتھ دھونے کے صابن، کھادی لپ بام، کھادی گلاب کا فیس واش اور ضروری تیل شامل ہیں۔

توسیعی رسد

کے وی آئی سی کا ماننا ہے کہ کھادی اور دیہی صنعتوں کے لئے ضروری ہے اور دنیا بھر میں ہندوستان میں نئی اشیاء کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی جاتی ہے۔ متعدد سفیروں نے کھادی فروخت مراکز کا دورہ کیا ہے اور دنیا بھر کے معززترین لوگ کھادی کی خصوصیات سے متاثر ہوئے ہیں۔

یوم آزادی پر امریکی سفیر نے کھادی زیب تن کی

کھادی قابل فخر اور سودیشی کی علامت ہے۔ مہاتما گاندھی نے جدو جہد آزادی کے دوران کھادی کا استعمال کیا۔ ہندوستان میں امریکہ کے کارگزار سفیر

اوراعلیٰ انتظامی افسر محترمہ میری کےلوس کارلسن نے کناٹ پلیس میں کھادی انڈیا کے فروخت مرکز کا دورہ کیا اور 15اگست کو یوم آزادی کے موقع پر پہننے کے لئے ساڑیاں خریدیں۔انہوں نے ساڑیوں کے انتخاب میں ہندوستانی لوگوں کی مدد لی اوراس عظیم قلعہ میں بڑے فخر کے ساتھ ساڑی پہنی۔

کے وی آئی سی نے دہلی کے وسط میں ایک بڑا اسٹین لیس اسٹیل چرخہ میوزیم قائم کیا ہے: کناٹ پلیس میں وراثتی چرخہ میوزیم سے متصل 2.5ٹن وزنی اچھی کوالٹی کرومیم نیکل اسٹین لیس اسٹیل کا چرخہ نصب کیا گیا ہے۔ یہ چرخہ اب شہر کی وراثت بن گیا ہے۔اسٹین لیس اسٹیل سے بنایہ چرخہ بارہ فٹ اونچااور 25فٹ لمباہے۔ یہ چرخہ نئی دہلی میونسپل کارپوریشن کے تعاون سے نصب کیا گیا ہے۔

شطرنج فیڈریشن نے وردی اور کٹس کے لئے کھادی کا انتخاب کیا ہے: بین اقوامی سطح پر کھادی کوفروغ دینے اور ہندوستان کے اس وراثتی کپڑے کونوجوانوں میں مقبول بنانے کے لئے کل ہند شطرنج فیڈریشن (اے آئی سی ایف) نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام شطرنج کھلاڑی اور عملہ وردی اورکٹس کے طور پر کھادی استعمال کریں گے۔ کھادی کا استعمال بین اقوامی ٹورنامنٹوں میں بھی کیا جائے گا۔

اختتام

کھادی اصلاحات کی صحیح عکاسی کھادی اصلاحات اور ترقی پروجیکٹ (کے آر ڈی پی) کی عملدرآمد سے ہوتی ہے۔جوج 11-2010میں شروع کیا گیا تھا اور14-2013 کے درمیان اس کو 96 کروڑ روپے کی رقم مختص ہوئی تھی۔ البتہ مئی 2014 تک ایک بھی چرخہ یا کرگھا تقسیم نہیں کیا گیا تھا۔گزشتہ دو برسوں میں 323 کرگھوں کی منظوری دی گئی ہے اور 1350سے زائد فراہم کئے جاچکے ہیں۔اسی طرح 27000چرخوں کو منظوری دی گئی اور6000افراد بھی ٹرینڈ کئے گئے ہیں۔ کے وی آئی سی بنیادی سطح پر کھادی کی عظمت کو بحال کرنے اورمہاتما گاندھی کے خواب کو پورا کرنے کی پورے شدومد سے کوشش کررہی ہے۔گاندھی جی کا عقیدہ تھا کہ ہندوستان کی ترقی دیہی صنعتوں کی ترقی اور پائیداری میں مضمر ہے۔

☆☆☆

ہندوستان دودھ کی پیداوار والے ممالک میں ایک قائد کے طور پر ابھر رہا ہے: رادھا موہن

☆زراعت اور کسانوں کی بہبود کے مرکزی وزیر جناب رادھا موہن سنگھ نے کہا ھے کہ ھندوستان دودھ کی پیداوار والے ممالک کے درمیان ایک قائد ملک کی حیثیت سے ابھر رہا ھے۔ 2016–17 کے دوران، 163.7 ملین ٹن دودھ پیدا کیے گئے ھیں، جس کی قیمت 4 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ ھے۔ وزیر موصوف نے یہ بات آج موتیھاری کے سیموا پور میں منعقدہ پشو آروگیہ میلے میں لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کھی۔مرکزی وزیر زراعت نے کھا کہ بھار میں دودھ کی کل پیداوار سال 2015–16 میں 8.29 ملین میٹرک ٹن تھی جو پورے ملک کا 5.33 فیصد ھے۔ بھار میں ملک کے جانوروں کی مجموعی آبادی کا 6.67 فیصد ھے۔ لھذا، بھار میں دودھ کی پیداوار اور دودھ کی پیداواریت میں اضافے کی ضرورت ھے۔ انھوں نے کھا کہ بھار میں کوم فیڈ / سودھا دودھ جمع کرنے ، پروسیسنگ، اور مارکیٹنگ میں اھم کردار ادا کر رھا ھے۔ مرکزی وزیر زراعت نے کھا کہ ھندوستان میں دوددھ کی پیداوار ایک روایتی ذریعہ معاش رھا ھے اور اس کا زرعی معیشت سے گھرا تعلق ھے۔ اس وقت ملک میں 19 کروڑ مویشی ھیں، جو دنیا کی مجموعی آبادی کا 14 فی صد ھے۔ ان میں سے 15.1 کروڑ مقامی مویشی ھیں، جو مجموعی آبادی کا 80فیصد ھیں۔ ملک کے ڈیری کوآپریٹیووں نے کسانوں کو اپنی فروخت کا اوسطاً 75 سے 80 فیصد فراھم کیا ھے۔ بھار میں کوم فیڈ یا سودھا ، کوآپریٹو اداروں کے ذریعے کسانوں کو دودھ کی مناسب قیمت فراھم کر رھا ھے۔ اس علاقے میں، 15 ملین مرد کے مقابلے میں 75 ملین خواتین ملازم ھیں۔جناب سنگھ نے کھا کہ ھندوستان میں 30 کروڑ بھینس ھیں جو دنیا کی کل بھینسوں کی آبادی کا 18 فیصد ھیں۔ روایتی اور سائنسی علم کے ذریعے سینکڑوں سال کی محنت کے بعد ملک کی مقامی بھینسوں کے جینیاتی وسائل تیار ھوئے ھیں اور آج ھمارے پاس مویشیوں کی 40 نسلوں کے ساتھ یاک اور جیمنی کے علاوہ بھینسوں کی 13 نسلیں ھیں۔ مرکزی وزیر زراعت نے کھا کہ ملک میں مقامی جانوروں کو آب و ھوا اور ان کے پیداواری علاقے ماحولیات کے لئے خاص طور پر موزوں ھیں۔ موسمیاتی تبدیلی کم سے کم مقامی نسلوں کو متاثر کرتی ھے۔

ششر سنہا

ایم ایس ایم ای مصنوعات وخدمات

ہر ایک کے لئے یقینی بنانا

کسی شئے یا سامان کی مصنوعات سازی جہاں اہمیت کی حامل ہے، وہیں یہ امر بھی اہم ہے کہ آیا متعلقہ شئے صارف تک پہنچ پا رہی ہے یا نہیں۔ ہر ایک کو اپنا سامان منڈی تک پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بہ الفاظ دیگر ہر ایک کو منڈی تک رسائی ہوتی ہے۔لیکن آیا یہ منڈی تک رسائی آسان ہے؟

اس سوال کا جواب آسان نہیں ہے۔ آپ کسی بڑی کمپنی سے دریافت کریں تو اس کا جواب ہوگا کہ وہ منڈی تک رسائی کو یقینی بنانے کے لئے لاکھوں روپے خرچ کرتی ہیں۔ وہ منڈی تک رسائی کی منصوبہ بندی کے لئے ماہرین کی خدمات حاصل کرتی ہیں۔ یہ سب بڑے پیمانے پر سرمایہ والی کمپنیوں کے لئے زیادہ مشکل کام نہیں ہے تاہم مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز (ایم ایس ایم ای) کے بارے میں حقیقت بالکل مختلف ہے جن کے نہایت محدود وسائل ہیں۔ وہ منڈی تک رسائی کو یقینی بنانے کے لئے کیاں کریں؟ یقینی طور پر اس طرح کے تاجروں کے لئے اپنی مصنوعات کو منڈی تک پہنچانا ایک مشکل کام ہوتا ہے جہاں انہیں نہ صرف گھریلو مصنوعات بلکہ غیر ملکی مصنوعات کاروں کی مسابقت کا سامنا ہوتا ہے۔ ایسے میں ان کے لئے کیا راستہ بچتا ہے؟

اس پر تفصیل سے بات چیت سے قبل درج ذیل سوالات کا جواب تلاش کرنے ہوں گے۔

اے) ایم ایس ایم ای سے کیا مراد ہے؟

جواب: بکس ایک میں دیکھیں

بی) رجسٹرڈ ایم ایس ایم ای کی مجموعی تعداد کیا ہے؟

جواب: ملک میں رجسٹرڈ ایم ایس ایم ای کی مجموعی تعداد 6591870 ہے جن میں اسمال اسکیل انڈسٹری رجسٹریشن کے تحت 1563974، انٹر پرینور میمورنڈم کے تحت 2196902 اور ادیوگ آدھار میمورنڈم کے تحت 2830994 شامل ہیں۔

سی: معیشت میں ایم ایس ایم ای کا کیا تعاون یا شراکت ہے:

جواب: حکومت ہند کے اعداد و شمار جمع کرنے والے ادارے کے اعداد و شمار کے مرکزی دفتر (سی ایس او) میں دستیاب تفصیلات کے مطابق مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز (ایم ایس ایم ای) کی معیشت میں گراس ویلیو ایڈڈ (جی وی اے) کے اعتبار سے سال 2013-014، 2014-15 اور سال 2015-16 میں بالترتیب موجود قیمتوں کی بنیاد پر 32.26 فی صد، 31.86 فی صد اور 31.60 فی صد رہی تھی اور ملک کی مجموعی گھریلو پیداوار کی نسبت سے موجودہ قیمت کی بنیاد پر ہر سال 2013-14، 2014-15 اور 2015-16 میں بالترتیب 29.26 فی صد، 29.39 فی صد اور 28.77 فی صد رہی تھی۔

ڈی: روزگار میں ایم ایس ایم ای کا کیا تعاون رہا۔ جواب: ایم ایس ایم ای کی چوتھی کل ہند رائے شماری (جس میں حوالہ سال 2006-07 کو بنیاد بنایا گیا، جہاں سال 2009 تک کی تفصیلات اکٹھا کی گئیں اور نتائج سال 2011-12 میں شائع کئے گئے) کے مطابق اس کے ساتھ ساتھ سنٹرل اسٹیٹسٹیکل آرگنائزیشن کے زیر اہتمام اقتصادی رائے شماری 2005 کی تفصیلات کے تحت ایم ایس ایم ای سیکٹر میں روزگار کی مجموعی تعداد 8.05 کروڑ رہی۔ تاہم صنعتی ادارے، کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری (سی آئی آئی) کا تخمینہ ہے کہ ان ایم ایس ایم ای کو تقریباً بارہ کروڑ افراد کو روزگار فراہم کرنے کا اہل بنایا جانا چاہئے۔

ای: مجموعی برآمدات میں ایم ایس ایم ای کا کتنا حصہ ہے؟

جواب: تقریباً 45 فی صد۔

مذکورہ بالا حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے پورے وثوق

مضمون نگار اے بی پی نیوز میں بزنس ایڈیٹر ہیں۔ انہیں اس شعبہ میں 21 برسوں کا تجربہ ہے۔
hblshishir@gmail.com

سے کہا جاسکتا ہے کہ معیشت میں ایم ایس ایم ای کا اہم کردار ہے۔ ایم ایس ایم ای کے سائز سے قطع نظر ایم ایس ایم ای کو دیگر انٹر پرینیورز کی طرح گھریلو کے ساتھ ساتھ غیر ملکی منڈی میں رسائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسا کہ یہ اپنے محدود وسائل کے سبب منڈی تک رسائی کے لئے خود کفیل نہیں ہوتے، اس لئے ان کا اس ضمن میں مکمل انحصار حکومت کی مدد پر ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت نے متعدد اسکیمیں شروع کی ہیں جو درج ذیل ہیں تا کہ ایم ایس ایم ای اس سے استفادہ کریں اور شاید اسی لئے گھریلو اور غیر ملکی منڈیوں کے تجزیے کے لئے ایم ایس ای (مائیکرو اینڈ اسمال انٹر پرائزز) موجود ہے۔

مارکیٹنگ اسسٹنس اسکیم (ایم اے ایس):
مارکیٹنگ اسسٹنس اسکیم یعنی منڈی امداد اسکیم کا مقصد قومی اور بین اقوامی پیمانے پر منعقد ہونے والی نمائشوں/تجارتی میلوں، خریداروں اور فروخت کرنے والوں کے درمیان منعقد ہونے والی میٹنگوں، مہمات/سیمینار اور اس سے متعلق دیگر تجارتی نوعیت کی مجالس میں شرکت کے لئے ایم ایس ایم ای کی مدد کرنا ہے۔ اسے ایم ایس ایم ای کی وزارت کے ایک پبلک سیکٹر انٹر پرائز نیشنل اسمال انڈسٹریز کارپوریشن (این ایس آئی سی) کے توسط سے نافذ کیا گیا ہے۔ موجودہ وقت کی سب سے اہم ضرورت مجموعی ایم ایس ایم ای سیکٹر (بشمول سروس سیکٹر) کو امداد و تعاون فراہم کرنا ہے۔ اس ضمن میں دیہی اور مائیکرو انٹر پرائزز پر خصوصی اقدامات کے ساتھ خاص توجہ مرکوز کرنی ہوگی تا کہ اس سے درپیش چیلنجوں کو مواقع میں تبدیل کر کے انہیں مستحکم تر کیا جاسکے اور انہیں نئی بلندی عطا کی جاسکے۔ گرچہ اس اسکیم کے تحت میڈیم انٹر پرائزز کو استفادہ کرنے والوں میں شامل کیا گیا ہے، تاہم خصوصی توجہ مائیکرو اور اسمال انٹر پرائزز کی مصنوعات و خدمات کی مارکیٹنگ پر مرکوز کی گئی ہے۔ یہ انٹر پرائزز دیہی اور شہری دونوں علاقوں میں شامل ہیں۔

اسکیم کے مقاصد درج ذیل ہیں:

☆ایم ایس ایم ای کی مارکیٹنگ صلاحیت اور مسابقت میں نکھار

☆ایم ایس ایم ای کی قوت مسابقت کا اظہار ہے۔

☆تازہ ترین منڈی منظر نامے اور اس کے لئے ایم ایس ایم ای کی سرگرمیوں پر پڑنے والے اثرات سے ایم ایس ایم ای کو آگاہ کرنا۔

☆ایم ایس ایم ای کو ان کی مصنوعات و خدمات کی مارکیٹنگ کے لئے ایم ایس ایم ای کی تجارتی مجالس کے قیام کی جانکاری فراہم کرنا۔

☆ایم ایس ایم ای کو بڑے ادارہ جاتی خریداروں کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کے لئے پلیٹ فارم دستیاب کرانا۔

☆حکومت کے مختلف پروگراموں کے تئیں جانکاری و عام بیداری۔

☆مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز کی منڈی صلاحیتوں میں اضافہ۔

اس اسکیم کے تحت دستیاب سہولتوں میں این ایس آئی سی کے ذریعے غیر ممالک میں عالمی ٹکنالوجی نمائشوں کا انعقاد کرنا اور عالمی نمائشوں/تجارتی میلوں میں شرکت کرنا شامل ہیں۔ اس سے ایم ایس ایم ای کو ابھرتی ہوئی منڈیوں میں تجارت کے نئے مواقع تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ عالمی سطح پر تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ مصنوعات کو اس طرح سے صارفین کے سامنے پیش کرنے کے طریقے سے ہندوستانی ایم ایس ایم ای کو مختلف النوع ٹکنالوجیوں، مصنوعات اور خدمات سے متعارف ہونے میں مدد ملتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس سے انہیں اپنی تجارت کے فروغ کے شاندار مواقع فراہم ہوتے ہیں، مشترکہ سرمایہ کاری کی راہ ہموار ہوتی ہے، ٹکنالوجی کی منتقلی، منڈی تک رسائی کے انتظامات اور غیر ممالک میں ہندوستانی ایم ایس ایم ای کی ساکھ بحال کرنے جیسی دیگر خصوصیات ہیں۔ عالمی نمائشوں کے انعقاد کے علاوہ این ایس آئی سی منتخب عالمی نمائشوں/تجارتی میلوں میں ہندوستانی ایم ایس ایم ای کی شرکت کو بھی یقینی بناتی ہے۔ اس نوعیت کے ایونٹ میں شرکت ایم ایس ایم ای کو عالمی تجارتی اصولوں سے واقف کراتی ہے اور ان کے تجارتی مواقع بھی بڑھاتی ہے۔ اس نوعیت کے ایونٹ میں شرکت ایم ایس ایم ای کو عالمی طریقہ کار سے متعارف کراتی ہے جہاں وہ تجارتی امور پر تبادلہ خیال کرتے ہیں اور تکنیکی و تجارتی اشتراک سے متعلق معاہدے تیار کرتے ہیں۔

ریوائزڈ مارکیٹنگ اسسٹنس اینڈ ٹکنالوجی اپ گریڈیشن (ایم اے ٹی یو) اسکیم

گھریلو منڈی

اس زمرے کے تحت ریاستی/ضلع سطح پر منعقد ہونے والی مقامی نمائشوں/تجارتی میلوں میں شرکت کے لئے مالی اعانت فراہم کی جاتی ہے۔ اس اسکیم میں درج ذیل سرگرمیاں شامل ہیں:۔

☆مصنوعات ساز ایم ایس ای کو گھریلو/غیر ملکی منڈی تک رسائی اور مقام بنانے کے لئے ان کی کوششوں کی حوصلہ افزائی کرنا۔

☆قومی/بین اقوامی منڈی میں مصنوعات کی منڈی صلاحیت میں اضافہ کے لئے مصنوعات پر بارکوڈ اختیار کرنے میں ایم ایس ای کے ساتھ معاونت۔

☆منڈی رابطوں بالخصوص ایم ایس ای کے لئے عوامی وصولی پالیسی کے تناظر میں مکمل جانکاری۔

ایم ایس ایم ای میں بین اقوامی اور قومی ورکشاپ/سیمینار برائے مارکیٹنگ/پیکیجنگ/ایم ایس ایم ای کے تعلق سے دیگر امور پر انعقاد کے ذریعے مارکیٹنگ میں پیکیجنگ کی اہمیت، تازہ ترین پیکیجنگ ٹکنالوجی، درآمدات، برآمدات پالیسی اور طریقہ کار اور عالمی تجارت وغیرہ میں تازہ ترین پیش رفت کے بارے میں ایم ایس ایم ای کو باشعور بنانا اور عام بیداری قائم کرنا۔

اس اسکیم کے تحت مالی اعانت کے استفادہ کے لئے ایم ایس ای کو حکومت کے ساتھ رجسٹریشن کرنا لازمی ہے۔ اس اسکیم کے نفاذ کی مکمل ذمہ داری ایم ایس ایم ای ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ (ایم ایس ایم ای۔ڈی آئی) پر ہے۔ ایک کمیٹی گھریلو تجارتی میلوں/نمائشوں کا انتخاب کرتی ہے جن میں ایم ایس ای شرکت کرسکتے ہیں۔ یہ کمیٹی ایم ایس ایم ای چیرمین کی ڈائریکٹر کے طور پر قیادت میں اپنے اعلی افسران اور منسٹری ایسوسی ایشن کے عہدیداروں کے ممبران کے طور پر کام کرتی ہے۔ یہ کمیٹی گھریلو میلوں/نمائشوں کی فہرست تیار کرنے کے بعد اس کی حتمی منظوری حاصل کرنے کے لئے ڈیولپمنٹ کمشنر یا (ڈی۔ایم ایس ایم ای) کے دفتر بھیجتی ہے۔ ایک ایم ایس ایم ای۔ڈی آئی کسی منظور شدہ میلے/نمائش میں شرکت کے لئے زیادہ سے زیادہ اس مائیکرو/اسمال انٹرپرینورز کے لئے سفارش کرسکتا ہے۔ شرکت کی پیش کش پہلے آؤ پہلے پاؤ کی بنیاد پر کی جائے گی۔ جیسا کہ کسی تجارتی میلے/نمائش میں ایم اایس ایم ای ڈی آئی کے ایک سے زیادہ پیش کش کے توسط سے ایم ایس ای کی شرکت ہوسکتی ہے تو اس ضمن میں ایم ایس ای کی شرکت کی حتمی منظوری ڈی سی ایم ایس ایم ای کے ذریعے دی جائے گی اور ایم ایس ای کی زیادہ سے زیادہ شرکت کے ضمن میں فیصلہ ایم ایس ای سیکٹر کے تئیں اپونٹ کی افادیت اور سائز کی بنیاد پر کرلیا جائے گا۔

ایم ایس ای کے لئے مالی اعانت

جگہ کا کرایہ: عام زمرے کی یونٹوں کے لئے جگہ کے قابل ادا کرایہ کا 80فی صد اور شیڈیول کاسٹ/شیڈیول ٹرائب) خواتین/این ای آر/پی ایچ یونٹوں کے لئے 100فی صد جو کہ 20,000روپے تک محدود ہے یا پھر اصل کرایہ میں سے جو بھی کم ہو۔

متبادل: یونٹوں کے تمام زمرے کے اخراجات کے لئے متبادل اخراجات کا 100فی صد بہ اعتبار زیادہ سے زیادہ (بشمول 10000روپے)۔ یا اصل اخراجات۔ ان میں سے جو بھی کم ہو۔

انٹر پرینور کو ایک سال میں زیادہ سے زیادہ2 (دو) اپونٹ کے لئے اسکیم کے تحت ادائیگی کی اجازت ہوگی۔ اس ضمن میں مالی اعانت کی مقدار زبادہ سے زیادہ 10لاکھ روپے فی اپونٹ تک محدود ہوگی۔

عالمی منڈی

اس اسکیم کا یہ بھی مقصد ہے کہ مصنوعات سازی کے زمرے میں مائیکرو اینڈ اسمال انٹرپرائزز (ایم ایس ای) کی ان کی عالمی منڈی تک رسائی اور ایک مقام بنانے کی کوششوں کے لئے ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ یہاں بھی اس اسکیم کا نفاذ ایم ایس ایم ای ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ عالمی تجارتی میلوں/نمائشوں کے بارے میں حتمی فیصلہ ڈی سی (ایم ایس ایم ای) کے دفتر کے ذریعے کیا جائے گا۔ کسی بھی ایم ایس ای کو اپنی شرکت کے لئے کم سے کم دو مہینے قبل مجوزہ درخواست فارم میں درخواست دینی ہوگی۔ شرکت کی پیش کش پہلے آؤ پہلے پاؤ کی بنیاد پر کی جائے گی۔ عالمی تجارتی میلوں/نمائشوں میں شرکت کے لئے مصنوعات کا معیاری ہونا اہم ہوگا۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ان یونٹوں کو ترجیح حاصل ہوگی جو آئی ایس او9000/14000سرٹی فیکٹ کی حامل ہوں گی۔ پہلے ایک پینل شرکت کی خواہش مند یونٹوں کی تعداد کم کرے گا۔ بعد میں ڈی سی (ایم ایس ایم ای) کے دفتر سے منظوری دی جائے گی۔

مالی اعانت منتخب ایم ایس ای کو دی جائے گی۔

جگہ کا کرایہ: عام زمرے کی یونٹوں کے لئے جگہ کے قابل ادا کرائے کا 80فی صد جب کہ ایس سی/ایس ٹی/خواتین/این ای آر یونٹوں کے لئے 100فی صد اصل کرایہ ان میں سے جو بھی کم ہو (شرکت کرنے والی ہر انٹرپرائز سے ایک نمائندے کے لئے)

ایم ایس ای کو عالمی تجارتی میلوں/نمائشوں میں شرکت کے لئے اس اسکیم کے تحت ایک مالی سال کے دوران صرف ایک مرتبہ استفادہ کرنے اور اس ضمن میں ہونے والے اخراجات کی ادائیگی کے لئے اجازت ہوگی۔ علاوہ ازیں کسی مالی سال کے دوران کسی ایک نمائندے کو ایک سے زیادہ ایم ایس ای کی نمائندگی کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس ضمن میں مالی اعانت کی مقدار فی یونٹ کے لئے زیادہ سے زیادہ 25لاکھ روپے تک محدود ہوگی۔

مارکیٹنگ/پبلک پروکیورمنٹ/پیکیجنگ سے متعلق

ورکشاپ/سیمینار: اس طرح کی تقریبات نئی مارکیٹنگ تکنیک کے فروغ کے لئے منعقد کی جاتی ہیں جن میں تیزی کے ساتھ چلن میں آنے والی گلوبل مارکیٹنگ/اختراعی مصنوعات و خدمات کے رجحان شامل ہیں۔ علاوہ ازیں وصولیابی کا تجزیہ اور ایم ایس ایم ای سیکٹر سے متعلق امور بھی شامل ہیں۔ ایم ایس ایم ای ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ کو اس طرح کی تقریبات منعقد کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔

بارکوڈ حاصل کرنے پر ادائیگی

بارکوڈ ایک ایسی مشین ہوتی ہے جس کی مدد سے کسی مصنوعات پر مختلف عریض کی متوازی لائنوں میں چھپے ایک خاکے اور ہندسوں کی شکل میں کوڈ کو پڑھا جاتا ہے اور مصنوعات کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ اس طرح کے نظام سے تجارت اور تنظیم کو ایک کمپیوٹر سافٹ ویئر سسٹم میں مرکزی مینجمنٹ کے لئے مصنوعات کو تلاش کرنے، قیمتیں

اور ذخیرہ کی سطح معلوم کرنے میں مدد ملتی ہے جس سے پیداوار میں ایک معلوم سطح تک اضافے اور مہارت میں سدھار کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ حکومت نے اس اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ایم ایس ایم ای ڈیپارٹمنٹ انسٹی ٹیوٹ کی توسط سے مائیکرو اینڈ اسمال انٹرپرائزز (ایم ایس ای) کو ان مارکیٹنگ مسابقت کو نکھارنے کے لئے مالی اعانت فراہم کی ہے۔ اس اسکیم کے تحت ایک مرتبہ رجسٹریشن فیس ادا کرنے والے 75 فی صد سالانہ ریکرنگ فیس (برائے پہلے تین سال) ادا کرنے والے ایم ایس ای کو واپس ادائیگی کی گئی۔ وزارت برائے تجارت و صنعت، حکومت ہند کے تحت ایک خود مختار ادارے جی ایس آئی انڈیا سے پہلے ای اے این انڈیا کے نام سے جانا جاتا ہے، اس کو بارکوڈ کے استعمال کے لئے رجسٹریشن دینے کا اختیار دیا گیا۔

وینڈر ڈیولپمنٹ پروگرام (وی ڈی پی)

یہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں تجارت کو فروغ دینے کے لئے فروخت کرنے والوں اور خریداروں کو ایک ساتھ جمع کیا جاتا ہے۔ اس طرح کے ایونٹ ایم ایس ایم ای ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ (ایم ایس ایم ای۔ ڈی آئی) جو کہ ملک کے ہر مقام پر قائم کئے گئے ہیں اور جنہیں تجارت کے ساتھ ساتھ سیلنگ آرگنائزیشن کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر لانے کے لئے قائم کیا گیا ہے، کے ذریعے بائیر آرگنائزیشن کی بڑھتی مانگ کی نشاندہی کے پیش نظر مربوط کیا گیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ چھوٹے پیمانے کے انٹرپرینیور اور ان کی صنعتی شراکت کی اہلیت کے مظاہرے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ جو پروگرام تمام متعلقین کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئے ہیں جنھوں بائیر آرگنائزیشن کے ذریعے مناسب انٹرپرینیور کو قائم کرنے میں مدد فراہم کی ہے جن میں بائیر آرگنائزیشن میں پبلک سیکٹر انٹرپرائزز، دفاع کی مختلف شاخوں، ریلویز اور دیگر گھریلو یونٹیں شامل ہیں۔ یہ وہ یونٹیں ہیں جنھیں زیادہ لاگت پر درآمد کر کے قائم کیا گیا ہے۔

ایم ایس ایم ای ڈیولپمنٹ کے ذریعے منعقد ہونے والے وی ڈی پی کی دو اقسام ہیں۔ ایک قومی سطح اور دوسری ریاستی سطح کی، قومی سطح کی وی ڈی پی تین روزہ مدت کے لئے بڑی کمپنیوں بالخصوص سینٹرل پبلک سیکٹر انڈرٹیکنگ کے ساتھ رابطے کے مواقع فراہم کرنے کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔ اس طرح کے ربط سے ایم ایس ایم ای کو بڑی کمپنیوں کے لئے وینڈر بننے میں مدد ملتی ہے۔ ریاستی سطح کے وی ڈی پی پروگرام میں سرگرم صرف ایک یا دو خریدار آرگنائزیشن کی بڑی کمپنیاں شرکت کرتی ہیں اور فروخت کرنے والوں اور خریداروں کی میٹنگ میں ایم ایس ایم ای کے ساتھ رابطہ قائم کرتی ہیں۔

مارکیٹنگ ڈیولپمنٹ اسٹنس (ایم ڈی اے): اس

بکس1: مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز کی تشریح

مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز ڈیولپمنٹ ایکٹ 2006 کے مطابق ایم ایس ایم ای کو دو گروپوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے

مینوفیکچرنگ انٹرپرائزز	سروس انٹرپرائزز
ایسی انٹرپرائزز جو اشیاء اور مصنوعات کے شعبے میں یا مشینری اور پلانٹ کے زمرے میں ہیں یا اس مرحلے میں مہارت کے زمرے میں ہیں۔ مینوفیکچرنگ انٹرپرائزز کی پلانٹ اور مشنری میں سرمایہ کاری کے تعلق سے تشریح کی گئی ہے	ایسی انٹرپرائزز جو خدمات کی انجام دہی یا فراہمی کے زمرے میں مصروف ہیں اور جن کی آلات میں سرمایہ کاری کے تعلق سے تشریح کی جاتی ہے۔

انٹرپرائزز	آلات میں سرمایہ کاری	انٹرپرائزز	پلانٹ و مشینری میں سرمایہ کاری
مائیکرو	10 کروڑ روپے تک	مائیکرو	25 لاکھ روپے تک
اسمال	10 لاکھ روپے تک	اسمال	25 لاکھ تا 5 کروڑ روپے تک
میڈیم	2 کروڑ روپے تا 5 کروڑ روپے تک	میڈیم	5 کروڑ روپے تا 10 کروڑ روپے

ٹیبل1: ایم ایس ای سے وصولیابی

(سی پی ایس ای کے ذریعے رپورٹ کی گئی/ روپے کروڑ میں)

سال	مجموعی وصولی	ایم ایس ای سے وصولی (بشمول درج فہرست ذات وقبائل ملکیت والے ایم ایس ایم ای
2014-15 (33 سی پی ایس یو)	1766.86	15300.57
2015-16 (166 سی پی ایس یو)	134848.14	18246.15
2016-17 (60 پی ایس یو)	55291.64	13288.96

اسکیم کا مقصد اسمال اینڈ مائیکرو برآمدات کاروں کو ان کی غیر ملکی منڈیوں تک رسائی اور مقام بنانے کی کوششوں میں تعاون دینا ہے۔ اس کے علاوہ اس اسکیم کے تحت مقاصد میں اسمال/ مائیکرو مینوفیکچرنگ انٹر پرائزز کی برآمدات کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ عالمی تجارتی میلوں/نمائشوں میں ایم ایس ایم ای انڈیا کے اسٹال کے تحت اسمال/ مائیکرو مینوفیکچرنگ انٹر پرائزز کے نمائندوں کی شرکت میں اضافہ کرنا بھی شامل ہے۔ یہ اسکیم اس کے ساتھ ساتھ بارکوڈنگ کو بڑے پیمانے پر اختیار کرنے کی مساعی کو مقبول بنانا ہے۔

اسکیم کے تحت مالی اعانت

☆ ایم ایس ایم ای انڈیا اسٹال کے تحت عالمی تجارتی میلوں/نمائشوں مینوفیکچرنگ اسمال اینڈ مائیکرو انٹر پرائزز کے ذریعے شرکت۔

☆انڈسٹری ایسوسی ایشن/ ایکسپورٹ پروموشن کونسل/ فیڈریشن آف انڈیا ایکسپورٹ آرگنائزیشن کے ذریعے سیکٹر کی خاصیت پر منڈی مطالعات

☆ایس ایس آئی ایسوسی ایشن کے ذریعے اینٹی ڈمپنگ کیسز کی شروعات اور پیروی اور

☆بارکوڈنگ پر ہونے والی مالی اخراجات کی ادائیگی

ترجیحی وصولیابی کے توسط سے منڈی کی دستیابی: حکومت ہند نے مائیکرو اینڈ اسمال انٹر پرائزز (ایم ایس ای) آرڈر۔ 2012 کے لئے سرکاری وصولی پالیسی متعارف کی ہے جو تمام مرکزی وزارتوں، محکموں، سنٹرل پبلک سیکٹر انٹر پرائزز (سی پی ایس ای) پر قابل اطلاق ہیں اور یکم اپریل 2012 سے قابل نفاذ ہے۔ اس پالیسی کے تحت مرکزی حکومت کی ہر وزارت، محکمے اور پبلک سیکٹر انڈرٹیکنگ کو اشیاء اور خدمات کی سالانہ بنیاد پر کم سے کم 20 فی صد مائیکرو اینڈ اسمال انٹر پرائزز (ایم ایس ای) سے حاصل کرنا ہوں گی۔ اس 20 فی صد میں سیس چار فی صد کی وصولیابی درج فہرست وقبائل زمرے سے لازمی ہے (سی پی ایس ای کے ذریعے وصولیابی کے لئے ٹیبل ایک دیکھیں)۔

بہتر منڈی رسائی کے لئے معیار کو یقینی بنانا: اب سب سے بڑا معاملہ یہ ہے کہ آیا ایم ایس ایم ای کے ذریعے فراہم کی جانے والی اشیاء وخدمات کی بنیادی جانچ میں پاس ہوسکتی ہیں۔ بلاشبہ ایم ایس ایم ای بڑے صنعتی گھرانوں کی مانند معیار کے طریقہ کار اختیار نہیں کرسکتیں۔ اس کے باوجود وہ ان سے مقابلہ کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں انہیں برآمدات کی منڈی میں کثیر ملکی کمپنیوں (ایم این سی) کی مسابقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کا طریقہ کار کیا ہے؟ جواب ہے زیڈ ای ڈی۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے یوم آزادی کے اپنے خطاب میں خود زیڈ ای ڈی کی تشریح کی ہے۔

''ہمیں یقینی طور پر اپنی مصنوعات اس طرح سے تیار کرنی چاہئے کہ جو ملکی طور پر نقص سے پاک ہو اور ہماری برآمد کی گئی اشیا نقص کی وجہ سے کبھی واپس نہ آئیں۔ ہمیں اپنی اشیاء اس مہارت سے تیار کرنی چاہئے جس کے ماحولیات پر منفی اثرات مرتب نہ ہوں''۔

حکومت نے مصنوعات سازی میں مصرف ایم ایس ایم ای کے لئے زیرو ڈیفکٹ اینڈ زیرو ایفکٹ کو یقینی بنانے کے مقصد سے مالی اعانت کے لئے ایک اسکیم شروع کی ہے۔ اس اسکیم کے مقاصد درج ذیل ہیں:

☆ایم ایس ایم ای میں زیرو ڈیفکٹ مینوفیکچرنگ کے لئے ایک نظام ارضیات کا قیام

☆کوالٹی ٹولز/سسٹم اور انرجی ایفی شی اینٹ مینوفیکچرنگ کو فروغ۔

☆ایم ایس ایم ای کو معیاری اشیاء کی مصنوعات سازی کا اہل بنانا۔

☆پیداوار اور طریقہ کار کے کوالٹی اسٹینڈرڈ میں مسلسل سدھار کے لئے ایم ایس ایم ای کی حوصلہ افزائی کرنا۔

☆نقائص سے پاک طریقہ کار اور ماحولیات پر منفی اثرات کے بغیر طریقہ کار کو اختیار کرنے کے لئے ڈرائیو مینوفیکچرنگ۔

☆میک ان انڈیا مہم کو فروغ

☆زیڈ ای ڈی مینوفیکچرنگ اور سرٹی فیکس کے شعبے میں ماہر عملہ تیار کرنا۔

زیڈ ای ڈی میچوریٹی ایسس مینٹ ماڈل کے تحت زیڈ ای ڈی ریٹنگ کے لئے 50 پیرائزز اور زیڈ ای ڈی ڈفینس ریٹنگ کے لئے اضافی 25 پرائزز ہیں۔ ایم ایس ایم ای کو زیڈ ای ڈی سرٹیفیکس کی انجام دہی کے لئے مختلف سرگرمیوں اور کارروائیوں کو انجام دینے کے لئے مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔ زیڈ ای ڈی سرٹی فیکس میں اسسمنٹ، دفاعی زاویہ سے ریٹنگ، ایڈیشنل ریٹنگ، گیپ انالائزس، ہنڈ ہولڈنگ، مشاورت، تجزیہ نو/ ازسر نو ریٹنگ کے ذریعے ایم ایس ایم ای کی ریٹنگ میں سدھار کے لئے مشاورت شامل ہیں۔

اس اسکیم کے تحت 22222 ایم ایس ایم ای کی زیڈ ای ڈی میچورٹی اسسمنٹ ماڈل کے تحت ریٹنگ کی جائے گی اور سرٹی فیکیشن کیا جائے گا۔ زیڈ ای ڈی ڈیفنس ماڈل کے تحت 5000 ایم ایس ایم ای کی ریٹنگ اور سرٹی فیکیشن کیا جائے گا۔ 7368 ایم ایس ایم ای کی ریٹنگ وغیرہ میں سدھار کے لئے گیپ انالائزس، ہینڈ ہولڈنگ مشاورت کے لئے اعانت کی جائے گی۔ اس پروجیکٹ کی مجموعی لاگت 491.00 کروڑ روپے ہے (جس میں حکومت کا تعاون 365 کروڑ روپے ہے جب کہ استفادہ کرنے والے ایم ایس ایم ای کا حصہ 126.00 کروڑ روپے ہے) زیڈ ای ڈی کے نفاذ کے لئے کوالٹی کونسل آف انڈیا (کیو سی آئی) کو قومی نگراں و نفاذ کی ذمہ دار یونٹ بنایا گیا ہے۔ اب تک زیڈ ای ڈی سرٹی فیکیشن کے لئے 3200 ایم ایس ایم ای رجسٹرڈ کر چکے ہیں۔

ان تمام اسکیموں میں سب سے بہترین بات یہ ہے کہ ان میں زمرہ جاتی موضوع پر خاص توجہ دی گئی ہے جس سے نہ صرف مصنوعات کی فروخت میں مدد ملی بلکہ روزگار کے متعدد مواقع دستیاب ہوئے۔ مثال کے طور پر کھادی و ولیج اینڈ انڈسٹریز کمیشن میں مارکیٹنگ ڈیولپمنٹ اسکیم کے تحت 341 کروڑ روپے فراہم کئے گئے۔ ایسی توقع کی جارہی ہے کہ مالی سال 17-2016 کے دوران کھادی کی پیداوار میں 1300 کروڑ روپے سے زیادہ اور اس کی فروخت میں 1800 کروڑ روپے کا اضافہ ہوگا۔ ان تمام سے 19.5 لاکھ افراد کے لئے روزگار کا تخمینہ ہے۔

بلاشبہ مارکیٹ میں رسائی کو اہمیت حاصل ہے تاہم ایم ایس ایم ای کے لئے اس کی تشریح لازمی ہے تاکہ ان کے پاس تیزی سے بدلتے ہوئے تجارتی ماحول کے ساتھ اپنے آپ کو ہم آہنگ کرنے کے لئے وافر مقدار میں سرمایہ ہو۔ سال 2015 میں مودی حکومت نے مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز ڈیولپمنٹ (ایم ایس ایم ای ڈی) ایکٹ 2006 کو پارلیمنٹ میں ترمیم کے لئے پیش کیا تھا۔ ایم ایس ایم ای ڈی ایکٹ کے تحت موجودہ حد تقریباً 11 برس قبل طے کی گئی تھی۔ اس کے بعد سے قیمتوں کے عدد اشاریہ اور ان پٹ کی لاگت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تجارتی ماحول میں بڑے پیمانے پر تبدیلی واقع ہوئی ہے جہاں ایم ایس ایم ای کی بڑی تعداد گھریلو اور عالمی ویلیو چین سے کا حصہ بن گئے ہیں۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ مائیکرو یونٹوں کے لئے سرمایہ کاری کی حد 25 لاکھ سے بڑھا کر 50 لاکھ روپے، اسمال یونٹوں کے لئے موجودہ حد 25 لاکھ تا 5 کروڑ روپے سے بڑھا کر 50 لاکھ تا 10 کروڑ روپے اور میڈیم کے لئے 10 کروڑ تا 30 کروڑ حد ہوگی (موجودہ حد 5 تا 10 کروڑ روپے ہے)۔ یہ تمام مینوفیکچرنگ میں مصروف ایم ایس ایم ای کے لئے ہیں۔

اسی طرح سے اگر ایم ایس ایم ای خدمات کے زمرے سے وابستہ ہیں تو آلات میں سرمایہ کاری کی نئی حد مائیکرو کے لئے 20 لاکھ روپے ہوگی (موجودہ حد 10 لاکھ روپے ہے) اسمال کے لئے 25 لاکھ تا 5 کروڑ روپے ہوگی (موجودہ حد 10 لاکھ تا 2 کروڑ روپے) اور میڈیم انٹرپرائزز کے لئے فی صد کروڑ تا 15 کروڑ ہے (موجودہ حد دو تا پانچ کروڑ ہے)۔

یہ بل پارلیمنٹ میں زیر التوا ہے، اس لئے ایم ایس ایم ای کو تقویت فراہم کرنے کے لئے بل کی جلد از جلد منظوری ضروری ہے۔ نظرثانی کے ساتھ ساتھ مختلف مارکیٹ اسکیموں سے ایم ایس ایم ای کو نئی اونچائی حاصل ہوگی۔

☆☆☆

کیرالہ ہائی کورٹ کی ڈائمنڈ جوبلی کی اختتامی تقریب سے صدر جمہوریہ کا خطاب

☆ صدر جمہوریہ جناب رامناتھ کووند نے (28 اکتوبر 2017) کوچی میں کیرالہ ہائی کورٹ کی ڈائمنڈ جوبلی کی اختتامی تقریب سے خطاب کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ کیرالہ ہائی کورٹ لوگوں کے حقوق اور شہری آزادی کے تئیں حساسیت کے لیے مشہور ہے۔ اس ہائی کورٹ کے فیصلے نے ملک میں شہری آزادی اور جمہوریت کی روایات کو مستحکم کرنے میں اہم خدمات انجام دی ہے۔ یہ ہائی کورٹ ماحولیات اور ماحولیاتی معیار کو فروغ دینے میں پیش پیش رہا ہے۔ اس نے عوامی مقامات پر سگریٹ نوشی پر پابندی عائد کرنے اور لوگوں کو صاف ستھری ہوا اور پانی نیز صحت مند ماحول فراہم کرنے کے حق سمیت بہت ہی اہم فیصلے دیے ہیں۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ عدلیہ ہندوستان کا سب سے اہم قابل احترام اداروں میں سے ایک ہے۔ اس کی بیباکی اور آزادانہ عمل نیز اس کی حیثیت نے جمہوری دنیا میں ہندوستان کی معتبریت کو فروغ دیا ہے۔ ہر ہندوستانی کو عدلیہ پر فخر ہے اور اس کے فیصلے اور اقدار کے تئیں اس کی عہد بستگی کو قابل احترام گردانتا ہے۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ انصاف کی فراہمی میں تاخیر ہمارے ملک تشویش کا باعث ہے۔ ہمارے معاشرہ کے نہایت غریب اور محروم لوگوں کو اکثر دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہمیں مقدمات کے جلد از جلد نپٹارے کو یقینی بنانے کے لیے طریقہ کار تلاش کرنا ہوگا۔ ہم سبھی ایسے اپروچ اختیار کر سکتے ہیں جس سے التواء کو ہنگامی صورت میں قابل استثناء بنایا جائے نہ کہ عدالتی کارروائیوں کو مزید موثر کرنے کی حکمت عملی اختیار کی جائے۔

☆☆☆

ڈاکٹر اشونی مہاجن

چھوٹے انٹرپرائزز:

مثبت اور حوصلہ افزا ماحول کی ضرورت

ہندوستانی معیشت میں چھوٹے کاروباری اداروں کو ہمیشہ ایک اہم مقام حاصل ہے، اس کی وجہ چاہے پیداوار ہو، روزگار ہو یا پھر برآمدات۔ یہی نہیں یہ مساویانہ ترقی اور لامرکزیت کے ذرائع ہیں۔ اس لیے اقتصادی پالیسی میں چھوٹے کاروباروں کے تحفظ کا دھیان رکھا جانا چاہیے۔ تاہم، دو دہائیوں سے زائد عرصے سے، یہ شعبہ سنگین بحران کا شکار ہے۔ بڑی تعداد میں چھوٹے اداروں کے بند ہونے سے نہ صرف یہ کہ روزگار کے مواقع پیدا نہ ہونے کا مسئلہ سامنے آیا ہے بلکہ اس سے معیشت کی ترقی اور فروغ کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے۔

آزادی اور گلوبلائزیشن کا اثر: آزادی کے بعد اپنائی جانے والی صنعتی پالیسی نے بڑے پیمانے پر نجی صنعتوں پر مختلف پابندیاں عائد کردی ہیں۔ اور اس وقت صنعتی پالیسی 'لائسنس اور کوٹہ راج' کے مترادف بن گئی ہے۔ موجودہ صنعتوں نے اس پالیسی کے ساتھ رہنے کا فن سیکھ لیا ہے جبکہ اسی پالیسی نے نئے تاجروں کے لئے رکاوٹیں پیدا کی ہیں۔

اب تک جہاں تک چھوٹے پیمانے پر صنعتوں کا تعلق تھا، اس پالیسی نے ایس ایس آئیز (چھوٹے پیمانے کی صنعتوں) کو صارفین کے سامان کے شعبے میں کام کرنے کی اجازت دی اور ایس ایس آئیز کے لئے بھی بہت سی اشیاء محفوظ کی گئی ہیں۔ 1991 میں نئی اقتصادی پالیسی کی آمد سے قبل، چھوٹے پیمانے پر موجود شعبوں میں پیداوار کے لئے 812 اشیاء محفوظ کی گئی تھیں۔ نئی اقتصادی پالیسی (NEP) نے بدقسمتی سے اس ریزویشن کی پالیسی کو ختم کردیا۔ اسی طرح، چھوٹی صنعتوں کو حکومت کی خریداری میں بھی ترجیح دی گئی ہے، قیمت اور خریداری دونوں کے لحاظ سے۔ آہستہ آہستہ ایس ایس آئی کو ملنے والی ان رعایتوں کو مقابلہ جاتی فروغ کے نام پر ختم کردیا گیا۔ یہ کہا گیا تھا کہ ایس ایس آئی کے لئے ریزرویشن کی پالیسی ٹکنالوجی کی ترقی کے آڑے آتی ہے اور مقابلہ جاتی ماحول کو ختم کردیتی ہے۔ کہا گیا کہ تحفظ ناکامی کا سبب بنتا ہے اور اس سے ملک بین الاقوامی مقابلے کا سامنا نہیں کرے گا۔ یہ دلیل دی گئی کہ اگر ہم چھوٹے پیمانے پر صنعتوں سمیت گھریلو صنعت کا تحفظ جاری رکھیں تو غیر ملکی سرمایہ کاروں کی حوصلہ افزائی نہیں کی جائے گی اور صارفین کے انتخاب کو بھی نقصان پہنچے گا۔ این ای پی کے دلائل نے ایس ایس ایز کی ملازمت، لامرکزیت اور مساوات کے حقائق کو پیچھے ڈھکیل دیا۔

گلوبلائزیشن کے دور میں کھلی درآمدات کی پالیسی سے ہمیں مختلف قسم کے سامان اور کبھی کبھی ٹکنالوجی حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے، لیکن لاکھوں چھوٹے اداروں کو بند کرنے کی قیمت چکا کر، جو باقی دنیا سے سخت مقابلہ نہیں کرسکتے تھے۔ اگرچہ، آٹوموبائل جیسے کچھ شعبوں میں، ہم چھوٹے پیمانے پر یونٹس میں کچھ ترقی دیکھتے ہیں؛ تاہم، چھوٹے پیمانے پر چلنے والے شعبوں میں عام طور پر خاتمے کی جانب رواں ہونے کا رجحان ہے اور وہ چین سے بہت زیادہ درآمد ہونے کی وجہ سے ہے۔ چین سے کھلونا، بجلی کا سامان، موبائل، کمپیوٹر اور دیگر برقی سامان، پراجیکٹ سامان، پاور پلانٹس وغیرہ کے بھاری درآمدات کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ ملک پر غیر ملکی کرنسی کی ادائیگی کا بڑا بوجھ بنتا ہے بلکہ بڑے پیمانے پر بے روزگاری کی وجہ سے ہماری صنعت اور کاروبار بھی تباہ ہوا ہے۔

میک ان انڈیا کو کس طرح فروغ دیا جائے؟: اگرچہ، چین کی طرف سے ڈمپنگ اور بھارت کے چھوٹے پیمانے کے شعبے پر اس کے برے اثرات کے بارے میں کوئی بھی شبہ نہیں ہے، یہ سمجھنا بھی اتنا ہی ضروری ہے کہ چین کی سرکار چین میں انڈسٹری کی ترقی اور صنعت کی ترقی کے لئے سب سے زیادہ سازگار ماحول فراہم کرتی ہے؛ اور اس نے چین کو دنیا کے

مصنف کالم نگار اور سودیشی جاگرن منچ کے نیشنل کو-کنوینر ھیں۔
ashwanimahajan@rediffmail.com

مینوفیکچرنگ مرکز کے طور پر تبدیل کر دیا ہے۔

بھارت میں مہنگی بجلی، پرانے مزدور قوانین، پیچیدہ ٹیکس سسٹم، ٹیکس کی زیادہ سے زیادہ شرح، مالیات حاصل کرنے میں دشواری، بنیادی ڈھانچے کی کمی، انٹرپرائز کے آغاز کو روکنے والے قوانین، انسپکٹر راج اور خراب ماحول کے قوانین کچھ ایسے مسائل ہیں جو چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے شعبے کی ترقی کی راہ میں آڑے آتے ہیں۔ اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مسائل نہ صرف یہ کہ درآمدات سے غیر مساویانہ مسابقت کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، بلکہ پریشانیوں کا ایک سلسلہ ہے جن کا سامنا انٹرپرائز کے آغاز سے پیداوار کی مارکیٹنگ تک کرنا پڑتا ہے۔

الگ الگ لیبر قوانین کی ضرورت: کوئی بھی شخص مزدور کی حفاظت اور فلاح و بہبود کی اہمیت کو مسترد نہیں کرے گا۔ اس لیے، 'ملازم رکھنے اور نکالنے' کی غیر منصفانہ پالیسی اچھی نہیں ہے اور کارکنوں کے مفادات کے تحفظ کی ضرورت ہے۔ تاہم، کوئی شخص ایک بڑے اور چھوٹے انٹرپرائز کے لئے ایک ہی قانون کو جائز نہیں ٹھہرا سکتا۔ منظرنامہ اب تبدیل ہو گیا ہے اور پیچیدہ لیبر قوانین کی وجہ سے چھوٹی صنعتیں باقاعدہ مزدور بحال کرنے کی بجائے، کنٹریکٹ والے مزدوروں کی جانب بڑھ رہی ہیں۔ کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ملازموں کا بچولیوں کے ذریعے استحصال ہوتا ہے اور صنعت کاروں اور مزدوروں کے درمیان کا اصل رشتہ مفقود ہو جاتا ہے جو کاروباریوں اور کارکنوں دونوں کی فلاح و بہبود کو متاثر کرتا ہے۔ اس مسئلہ کو دیکھ کر، دوسری لیبر کمیشن نے چھوٹے اداروں کے لئے علیحدہ قوانین کو نافذ کرنے کے لئے ایک اہم سفارش پیش کی۔ مزدور تنظیموں نے بھی اس طرح کے پہل کی تعریف کی۔ کچھ عرصے پہلے 'مائیکرو، چھوٹے اور میڈیم انٹرپرائز بل' نام سے ایک بل تیار کیا گیا تھا۔ تاہم، چھوٹے اداروں کے لئے علیحدہ مزدور قوانین کی ضرورت ہے۔

فائنانس: بینک اور دیگر مالیاتی ادارے چھوٹے اداروں کو قرض دینا خطرناک تصور کرتے ہیں۔ اس سوچ میں شاید ہی کوئی حقیقت ہو، کیونکہ بڑے قرضے کی خرابی کے نتیجے میں بینکوں کو بحران کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بینکوں کے اس غیر حقیقی تصورات کی وجہ سے وہ چھوٹے کاروباری اداروں کو قرض دینے سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، چھوٹے کاروباری اداروں کو زیادہ سود کی شرح پر قرض ملتا ہے، جبکہ بڑے قرض دہندہ زیادہ سستے شرحوں پر اور زیادہ آسان شرائط پر قرض لے جاتے ہیں۔

موجودہ حکومت کے اقتدار سنبھالنے کے بعد، چھوٹے اور مائیکرو اداروں کو مائیکرو یونٹس ڈویلپمنٹ اینڈ ریفائننس ایجنسی (MUDRA)، اسٹارٹ اپس اسکیم وغیرہ کے ذریعہ، سہولت دینے کی کوشش کی۔ اب تک مدرا اسکیم کے تحت 3.9 لاکھ کروڑ روپے کی ادائیگی کی گئی ہے. اور اس سے نہ صرف یہ کہ 9.3 کروڑ مدرا اسکیم کے صارفین کو فائدہ ہوا ہے بلکہ انہوں نے روزگار کے بھی بہت سے مواقع پیدا کیے ہیں۔

بہت زیادہ درآمد اور ڈمپنگ پر پابندی: اگرچہ غیر ملکی تجارت موجودہ دنوں میں ایک عام رجحان ہے، تاہم، یہ چھوٹے ادارے کی پریشانی کا ایک بڑا سبب بن گیا ہے۔ اس کی وجہ بعض غیر ملکی ممالک، خاص طور پر چین کی طرف سے ڈمپنگ ہے۔ مرکزی حکومت نے اب بڑے پیمانے پر اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی نافذ کرنا شروع کر دی ہے۔ راجیہ سبھا میں ایک تحریری جواب میں، اس وقت کی کامرس اور صنعت کی وزیر نرملا سیتا رمن نے کہا تھا کہ چین سے درآمد ہونے والی 93 چیزوں پر اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی نافذ کر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، اینٹی ڈمپنگ اینڈ ایلائڈ ڈیوٹیز کے ڈائریکٹوریٹ جنرل نے چین سے درآمد سے متعلق 40 معاملات شروع کیے ہیں۔

مدرا کے تحت منظور قرضے

سال	منظور قرض کی تعداد	منظور شدہ رقم (کروڑ روپے)
2015-16	34880924	132954.73
2016-17	39701047	175312.13
2017-18	18340053	84413.28
کل	**92922024**	**392680.1**

ہم جانتے ہیں کہ سال 2016-17 میں کچھ اشیاء پر ڈمپنگ ڈیوٹیز کے نفاذ سے مطلوبہ نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ اب چونکہ، چین سے درآمد ہونے والی بہت سی اشیاء پر اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹیز لگا دی گئی ہیں، توقع ہے کہ موجودہ سال میں چین سے درآمد میں مزید کمی ہوگی۔ یہ نہ صرف گھریلو صنعت کو بدل دے گا، بلکہ چین کے ساتھ تجارتی خسارہ بھی نیچے آنے کی امید ہے۔

حکومت کی خریداری میں ترجیح: چھوٹے کاروباری اداروں کی حفاظت اور فروغ کے لئے، ایس ایس آئیز سے ترجیحی خریداری کی واضح اور جامع پالیسی ہوتی تھی، جس میں قیمت کی ترجیحات یا خریداری کی ترجیحات کا استعمال کیا جاتا تھا۔ تاہم، وقت گزرنے کے ساتھ، یہ ترجیحات کم یا زیادہ ہوئی تھیں۔

حال ہی میں، حکومت کی طرف سے عام مالیاتی قواعد (GFR) طے کر کے نئی خریداری پالیسی بنائی گئی ہے۔ GFR کا 153 قانون کہتا ہے:

" 50 لاکھ یا اس سے کم سامان کی خریداری میں اور وہاں جہاں نوڈل وزارت تعین کرتی ہے کہ یہاں کافی مقامی صلاحیت اور مقامی مقابلہ ہے، صرف مقامی سپلائرز ہی اہل ہوں گے۔"

50 لاکھ (یا جہاں مقامی صلاحیت/مقابلہ کافی نہ ہو) اگر سب سے کم بولی غیر مقامی سپلائر کی جانب سے نہ ہو تو سب سے کم لاگت والے مقامی سپلائر جو سب سے کم بولی کی 20 فی صد کی حد کے اندر ہو، اسے موقع دیا جائے گا۔"

یہ توقع ہے کہ گھریلو صنعتوں کی ترجیحی خریداری، عام طور پر گھریلو صنعت کو فروغ دینے اور خصوصاً چھوٹے پیمانے کی صنعت کے لمبے عرصہ تک حوصلہ افزائی کرے گا۔

انسپکٹر راج کا اختتام: ایس ایس آئی پر لاگو ہونے والے 40 سے زائد قوانین ہیں اور 50 سے زائد انسپکٹر ان کی فیکٹریوں کا دورہ کرتے ہیں، اور ان میں سے بہتوں کے پاس ایس ایس آئیز کو سزا دینے کے وسیع اختیارات ہوتے ہیں۔ ان خطرات کے تحت سانس لیتے

ہوئے، ایس ایس آئیز کو بنیادی شعبوں جیسے پیداوار، مارکیٹنگ اور اپ گریڈنگ پر توجہ دینا مشکل ہوتا ہے۔ بہت سارے ایسے قوانین ہیں جنہوں نے جدید دور میں افادیت کھو دی ہے، اور بہت سے دوسرے ہیں جو عام طور پر صنعت اور خاص طور پر معیشت کے صحت مند کام کے راستے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ اس سانحہ کو ختم کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس تناظر میں معیشت کو بہتر ڈھنگ سے آگے بڑھانے میں موجودہ حکومت کے تحت کچھ غیر مفید قوانین کو ختم کرنے کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ اب تک 1200 ایکٹ منسوخ کر دیئے گئے ہیں اور 1824 مزید اس طرح کے ایکٹ کو منسوخ کرنے کے لیے چن لیا گیا ہے۔

نئے تاجروں کو سہولت دینے کے لیے تمام قسم کے کلیرنس کے لیے واحد ونڈو کی منظوری بھی ضروری ہے۔ جیسے جیسے زیادہ سے زیادہ ریاستیں آن لائن کام کرنا شروع کردیں گی یہ عمل اور تیز ہو جائے گا۔ اسٹارٹ اپس کے نئے اقدامات کے تحت، آن لائن کلیئرنس کی منظوری دی جا چکی ہے۔

بنیادی ڈھانچے کی تعمیر: دور دراز کے علاقے میں چھوٹے کاروبار شروع کرنا اور چلانا تقریبا ناممکن ہے۔ وہ نہ ہی ریل یا سڑک سے منسلک ہیں اور نہ ہی انہیں توانائی کے ذرائع کا یقین ہے۔ یہاں تک کہ بڑے اور ترقی یافتہ جگہوں پر، یقینی بجلی کی فراہمی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ بہت ساری جگہوں پر، جنریٹر کا بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ یہ نہ صرف لاگت بڑھاتی ہے بلکہ جنریٹروں سے پیدا ہونے والی آلودگی کا ایک ذریعہ ہے اور جنریٹر استعمال کرنے والے اداروں کو آلودگی سے متعلق محکمے کے انسپکٹروں کے ذریعے استحصال کا سامنا ہوتا ہے۔ ہمیں ریلوے، سڑک، بجلی، مہارت کی ترقی، مارکیٹوں (ای پورٹلز) سمیت کئی قسم کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کی ضرورت ہے۔ گاؤوں کی یونیورسل بجلی کاری، شمسی توانائی کو فروغ دینا اور سڑکوں کی تیز رفتار تعمیر موجودہ حکومت کی طرف سے شروع ہو چکی ہے تا کہ چھوٹے پیمانے کی اور چھوٹے صنعتوں کو فروغ دیا جا سکے خصوصاً دیہی علاقوں میں۔ حکومت کی جانب سے ای خریداری بھی شروع کی گئی ہے۔

ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ بھارتی لوگ فطرتاً کاروباری، محنت کش اور پرجوش ہیں۔ انہیں کاروباری ترقی کے لئے سازگار ماحول کی ضرورت ہے۔ بہت حد تک یہ حکومت کا کام ہے۔ حکومت کو ماحول کو سازگار بنانے کے لیے اچھے قوانین بنانا ہے۔ اس کے لئے بہت زیادہ بجٹ کی ضرورت نہیں ہے، سوائے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کی صورت میں اور اسے بھی سرکاری اور نجی شراکت داری میں تیار کیا جا سکتا ہے۔ حالیہ برسوں میں بہتری کے باوجود، جہاں تک کاروبار کرنے میں آسانی کا تعلق ہے تو ہم ابھی تک بین الاقوامی سطح پر 130 ویں نمبر پر ہیں۔ حکومت کی طرف سے بہت کچھ کیا گیا ہے اور بہت کچھ کئے جانے کی توقع ہے۔

☆☆☆

ودھان سودھا کی 60 ویں سالگرہ پر کرناٹک قانون ساز اسمبلی کے ارکان سے صدر جمہوریہ ہند کا خطاب

☆ صدر جمہوریہ ہند، جناب رام ناتھ کووند نے بنگلورو میں، ودھان سودھا کے 60 سال پورے ہونے کی ڈائمنڈ جوبلی (جشن الماسی) تقریبات 'وجرمہوتسو' میں شرکت کی اور کرناٹک اسمبلی کے دونوں ایوانوں کے ارکان سے خطاب کیا۔ اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہم محض اس عمارت (ودھان سودھا) کی 60 ویں سالگرہ نہیں منا رہے ہیں بلکہ دونوں ایوانوں میں بحث ومباحثے، بلوں اور پالیسیوں کی منظوری کی ڈائمنڈ جوبلی بھی منا رہے ہیں، جن سے کرناٹک کے عوام کی زندگیوں میں بہتری آئی ہے۔ اسمبلی کے دونوں ایوانوں نے مشترکہ طور پر اور اجتماعی طور پر کرناٹک کے عوام کی خواہشوں اور امنگوں کی نمائندگی کی ہے۔ نہ صرف یہ کہ دونوں ایوانوں نے کنڑ ڈیگا عوام کے نظریات، مثبت سوچ، توانائی اور فعالیت کی نمائندگی بھی کی ہے۔ یہ عمارت کرناٹک میں عوامی خدمات کی ایک تاریخی یادگار ہے۔ دونوں ایوانوں کی کارروائیوں میں سیاست کی جن عظیم شخصیتوں نے حصہ لیا وہ سبھی یہاں ملاقاتیں کرتی تھیں۔ ان شخصیتوں نے بہت سی یادگار تقریریں کی ہیں۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ کرناٹک کے خواب صرف کرناٹک کے لئے نہیں ہیں بلکہ یہ خواب پورے بھارت کیلئے ہیں۔ کرناٹک بھارتی معیشت کا ایک انجن ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا بھارت ہے جو اپنی ثقافت اور لسانی امتیاز کھوئے بغیر ملک کے نوجوانوں کو اپنی طرف راغب کرتا ہے۔ یہ نوجوان یہاں علم اور روزگار کے لئے آتے ہیں اور یہاں یہ لوگ جسمانی اور ذہنی محنت کرتے ہیں اور یہاں سے سبھی لوگ فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ قانون ساز عوامی خدمت گار بھی ہیں اور قوم کے معمار بھی ہیں۔ یقیناً ہر وہ شخص جو اپنے فرائض ایمانداری اور خود کو وقف کرتے ہوئے انجام دیتا ہے، وہ قوم کا معمار ہے۔ جو لوگ اس عمارت کو برقرار رکھتے ہیں وہ قوم کے معمار ہیں۔ جو اس عمارت کی حفاظت کرتے ہیں وہ قوم کے معمار ہیں۔ یہ عام شہریوں کی کوششیں ہیں جنہوں نے روزمرہ کا کام تندہی سے کیا ہے جس کی وجہ سے قوموں کی تعمیر ہوتی ہے جب قانون ساز ارکان ودھان سودھا میں بیٹھتے ہیں اور کام کرتے ہیں تو انہیں اعتماد ہوتا ہے کہ وہ اسے نہیں بھولیں گے اور اس سے لگاتار جذبہ حاصل کرتے رہتے ہیں۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہم قانون سازیہ کے تینوں پہلوؤں سے واقف ہیں کہ یہ مباحثے، انحراف اور قطعی فیصلوں کی جگہ ہے اور اگر ہم چوتھے پہلو وقار کو بھی اس میں شامل کر لیں تو پانچواں عنصر جمہوریت بھی ایک حقیقت بن جائے گا۔ قانون سازیہ کرناٹک کے عوام کی خواہشوں، امنگوں اور امیدوں کا ایک مجسم نمونہ ہے جو سیاسی عقائد، ذات پات اور مذہب، صنف یا زبان سے قطع نظر ہے۔ اس میں قانون سازیہ کے دونوں ایوانوں کی اجتماعی دانشمندی کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ اپنے عوام کے خوابوں کو پورا کر سکیں۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ یہ قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل ہی ہے جو جمہوریت کے مقدس مندروں کے طور پر کام کرتی ہیں اور سیاسی اور پالیسی کے عمل کی سطح کو اوپر اٹھانے میں تعاون دیتی ہیں۔ کرناٹک کے عوام کے نمائندے کے طور پر دونوں ایوانوں کے ارکان کی، یہاں پر خصوصی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے قانون ساز ارکان سے کہا کہ وہ اس ڈائمنڈ جوبلی کا جشن محض قابل فخر ماضی کے طور پر نہ منائیں بلکہ ایک عظیم مستقبل کے تئیں اپنے عزم کے طور پر بھی منائیں۔

پی۔ ایم۔ میتھیو

ہندوستان میں ایم ایس ایم ای

تازہ ترین چیلنج ،مواقع اور لوازمات

جمہوریۂ ہند کے بانیوں نے ملک کے چھوٹے کاروباروں کے لیے ملک کی تعمیر کے سلسلے میں ایک جامع کردار کا تصور کیا تھا۔گزشتہ عرصے میں، یہ شعبہ ملک کے اشیاء سازی کے نظام کی ایک بہت ہی زیادہ گوناگوں کردار بن گیا ہے۔ جب کہ عالمی معیشت موجب تفریق ٹکنالوجیوں کے قیادتی کردار کے ساتھ ، تیزی سے تبدیل ہوتی ہے، ہندوستان میں ایم ایس ایم ای کے کردار کو ایک زیادہ وسیع اور حقیقت پسندانہ تفہیم کی ضرورت ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ایم ایس ایم ای ایک کاروبار قائم کرنے کی سرگرمی کی بنیادی شکل تشکیل دیتے ہیں۔کاروبار قائم کرنے کی سرگرمی لوگوں کی روزگار کی آرزوؤں کی ایک حصول کے طور پر اکثر نچلی سطح پر شروع ہوتی ہے۔اس طرح کی آرزوؤں کو سائنسی طور سے سمجھا، نیز اس طرح کے نچلی سطح کے ہیجانات کو فروغ دینا اہم ہے۔ چنانچہ ، ایم ایس ایم ای کے بارے میں تبادلۂ خیالات کو عمومی طور سے اقتصادی ترقی اور مخصوص طور سے روزگار کے فروغ کے ایجنڈے کا اہم جزو ہونے کی ضرورت ہے۔

مضمون نگار سرکاری پالیسی کے ایک ماہر ہیں نیز کوچین میں چھوٹے کاروبار اور ترقی کے ادارے کے ڈائریکٹر ہیں۔
director@isedonline.org

آج عالمی سرمایہ کاری اور کاروباری منظر: کسی بھی ملک میں سرکاری پالیسی عالمی ترقیات سے اثر انداز ہوتی ہے۔ اسی طرح سے سرکاری پروگراموں کا معاملہ بھی ہے۔اس ابھرتے ہوئے منظر کی تفہیم آج ہندوستان میں پالیسی سازی کے لیے اہم ہے۔از سر نو سہارا ، اندرونی علاقائی تجارت اور ہبانومکس کا ایک متحرک امتزاج آج ابھرتا ہوا عالمی کاروباری ماڈل تشکیل دیتا ہے۔ بڑی معلوماتی کمپنیوں ،مثلاً گوگل ، ایپل اور امیزون نے ایک ٹیکنولوجی لہر اور مقابلہ جاتی منظر قائم کیا ہے، جو صنعتی انقلاب کے آئندہ ارتقاء کی تشکیل کرتا ہے۔

وہ تجربہ جو ہمیں 2017 میں ہوا ہے، وہ ہے جہاں ہر ایک کاروبار ایک مرکز پر مبنی کام کاج کے ایک رجحان کا حامل ہے، جو ''ہبانومکس'' کا تازہ ترین نظریہ پیش کرتا ہے۔

آزادی کے بعد سے، ہندوستان کی صنعتکاری کے تناظر میں دو پہلوئی نظریے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے؛ (1) روزگار کے مواقع فراہم کرنا؛ اور (2) اس طرح کے مواقع کو ایک علاقائی ترقیاتی ذریعے کے طور پر، ممکن حد تک ، گاؤں میں پہنچانا۔اس طرح کے نظریے سے بڑی تعداد میں نیم شہری مراکز کی ترقی کے سلسلے میں کافی تعاون ملا ہے، جو ملک میں ایم ایس ایم ای کی ایک وقیع جگہ فراہم کرتا ہے۔شہری جگہ میں امیر اور غریب دونوں ہی آباد ہیں۔آمدنی کے مواقع کے بارے میں ان کے اپنے مخصوص نظریات اور تناظر ہیں۔خود روزگار شدہ لوگوں میں مقامی معیشت کے لیے بتدریج بڑھتا ہوا تعاون کرنے کی صلاحیت ہے۔سرکاری پالیسی میں شہری اور دیہی علاقوں کے درمیان رابطے کو یقینی بنانے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔

'ہندوستان میں بناؤ' ایک بے حد قابل دید قومی مہم ہے، جسے دو سطحوں پر عملی جامہ پہنانے کی ضرورت ہے،

اول: بہت زیادہ غیر ملکی اور ملکی سرمایہ کاریوں کو راغب کرنے کی ضرورت ہے۔

دوئم: ان بڑے کاروباروں کو بھی رابطوں اور خدمات کی فراہمی کو ضمنی ٹھیکے پر دینے کے سلسلے میں ایم ایس ایم ای کی ضرورت ہے۔ یہ بات اہم ہے کہ ایم ایس ایم ای نیز ان کی صلاحیتوں کے بارے میں پیشگی معلومات ہو، تا کہ اس طرح کے رابطوں کو فروغ دیا جائے۔

چیلنج اور مواقع: آزادی کے بعد سے، منصوبہ بندی کے دور میں ، ایک حکمت عملی کے تعمیری جزو وضع کرنے کے لیے متعدد تجربات شروع کیے گئے تھے۔ لیکن، منصوبہ بندی کے تحت، ان شعبوں میں بھی، جہاں مقامی معیشت پر اثر انداز ہونے والے فیصلے لیے جاتے تھے، مرکزی ادارہ جاتی ڈھانچے اور پالیسی آلۂ کار قائم کرنا ضروری تھا۔یہ توجیہ ایک طرف، چھوٹے پیمانے کی جدید صنعتوں کی ضرورت پوری کرنے والے محکموں اور دوسری طرف دیہی کاروباروں کی ضرورت پوری کرنے والے محکموں کے بقائے باہم کا سبب ہے (مثلاً، ایم ایس

ایم ای اور کپڑے کی وزارتوں کے تحت مختلف محکمے)۔ان دونوں کے ایک ہم آہنگانہ بقائے باہم کو یقینی بنانے کے لیے مستقل کوششیں کی گئی ہیں، لیکن اس طرح کی کوششوں کے اکثر مطلوبہ نتائج برآمد نہیں ہوئے ہیں۔ یہ چیز مقامی لوگوں اور ان کی روزی روٹی پر مختلف سرکاری پروگراموں کے اثر سے متعلق، ان کی مناسبت کا از سرِ نو جائزہ لینے کی ضرورت کی متقاضی ہے۔

عمودی اور افقی دونوں مسائل ہیں۔ ایک طرف، مقامی سطح پر لوگوں کی آرزوئیں تعاون اور ٹکراؤ کا ایک امتزاج ہیں۔ جب کہ تیار کردہ بیشتر سامان اور خدمات کے معاملے میں، مقامی بنیادی ڈھانچے جیسی کچھ آرزوئیں ٹکراؤ کا سبب ہیں، مفادات کا ٹکراؤ زیادہ ہے۔ لہذا، مقامی سیاق وسباق میں اصطلاح ''ترقی'' ''سب کے لیے ایک حل'' نہیں ہوسکتی ہے۔ یہ ''ترقی'' کی توضیح کرتے اور اس پر عمل کرنے کے لیے ایک نئے نظریے کی متقاضی ہے۔ ''ترقی'' کا مقصد انسانی بہبود کو یقینی بنانا اور اسے زیادہ سے زیادہ کرنا ہے۔ ''بہبود'' کا نظریہ بھی ایک یکساں پیمانہ نہیں ہے۔ چنانچہ، مندرجہ ذیل خطوط پر ٹھوس اقدامات کرنا ضروری ہے: (1) انسان کو ''ترقی'' کے مرکز میں رکھنا؛ اور (2) کسی نچلی سطح کے معیار کے تعلق سے ''بہبود'' کی توضیح کرنا۔

انسانی بہبود کے تین اجزاء ہیں: (1) اقتصادی؛ (2) سماجی؛ (3) ماحولیاتی، اقتادی ترقی کی ایک مقامی پالیسی کو ایک اشتراکی انداز میں ان تین اجزاء کو اقتصادی سرگرمیوں میں منتقل کرنا چاہیے۔ یہ بات اہم ہے کہ اس طرح کی کسی بھی پالیسی کو، جو واضح کی جاسکتی ہے، موجودہ پالیسیوں پر نظر ثانی کرنے اور ان کی از سرِ نو توضیح کرنے کے سلسلے میں رہنمائی کرنی چاہیے، جس میں مندرجہ ذیل امور پر زور دیا جانا چاہیے۔

سیاسی اور انتظامی اختیارات: آئین کی 56 ویں ترمیم کے تحت، دیہی اور چھوٹے پیمانے کی صنعتیں مقامی حکومتوں کا ایک موضوع ہیں۔ ہندوستان کے نچلے بھاری صنعتی ڈھانچے میں، چھوٹے قصبوں اور گاؤں میں اکثر واقع، چھوٹے اور بہت چھوٹے کاروباروں کی ایک بڑی تعداد ملک کی چھوٹی کاروباری پیداوار میں تعاون کرتی ہے۔ اس کا یہ مطلب بھی نکلتا ہے کہ ملک میں کاروبار قائم کرنے کی سرگرمی کا فروغ اور اس سرگرمی کے وسائل کی تشکیل ایک مقامی معاملہ ہے۔ لیکن، کافی متناقض طور سے، مقامی حکومتیں اپنے اختیارات استعمال کرنے کے سلسلے میں ناواقف ہیں، یا ان کا استعمال کرنے میں تامل کرتی ہیں؛ یا یہ کہ یہ اختیارات حکومت کی اعلیٰ سطحوں کے ذریعے غصب کرلیے جاتے ہیں۔ ان کچھ ریاستوں تک میں بھی، جہاں مخصوص پنچایتوں کو ''کامیابی کی کہانیوں'' کے طور پر دکھایا جاتا ہے، کامیابی کے عناصر کا تجزیہ کرنا مفید رہے گا۔ ''کامیابی'' کی توضیح اکثر قومی اور ریاستی سطح کے مقبول عام اور سیاسی طور سے حساس پروگراموں، مثلاً صفائی ستھرائی، پانی کی فراہمی، ابتدائی صحتی خدمات، پرائمری اسکولوں میں پڑھنے وغیرہ پر عمل درآمد کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔ پروگرام کا خاکہ بنانے اور اس پر عمل درآمد کرنے کے سلسلے میں عوام کی شرکت اکثر برائے نام رہتی ہے۔

صلاحیتیں: اس بات کو سمجھنا بھی اہم ہے کہ آیا حکومت کی یہ نچلی سطحیں اور ان کی انتظامی مشینری بامقصد طور سے اس طرح کے اختیارات استعمال کرنے کے قابل ہے۔ مقامی اقتصادی ترقیاتی پروگراموں اور خاص طور سے کاروبار کی ترقی وفروغ کے پروگراموں کے معاملے میں، ان صلاحیتوں کا موجودہ صورتِ حال کا جائزہ لیے جانے کی ضرورت ہے۔ وہ جزو، جو اکثر غائب رہتا ہے، ایک کاروبار قائم کرنے کی سرگرمی کی منصوبہ بندی اور عمل آوری کے مختلف مرحلوں پر مشاورتی خدمات ہیں۔ (جس کا فقدان آج مقامی اور ریاستی دونوں سطحوں پر ہے) اصطلاح ''صلاحیت، کے ذریعے، ترجیح ضلع سے پنچایت کی سطح تک انتظامی سطحوں کی قطار کی بجائے، اس طرح کی خدمات کو دی جانی چاہیے درحقیقت مقامی حکومتوں کی سطح پر تال میل کرنے والا اور گرفت میں رہنے والا ایک نظام ہونا ضروری ہے۔ لیکن، نام نہاد ''انتظامیہ'' سے آگے، توجہ کام کاج کے مخصوص شعبوں پر ہونے کی ضرورت ہے، جیسا کہ حسب ذیل ہیں:

(1) پروجیکٹ خیالات اور کاروباری مواقع کی نشاندہی؛ (2) عام اطلاعات اور رہنمائی کا اہتمام؛ (3) آگے کی امدادی خدمات؛ اور (4) ہم آہنگیوں کے لیے دستاویز بندی، نیٹ ورکنگ اور بنیاد قائم کرنا۔ یہ کام مجازی ڈی ایس فراہم کنندگان کے ذریعے بہترین طور سے انجام دیئے جاسکتے ہیں۔

حکومتوں کو ''نئی معیشت'' کے ابھرتے ہوئے فوائد حاصل کرنے کے لیے ایس ایم ای کی مدد کرنے کے سلسلے میں بڑھتا ہوا ایک حاملانہ کردار ادا کرنا ہوگا۔ کاروباری ترقیاتی خدمات کو مستحکم بنانے اور ایک سماجی سرمایہ جاتی بنیاد قائم کرنے سے اس صورتحال کو بہتر بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔ خطرات کے سلسلے میں، ایس ایم ای کے ذریعے معلومات کا اندازہ لگایا جانا بہت مشکل رہتا ہے۔ ٹکنالوجیاں اتنی زیادہ سے زیادہ موجب تفریق بن جاتی ہیں، کہ جب تک ایک نئی ٹکنالوجی اپنائی جاتی ہے، یہ فرسودہ ہوجاتی ہے۔

وسائل: ریاستی حکومتوں اور مقامی حکومتوں کے درمیان وسائل کی ساجھے داری کے موجودہ فارمولے کے تحت، کاروباری ترقی وفروغ سے متعلق بنیادی سطح کی متعدد ترقیاتی سرگرمیوں کے سلسلے میں تال میل کرنے کے لیے ضروری وسائل مقامی حکومتوں کے پاس دستیاب ہیں۔ جب کہ آج ضلعی صنعتوں کے مراکز کے ذریعے انجام دی جارہی کچھ ترقیاتی سرگرمیوں کو مقامی حکومتوں کے سپرد کیا جاسکتا ہے، اُس کے ساتھ ساتھ مطابقتی فنڈس بھی آنے چاہئیں۔

اس سے مقامی حکومتوں کو ضروری مالی وسائل سے لیس ہونے میں بھی مدد ملے گی۔

ہم آہنگیوں کا فروغ: کاروباری ترقی وفروغ موضوع کا ایک ایسا شعبہ ہے، جہاں ہم آہنگیاں اور نیٹ ورکنگ اہم ہیں۔ آج، ان ہم آہنگیوں کو ابتدائی طور سے ایک طرف، مرکز اور ریاست کے درمیان اور دوسری طرف، ریاست اور ضلع انتظامیہ کے درمیان یقینی بنائے جانے کی ضرورت ہے۔ ضلع کلکٹر کا دفتر، بلاشبہ، محکمے کے رہنمایانہ کردار کے ساتھ، مختلف کمیٹیوں کے نظام کے ذریعے اس طرح کی ہم آہنگیوں کو یقینی بناتا ہے۔ اس کا مطلب پیشہ واریت کی ایک حد ہے۔

کاروباری ترقی وفروغ کے سلسلے میں ہم آہنگیاں

پیدا کرنا'' کاروبار'' کے حلقے کو عمودی اور افقی دونوں طرح سے مستحکم بنانا نہایت اہم ہے۔ افقی طور سے، مختلف محکموں میں، ایک مخصوص کردہ موضوع کے طور پر، کاروبار کی ایک تفہیم کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے کاروباری رسائل سے متعلق ایک پالیسی کا ہونا ضروری ہے۔ وضاحت کی موجودگی اور حلقے کو مستحکم بنانے کا مطلب یہ ہوگا کہ مرکزی حکومت سے لے کر مقامی حکومت تک، حکومت کی ہر ایک سطح اپنے متعلقہ کردار اور فرائض کے بارے میں واضح ہے، نیز ذمہ داری سے کام کرنے کے قابل ہے۔ اس طرح کے تناظر کی عدم موجودگی میں، حکومت کی ہر ایک سطح اپنے تخیل کے کچھ پروگراموں اور اسکیموں کی نشاندہی کرے گی، نیز انہیں حکومت کی نچلی سطح پر تھوپنے کی کوشش کرے گی۔ اس کے نتیجے میں اسکیموں نیز عوام کی ضروریات اور آرزوؤں کے درمیان ایک وسیع فرق پیدا ہوگا۔

مرکزی حکومت کے حالیہ اقدامات: 2014 سے، حکومت ہند نے ہنرمندیوں، کاروبار قائم کرنے کی سرگرمی کے فروغ اور اشیا سازی کے فروغ سے متعلق پہلوؤں سے نمٹنے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ یہ مربوط نظریہ دو بڑی شکلوں میں منعکس ہوتا ہے؛ (1) ایک پالیسی ڈھانچے کا فروغ؛ اور (2) خصوصی طور سے وضع کردہ ایسے پروگراموں کی شروعات، جوان متعلقہ پہلوؤں سے نمٹتے ہیں۔ ہندوستان کو اشیا سازی کے مرکز میں بدلنے کے لیے ایک اہم پروگرام کے طور پر ''ہندوستان میں بناؤ'' کا اعلان کیا گیا تھا۔ ایک بڑے پروگرام کے منطقی نتیجے کے طور پر متعدد دیگر پروگراموں کا اعلان کیا گیا تھا۔ ہنرمندی کی کمی کے اہم مسئلے میں کمی لانے کے لیے ''ہنرمند ہندوستان'' کا اعلان کیا گیا تھا۔ ہنرمندیوں کے معاملے کی پھر سے توضیح تکنیکی اور انتظامی دونوں ہنرمندیوں کے لحاظ سے کی گئی تھی۔ یہ تصور کیا گیا تھا کہ ہنرمندیوں کے لیے اس طرح کے ایک مربوط نظریے سے، ایک طرف، کارپوریٹ شعبے کی ضروریات پوری ہوں گی، اور دوسری طرف دیہی وشہری نقل مکانی کی روک تھام ہوگی۔ چنانچہ، ہنرمندیوں کی نشاندہی کاروبار قائم کرنے کی سرگرمی کے فروغ کے لیے غذائیت کے طور پر کی گئی تھی۔

ہنرمندی سے متعلق ایجنڈے کی ایک مناسب یکجہتی کاروبار قائم کرنے کی سرگرمی کے فروغ کی ایک مناسب یکجہتی کے ساتھ رکھنے کی غرض سے، ''اسٹارٹ اپ انڈیا'' کے نام سے ایک علیحدہ پروگرام کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس پروگرام میں ''نئی معیشت'' سے متعلق ہندوستان کے مواقع کا فائدہ اٹھانے کا تصور کیا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے۔

یہ بات قدرتی ہے کہ، بڑے پروگراموں پر زیادہ توجہ مرکوز کرنے سے، ممکنہ فوائد کچھ مستفیدین میں مجتمع ہوجاتے ہیں۔ سماجی اخراج اور سرمایہ کاری کے محاذ پر اس کے انعکاس کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے ''اسٹینڈ اپ انڈیا'' کے نام سے ایک مخصوص کردہ پروگرام کا اعلان کیا گیا تھا۔ یہ پروگرام اخراج میں کمی لانے، اور ایک منصفانہ انداز میں بینک کاری کے شعبے کے وسائل کو یقینی بنانے کے ایک دوہرے نظریے کا حامل ہے۔

بہت چھوٹے کاروباروں کو نشانہ بنانے کے مقصد سے، ایک مخصوص کردہ جگہ کے طور پر مدرا (ایم یو ڈی آر اے) کی شروعات کو وسیع بنیاد والے مالیے کے سلسلے میں ایک بڑی مداخلت قرار دیا جاسکتا ہے۔ آج مدرا قرضوں کو ''مینار کی ایک مضبوط تر بنیاد'' کے ساتھ، ایک نمایاں طور سے وسیع بنیاد والا مالی ڈھانچہ سمجھا جاسکتا ہے۔

ضمنی کاری کا فروغ ایک اہم اقدام ہے۔ یہ اقدام بھی ایک قابل ذکر حصول یابی ہے۔ یہ بات دفاعی سازوسامان کے شعبے کے معاملے میں واضح ہے۔ لیکن، ضمنی شعبہ جاتی سطح پر ایم ایس ایم ای کو ملک میں اشیا سازی کے ایک کارگر ذریعے کے طور پر استعمال کرنے کے سلسلے میں کافی کچھ کیے جانے کی ضرورت ہے۔

حالیہ پالیسی اقدامات کے نتائج: مذکورہ بالا تبادلۂ خیالات کے پس منظر کے برخلاف، ایم ایس ایم ای پر حکومتِ ہند کے حالیہ پالیسی اقدامات کے اثر کے تعلق سے، ان اقدامات کا ایک تنقیدی جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ حکومتِ ہند نے، مذکورہ بالا مختلف پروگرام کے ذریعے، ایم ایس ایم ای کو ایک سمت اور آگے کی راہ دی ہے۔ غیر رسمی پسندی ملک کے ایم ایس ایم ای کے شعبے کی ایک بڑی صفت ہے۔ اس سیاق وسباق میں، عمل کی مزید راہ کے سلسلے میں ایک تنقیدی پالیسی مسئلہ پایا جاتا ہے۔ کیا ملک کا ایم ایس ایم ای کا شعبہ زیادہ تر غیر رسمی رہنا چاہیے، جیسا کہ ماضی میں ہے، یا کیا ہمیں غیر رسمی پسندی کے جانب محتاط حکمت عملیوں کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے؟۔ اصطلاح غیر رسمی پسندی میں مختلف اقدامات شامل ہوتے ہیں، جن میں بہتر ٹکنالوجی، بہتر تنظیم، بہتر انتظامی طریقوں نیز زیادہ جدید ترقیاتی پروگراموں کا نچوڑ شامل ہے۔ حکومت ہند نے ایم ایس ایم ای کے شعبے میں اختراع کے عمل میں تیزی لانے کا راستہ چنا ہے۔

اختراع کا راستہ چننے کے بعد، اس طرح کی تبدیلی کے مختصر مدتی اور طویل مدتی نتائج پر غور کرنا ضروری ہے۔ ایم ایس ایم ای ایک طرف پُر معنی جراحت پذیری، اور دوسری طرف کافی جبلی طاقت کے دوہرے کردار کے حامل ہیں، جسے ایک بنیادی تبدیلی کی تکالیف کم کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جی ایس ٹی، نوٹ بندی وغیرہ سمیت، بڑے پالیسی اقدامات کے ایک گروپ کے نتائج کے بارے میں وسیع طور سے بحث ومباحثہ کیا گیا ہے۔ دنیا کے بیشتر ملکوں میں، اس طرح کے بنیادی پالیسی فیصلوں سے معیشت میں مختصر مدتی جھٹکوں میں اضافہ ہوا ہے۔ جب کہ ہم ان مختصر مدتی جھٹکوں کی تلافی کرنے کے لیے طویل مدتی فوائد کی تمنا کرتے ہیں۔ سرکاری پالیسی جامد نہیں رہ سکتی ہے۔

جب کہ حکومت کے ذریعے کیے گئے ان تمام اقدامات کا مجموعی اثر کاروباری نظام کی بڑھائی گئی رسمی کاری ہے، اگلا اقدام اس طرح کے نتائج کو برقرار رکھنے کے لیے ایک پانچ پہلوئی حکمت عملی ہونی چاہیے۔ ایک تین پہلوئی نظریے کی بھی ضرورت ہے؛ (1) ایم ایس ایم ای کے غالب ضمنی شعبوں کی تفصیلی ضمنی شعبہ جاتی تفہیم؛ (2) دیہی وشہری، مرد وخاتون جیسے پرانے معیار کی بنیاد پر کی بجائے، واضح عملی معیار کی بنیاد پر معیشت کی کارکردگی کی ایک از سرنو توضیح؛ (3) تفصیلی مطالعات کی بنیاد پر، اداروں کے کردار کو معقول بنانا؛ (4) مالیے کے کردار کی از سرنو توضیح، نیز مالیے اور غیر منقولہ مال کے شعبے کے

کیا آپ جانتے ہیں؟

ادیوگ آدھار میمورنڈم (یواے ایم)

مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز کو صنعتوں کے لئے بنائی گئی مختلف سرکاری اسکیموں سے بھرپور استفادہ کے لئے ایم ایس ایم ای کے تحت اندراج کرانا بہت ضروری ہے۔ ہندوستان میں انٹرپرائزز کی ایک بڑی تعداد طریقہ کار میں شامل دستاویزات کی کارروائی کے سبب آسانی کے ساتھ اندراج نہیں کرا پاتیں جس کے نتیجے میں وہ حکومت کی اسکیموں کا فائدہ نہیں اٹھا پاتیں۔ ایم ایس ایم ای کے مالیاتی امور سے متعلق کے وی کامتھ پینل نے اس سلسلے میں سفارش کی تھی کہ رجسٹریشن کا عمل عالمی طور پر ہونا چاہئے۔ اسی کے پیش نظر ایم ایس ایم ای کے وسیع پیمانے پر احاطے کو یقینی بنانے کے لئے ادیوگ آدھار کا تصور اور رجسٹریشن کے عمل کو سہل بنایا گیا تاکہ مرکزی/ ریاستی حکومتوں کی مختلف اسکیموں کے تحت بھرپور استفادہ کیا جاسکے۔

ادیوگ آدھار میمورنڈم (یواے ایم) ایس ایم ای کے تحت اندراج کے لئے مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم، انٹرپرائزز کے لئے صرف ایک صفحہ کا رجسٹریشن فارمیٹ ہے۔ ادیوگ آدھار میمورنڈم رجسٹریشن سابقہ نظام (ای ایم 1 اور ای ایم 2) کا متبادل ہے جہاں بڑی تعداد میں دستاویزات اور تفصیلات کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا فارمیٹ ہے جس میں خود تصدیق کی جاتی ہے جس کے تحت ایم ایس ایم ای مطلوبہ موجودہ اور دیگر تفصیلات کی خود تصدیق کرتا ہے۔

ادیوگ آدھار میمورنڈم کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:۔

☆ سنگل پیج آن لائن رجسٹریشن۔ موبائل فرینڈلی

☆ سیلف سرٹی فیکیشن

ایک سے زیادہ ادیوگ آدھار داخل کرنا۔

☆ دستاویزات کی ضرورت نہیں

☆ ادیوگ آدھار کے لئے کوئی فیس نہیں

ایم ایس ایم ای کی وزارت نے ملک میں کہیں بھی واقع انٹرپرائزز کے ذریعے ادیوگ آدھار میمورنڈم (یواے ایم) کے آن لائن داخل کرنے کے لئے ڈھانچہ مثلاً ادیوگ آدھار (یواے) پورٹل (http://udyogaadhaar.gov.in) قائم کی ہے۔ یواے پورٹل موبائل ڈیوائس پر بھی قابل رسائی ہے۔

ادیوگ آدھار رجسٹریشن نے یونٹوں/انٹرپرائزز کو جانکاری طلب کرنے اور ادیوگ آدھار نمبر استعمال کرتے ہوئے مختلف وزارتوں اور شعبوں کے ذریعہ فراہم کی جانے والی مختلف خدمات سے متعلق آن لائن درخواست کا اہل بنا دیا ہے۔

ادیوگ آدھار کا نیا نظام رجسٹریشن کا ایک سنگل سسٹم فراہم کرتا ہے۔ سسٹم تجارت کرنے میں آسانیاں فراہم کرنے کا اہل ہے کیوں کہ ملک کی بالغ آبادی کے 92 فی صد کا رجسٹریشن پہلے ہی آدھار کے تحت کیا جا چکا ہے۔

ایم ایس ایم ای کی وزارت کے ذریعے ایم ایس ایم ای سے متعلق ڈاٹا تیار کرنے کی پہل سے طویل مدتی بنیاد پر لاگت بچانے میں مدد ملے گی کیوں کہ اس کے بعد ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو یہ ڈاٹا تیار کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

حکومت کو ایم ایس ایم ای سیکٹر کے لئے رجسٹریشن سسٹم کی بنیاد پر سہل تر آدھار کا اچھا ردعمل ملا ہے۔ اب تک (10 اکتوبر 2017 تک) 3629754 انٹرپرائزز پہلے ہی ادیوگ آدھار نمبر سے خود کو رجسٹر کرا چکے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی توقع کی جارہی ہے کہ ادیوگ ایم ایس ایم ای کی صلاحیت کے تعطل کو توڑنے کے ساتھ ساتھ تجارت کے عدد اعشاریہ میں ہماری عالمی درجہ بندی میں سدھار میں مدد کرے گا۔

☆☆☆

درمیان تعلق کی تشکیل نو؛ (5) ایک اہم وسیلے کے طور پر کاروبار قائم کرنے کی سرگرمی کی منصوبہ بندی۔

اختتام: مقامی اقتصادی ترقی کے سلسلے میں ایس ایم ای کی اہمیت نیز مقامی اقتصادی ترقی کی ضرورت بھی آج مسلم ہیں۔ لیکن، پالیسی ادراک اور ایک اسٹریٹجک نظریے کی تفصیلات کے لیے بہت زیادہ وضاحت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم، جب کہ اس شعبے میں ایک نئے نظریے کی تشکیل کرتے ہوئے، یہ قطعاً ایک جزوی نظریہ نہیں ہوسکتا ہے۔ یہ بات اہم ہے کہ عمومی طور سے چھوٹی اقتصادی پالیسی پر توجہ مرکوز کی جائے نیز اس سیاق وسباق کو بھی سمجھا جائے، جس میں ملک کی علاقائی گوناگونی کو کاروباری ترقی وفروغ کے لیے ایک امکانی ماحول سمجھا جاتا ہے۔

☆☆☆

تابہ تسکین

ہندوستان کی ترقی میں ایم ایس ایم ای کا کردار

ہندوستان میں مائیکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے انٹر پرائزز (ایم ایس ایم ای) کے کردار کے متعلق تشویش کے اہم سیاسی اور سماجی مقاصد ہیں۔ اس کا آغاز ملک میں جدوجہد آزادی سے ہوتا ہے جس میں انتظامیہ کی خودکفیل سیاسی اکائیوں نے ایک غیر مرکزی معیشت، جو مقامی وسائل، کاروبار کے مواقع اور مارکیٹ پر مبنی ہے، کا کردار پیش کیا گیا ہے۔ ماہر اقتصادیات مہالنوبس کی طرف سے تیار ماڈل میں ہندوستان میں چھوٹے انٹر پرائزز کا تصور ترقی کے لئے ایک انجن کے طور پر ہے۔ تاہم معیشت کے اہم شعبوں کے لئے اس کا کردار ایک مددگار کے طور پر ہے۔ غرضیکہ جامع ترقی کا تصور دوسرے پنج سالہ منصوبہ کے دنوں سے تھا، تاہم یہ لفظ بہت بعد میں گڑھا گیا تھا۔

'جامع ترقی' کا تصور موجود ہونے کے باوجود اس کے استحکام کو کئی طرح کے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ ان چیلنجوں کے حل میں کسی کا ایک سماجی سیاسی تصور بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ شرح، ترقی اور تنوع سے قطع نظر جو گزشتہ کئی دہائیوں سے ہندوستانی معیشت میں نمایاں طور پر ہوئی ہیں جبکہ ترقی ایک ہارڈ کور ماہر اقتصادیات کی فکر کا موضوع ہے، وہیں یہ پالیسی کے لئے چیلنج ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ ترقی کا ثمرہ عام لوگوں کی اکثریت کو پہنچ رہا ہے یا نہیں۔ جبکہ روایتی طور پر مانا گیا ہے کہ یہ سماجی کردار کو درکار راستے کے ذریعے کارکردگی کا مظاہرہ کرے گا۔ ماضی قریب میں حالات میں زبردست تبدیلی آئی ہے۔ معیشت میں ساختیاتی سطح پر تبدیلی آئی ہے۔ ہندوستانی معیشت کے تناظر میں چھوٹی موٹی صنعتیں اہم کردار انجام دیتی ہیں۔

ایم ایس ایم ای کی ترقی کے سلسلے میں ہندوستان کی حکمت عملی کلی طور پر تین نسلوں کی حکمت عملی سے آئی ہے۔ سب سے پہلے یہاں تحفظ اور ریزرویشن کی روایتی حکمت عملی تھی۔ یہ ایک ایسی حکمت عملی سے قریب تھی جو حقوق پر مبنی نقطہ نظر تھا۔ دوسرا ابھی حال ہی میں ملک نے صلاحیتوں پر مبنی نقطہ نظر کو اختیار کیا۔ اس نقطہ نظر کے تحت، یہ خیال ہے کہ مناسب صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے یہ ملک ایم ایس ایم ای شعبے کو مین اسٹریم کے ترقی کے ایجنڈے کی صف میں لاسکتا ہے۔

حکومت ہند کی حالیہ پالیسی کا اعلان اس جانب اشارہ کرتا ہے کہ ایک طرف قومی پالیسی کے مقاصد پورا کرنے کے فلیگ شپ پروگرام ہے اور دوسری طرف ایک نتیجہ کے طور پر صلاحیتوں کو نکھارنے اور تجارتی مہم جوئی کی تخلیق پر توجہ مرکوز ہے۔ ان دونوں پہلوؤں کا تال میل اس بات کو یقینی بنانے کے قابل ہے کہ اس ملک کی تخلیقی اور لوگوں کی توانائی کو پیداواری اور سماجی نقطہ نظر سے بامعنی سرگرمیوں میں استعمال کیا جارہا ہے۔ حکومت نے دیر سے ہی سہی، اس سمت میں کئی اقدامات کئے ہیں۔ تاہم ان ضروریات کے خوبصورت پہلوؤں کو ٹھیک سے سمجھا جانا چاہئے۔

ہندوستان میں نئی عوامی پالیسی جو حکومت اور انتظامیہ کے درمیان مختلف ہے۔ اس کی ملک میں پالیسی کے عمل پر بحث کے لئے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ مطالعے سے پتہ چلا ہے کہ ہندوستان میں عوامی پالیسی کی تشکیل میں اکثر ضروریات، اثرات یا ردعمل کے اندازے میں ناکامی ہی معاشیاتی ترقی میں روکاوٹ ہے۔

گزشتہ چھ برسوں میں ملک میں ایم ایس ایم ای کی ترقیاتی پہل کا ریکارڈ فعال شعبوں، ذیلی شعبوں اور سماجی گروپوں اور مختلف پروگرام کی موجودگی کو ظاہر کرتا ہے۔ تاہم یہاں ایک عام تاثر ہے کہ پروگراموں کا فائدہ دراصل حقیقی ضرورت مندوں کو صحیح طریقہ اور مناسب وقت میں نہیں پہنچ رہا ہے۔ اس تناظر میں دو چیزیں لازم آتی ہیں، پہلی چیز کہ یہاں پروگراموں کے ایک مربوط انداز کی ضرورت ہے۔ اقتصادی سروے اور تازہ ترین مرکزی بجٹ کی طرف سے دیئے گئے اشارہ کی بنیاد پر کچھ ایسے اہم اقدامات ہیں جن پر بہت قریب سے غوروفکر کرنے اور ان کا ضروری طور پر تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔

ہندوستان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی آبادی کو تنخواہ کے ساتھ نوجوانوں کے اندر مہارت کو فروغ دینے کو ترجیح دے۔ انہیں صرف ماہانہ تنخواہ لینے والا نہ بنائے۔

ایف۔۱۸۱، شاہین باغ، جامعہ نگر، اوکھلا
نئی دہلی۔۱۱۰۰۲۵

جیسا کہ مرکزی بجٹ اور اقتصادی سروے میں اشارہ دیا گیا ہے کہ اس سمت میں اسٹارٹ اپ کے مربوط نقطہ نظر کو آگے بڑھا کر پیش رفت کردی گئی ہے۔

گزشتہ دو دہائیوں سے زائد عرصے سے مینوفیکچرنگ کے محاذ پر ہندوستان نے اہم کامیابی حاصل کی ہے۔ قومی مینوفیکچرنگ مقابلہ جاتی پروگرام (این ایم سی پی) اور قومی مینوفیکچرنگ پالیسی اس کا نتیجہ تھیں۔ تاہم ایک واضح اور پرزور طریقے سے ملک کو دنیا کے مینوفیکچرنگ مرکز کے طور پر قائم کرنا ایک قابل ذکر ترقی ہے۔

مینوفیکچرنگ کے تعلق سے ہندوستان کے نئے نظریہ کا آغاز دفاعی آلات پر اس کی نئی پالیسی سے ہی ہو گیا تھا جس کا اعلان مئی 2014 میں اعلان کیا گیا تھا۔ اس کے بعد مقامی مینوفیکچرنگ پر وزیراعظم کی جانب سے پندرہ اگست 2014 کو ایک پالیسی کا اعلان کیا گیا تھا۔ ہندوستان کی مینوفیکچرنگ کو ایم ایس ایم ای کے ایک مرکزی مقام سے جوڑنا، ایم ایس ایم ای کے شعبے میں حوصلہ مندی اور وقار فروغ دینے کی سمت میں آزاد ہندوستان میں پہلی کوشش ہے۔

تکنیکی اور کاروباری تعلیم پر اہم پہل کے باوجود ہندوستانی معیشت سنگین طور پر مہارت کے خلا سے دوچار ہے۔ تاہم اس مسئلہ کے چہار پہلوؤں کو نہ تو مجموعی طور پر سمجھا گیا اور نہ ہی انہیں پالیسی کے نقطہ نظر سے بنیادی طور پر کاروباری تعلیم کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے اور اس پر مدد فراہم کرنے کی جانب توجہ دی گئی ہے۔

تہذیب کی کثرت کے تحفظ کے لئے ایم ایس ایم ای کے شعبے میں ایک بڑے چیلنج اور مواقع کی ضرورت ہے۔ بطور ملک ہندوستان خصوصا دیہی علاقوں کے پس منظر میں بھرتی کی پالیسیوں اور انٹر پرائز کلسٹرنگ میں ذات پات اور زبان کی تشکیل کی عکاسی ملتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف ثقافتی پس منظر رکھنے والی کمیونٹیز کے مختلف گروپوں کو بااختیار بنایا جارہا ہے اور وہ تعلیمی کامیابیوں کو حاصل کر رہی ہیں۔ ایسے میں سماجی طور پر پسماندہ گروپوں کو ایم ایس ایم ای کی جانب سے شامل کئے جانے کے بہتر امکانات ہیں۔ تاہم ایم ایس ایم ای کتنی دور تک اس طرح کے تنوع کو برقرار رکھ سکتی ہے؟ یہ اس وقت سوشل انجینئرنگ اور عوامی پالیسی کا سوال ہے۔

'سماجی پسماندگی منصوبہ' کہتا ہے کہ ایک معاشرے میں حاشیائی طبقات مرکزی دھارے میں شامل طبقات کے مقابلے میں اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ عالمی سطح پر اس کی کارکردگی کا پیٹرن ہندوستان کی ترقی کی حکمت عملی کے لئے اہم مضمرات رکھتا ہے۔

ہندوستان میں آئین کے مطابق سماجی طور پر پسماندہ طبقات کو کچھ خاص تحفظات اور استحقاق کا اہل مانا گیا ہے۔ اقلیتی امور کی وزارت ان سرگرمیوں کے تعلق سے طویل سفر طے کر چکی ہے۔ تاہم اقتصادی ترقی کے ایجنڈے میں ان کمیونٹیز کی اقتصادی صلاحیت اور خاص صلاحیتوں کا استعمال کس طرح کیا جائے؟ اس اہم سوال سے اب تک صرف جزوی طور پر کامیابی ملی ہے۔

ایک طرف کسی بھی معاشرے میں اقلیتی طبقات کو اگر مرکزی دھارے والوں کے ساتھ ہونے میں مشکلات کا سامنا ہے اور اس وجہ سے وہ اکثر خاص اکنامک ٹائم زون علاقوں کی شناخت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دوسری طرف بہت سے ممالک میں اقلیتوں کو مناسب طریقے سے عوامی پروگراموں کے ذریعہ مرکزی دھارے کے اقتصادی شعبوں میں شامل نہیں کیا جاتا۔ اس کے نتیجے کے طور پر کوئی بھی اکثر ممالک میں نسلی اور علاقائی اقلیتوں کو ان کے خاص معاشی سرگرمیوں کے ساتھ بہتر پاسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ویتنام اور انڈونیشیا میں بیٹک کرافٹ، ویتنام میں مٹی کے برتن، چین کی اقلیتی کمیونٹی یغور کا کرافٹ اور کپڑا، چین کے قزاق اقلیتی طبقے کے نسلی کھانے کے اشیا، نظر پور میں لیس بنانے کا کام، چناپٹنم میں لکڑی کے کھلونے بنانے کا کام اور کرناٹک میں اڈوپی ہوٹل کچھ ایسی مثالیں ہیں جن کا اپنا ایک نسلی شناخت اور وقار ہے۔

مرکزی بجٹ 2014، 2015، 2016 اور 2017 کے مرکزی بجٹ میں اقلیتوں کی ترقی کے لئے آبائی فن میں مہارت اور تربیت کو اپ گریڈ کرنے کے لئے پروگرام لایا گیا ہے۔ بجٹ میں اس پروگرام کو آرٹ، وسائل اور ساز و سامان میں روایتی مہارت کا اپ گریڈیشن کا نام دیا گیا۔ اس کا آغاز روایتی آرٹ اور کرافٹ کے تحفظ کے لئے ہوگا اور جس کی ایک عظیم تاریخ ہے۔ ان طبقات کی کثیری تہذیبی اور اہم اقتصادی کردار کے باوجود ان کی شناخت کرنے اور اس ملک میں پالیسی سازی میں معاون موجودہ علم کے نظام کے ساتھ ان کمیونٹیز کے کردار کو مربوط کرنے کی سمت میں کوئی کوشش نہیں کی گئی۔

مذکورہ بالا تمام تر تبدیلیوں کے باوجود یہ علاقے ایسے ہیں جن پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ ترقی کے لئے علم کا استعمال، سرمایہ کاری کا اہم وسائل کے طور پر استعمال، ایک مربوط طریقے سے ایک بڑے پیمانے پر صلاحیتوں کی تشکیل، کاروبار کے ساتھ سماجی شعور صنعتوں کے فروغ کے لئے نہایت ضروری ہے۔

گزشتہ ایک چوتھائی صدی کے دوران عالمی معیشت میں سب سے بڑی مثبت تبدیلی علم پر مبنی معیشت میں ترقی ہے۔ علم کی اہمیت پرانی معیشت اور نئی معیشت کے درمیان ایک تقسیم ہے۔ یہ ممالک اسٹیل، آٹو موبائل پر مبنی صنعتی معیشت کو تبدیل کر کے سلیکون، کمپیوٹر اور نیٹ ورک پر مبنی نئی معیشت کی طرف قدم بڑھایا ہے۔

روایتی طور پر ہندوستان میں سرمایہ کاری تجارتی کمیونٹیز کی طرف سے ہونے والی شئے سمجھی جاتی تھی۔ اس سوچ میں 1970 میں ایک انقلابی تبدیلی آئی جس نے تشکیل شدہ انٹرپرینیورشپ ڈیولپمنٹ پروگرام کے ذریعے فعال سرمایہ کاری ترقی کی پالیسیوں کے لئے راستہ صاف کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اداروں اور پروگراموں کے ذریعے سرمایہ کاری ترقی کو مرکزی دھارے سے جوڑا گیا، اس کے اثرات کو ابھی تک ٹھیک سے پرکھا نہیں گیا ہے، اس کی پیائش کے معیار کو بہتر ڈھنگ سے تیار کئے جانے کی ضرورت ہے۔

ملک کے وسیع رقبے اور اپنی بڑی نوجوان آبادی کو دیکھتے ہوئے سرمایہ کاری ترقی کیلئے سمجھ، پیائش اور منصوبہ بندی کے لئے ایک مناسب نقطہ نظر تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ سرمایہ کاری ایک اہم ذریعہ ہے جس کا تحفظ اور فروغ بہت ضروری ہے۔

ملک کو اس وقت لیبر مارکیٹ میں ایک واضح بے ربطی کے چیلنج کا سامنا ہے۔ یہ ہمیں جنگی پیمانے پر

ہندوستان کی نوجوان آبادی کی مہارت کو فروغ دینے کی جانب لے جاتا ہے تاکہ معیشت کے پیداواری شعبوں میں ان کے انہماک کو بڑھایا جاسکے۔ وزیراعظم کے جانب سے 'اسکل انڈیا' نامی اہم پروگرام جو ملک کی لیبر مارکیٹ کی پالیسی کے لئے ایک اہم فریم ورک ہے۔ مہارت کی ترقی اور اسکل ڈیولپمنٹ کی وزارت کی تشکیل 2014 میں کی گئی تاکہ اسکل انڈیا کے ایجنڈے کو تازہ تحریک دی جائے اور آئندہ چند دہائیوں میں اپنے بڑھتے ہوئے ورک فورس کو روزگار کی مہارت فراہم کی جائے۔

ہندوستان ان تین برسوں میں مبنی بر علم معیشت میں تبدیل ہو چکا ہے اس لئے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے آبائی بالخصوص نوجوانوں کو توانائی بخشے، ان کی حوصلہ افزائی کرے اور ان کو ماہر بنائے اور یہ کام کمیت نہیں بلکہ کیفیت یعنی کوالٹی کی سطح پر ہو۔ اس طرح کا اپروچ نیشنل پالیسی تصور کیا جاتا ہے جو کہ ہندوستان کی لیبر مارکیٹ کے ایجنڈے کے لئے ایک اصول کے طور پر کام کرتا ہے۔

وزیراعظم کے 'اسکل انڈیا' کے تصور کو ایک بامعنی لیبر مارکیٹ پالیسی کے فریم ورک میں آگے لے جانے کی ضرورت ہے جہاں قومی یا ریاستی سطح کی سبھی وزارتوں، محکموں کا ایک مخصوص کردار ہے۔ ان کے کردار کو ان کی مخصوص مہارت کے لحاظ سے واضح کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بار بار ایک ہی چیز کے لئے ہونے والی کوششوں سے بچا جاسکے۔

گزشتہ دو دہائیوں میں ہندوسان کی قابل ذکر جی ڈی پی ترقی کے باوجود ملک کی ایک ارب تیس کروڑ کی آبادی کی ایک تہائی اب بھی غریبی لائن کے نیچے زندگی گزار رہی ہے، اس کے علاوہ پانچ سال سے کم عمر کے چالیس فیصد سے زائد بچے نقص تغذیہ کے شکار ہیں۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کے انٹرپرائزز ایک شعبے کے طور پر اس سلسلے میں ایک اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔☆

نگھداشت صحت کے شعبہ میں چیلنج آج بھی ملک کے لئے مشکل: وینکیا نائیڈو

☆نائب صدر جمہوریہ ایم وینکیا نائیڈو نے کہا ہے کہ نگہداشت صحت کے شعبہ میں چیلنج آج بھی ملک کے لئے مشکل بنے ہوئے ہیں جن سے نمٹنا آسان نہیں ہے۔ وینکیا نائیڈو نے شہر حیدرآباد میں طبی کیمپ، دواسکل ڈیولپمنٹ کے مرکز، سی سی ٹی وی ورک مینجمنٹ اور آپٹک فائبر ٹکنیکل کورس اور گتی ڈرائیورس ٹریننگ کورس کا افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے مصارف نگہداشت صحت کے شعبہ کے بڑھتے مطالبات کے لئے کافی نہیں ہے، نجی شعبہ کو شہری اور دیہی علاقوں میں کلیدی رول ادا کرنا چاہئے۔ شہری علاقہ میں صرف 32 فیصد مریض ہی عوامی اسپتال جاتے ہیں اور بقیہ 68 فیصد پرائیویٹ اسپتالوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ دیہی علاقوں میں صرف 42 فیصد مریض ہی عوامی اسپتالوں کا دورہ کرتے ہیں جبکہ بقیہ پرائیویٹ اسپتال جاتے ہیں۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ عوامی نگہداشت صحت کے شعبہ میں نہ صرف انفراسٹرکچر کی توسیع کی یقینی طور پر ضرورت ہے بلکہ بجٹ میں اضافہ کی بھی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر دس ہزار افراد کے لئے دستیاب ڈاکٹرس کی تعداد، ترقی یافتہ ممالک کے برخلاف ہندوستان میں ناکافی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں ہر دس ہزار افراد کے لئے 20 فیصد ڈاکٹرس دستیاب رہتے ہیں جبکہ ہندوستان میں یہ صرف چھ فیصد ہی ہے۔ ملک کے لئے 10.5 لاکھ ڈاکٹرس کی ضرورت ہے جبکہ ہمارے پاس صرف 6.5 لاکھ ہی ڈاکٹرس ہیں۔ ہر ایک ہزار افراد کے لئے ایک ڈاکٹر کے عالمی تنظیم صحت کے اُصول تک رسائی کے لئے نیتی آیوگ کی اعلیٰ سطحی کمیٹی نے 2022 تک مزید 187 میڈیکل کالج کی ضرورت ہے، ترقی یافتہ ممالک میں ہر دس ہزار افراد کے لئے دستیاب بستروں کی تعداد 40 ہے جبکہ ہندوستان میں اس تعداد کے لئے صرف 9 ہی بستر ہیں۔

مسٹر وینکیا نائیڈو نے ایل اینڈ ٹی اسمارٹ ورلڈ کمیونکیشنس لمیٹیڈ، سی سی ٹی سی نٹ ورک مینجمنٹ کے اشتراک سے اسکل ڈیولپمنٹ کورسس اور سورنا بھارت ٹرسٹ میں آپٹیکل فائبر ٹکنیشن کورس کا آغاز کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نوجوانوں کا ملک ہے کیونکہ اس کی آبادی کا 65 فیصد نوجوان ہیں جن کی عمر 35 برس سے کم ہے۔ ہندوستان کو چاہئے کہ اس کے نوجوانوں کی آبادی کو نہ صرف معاشی ترقی بلکہ سماجی وجوہات کے لئے بھی ماہر بنائیں۔

2022 میں نیا بھارت کے موضوع پر چوبیسواں سی وی سی لیکچر

☆مرکزی ویجیلنس کمیشن، سی وی سی کے ذریعے منعقد کئے جانے والی لیکچر سیریز کا چوبیسواں لیکچر کل یہاں نیتی آیوگ کے نائب چیئرمین ڈاکٹر راجیو کمار نے پیش کیا۔ اس لیکچر کا موضوع تھا ''2022 میں نیا بھارت''۔ ڈاکٹر راجیو کمار نے اپنے لیکچر میں بھارت کی ترقی کے کئی پہلوؤں کے بارے میں بات کی، جس میں وقت گزرنے کے ساتھ ہماری قومی ترقی کا احاطہ کرنے والے وسیع تاریخی مضمرات کا احاطہ کیا گیا تھا۔ انہوں نے ایک عوامی تحریک کے طور پر ترقی کی بات کی اور تین بڑی تبدیلیوں پر تبادلہ خیال کیا، جس دور سے بھارت اقتصادی، سماجی اور سیاسی سطح پر ایک ساتھ گزر رہا ہے۔ بھارت میں تبدیلی کے مختلف مرحلوں کو تاریخی پس منظر میں وضاحت کی گئی تھی، جس میں ہر ایک دور کو عوامی شرکت کے ساتھ مخصوص کیا گیا تھا، جس میں اقتصادی، سماجی اور سیاسی تبدیلی کے مرحلوں کو اجاگر کیا گیا۔ 1857 سے 1942 تک کا دور بھارت کی جدوجہد آزادی کا دور تھا، جو 1947 میں سیاسی آزادی کے ساتھ ختم ہوا۔ 1947 سے 2017 تک کا دور بھارت کی آزادی کے بعد کا دور ہے، جس میں زبردست اقتصادی، سماجی اور سیاسی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ یہ تبدیلیاں مستقبل میں وسیع عوامی شرکت میں اضافہ کے ساتھ اور زیادہ اہم ہو جائیں گی، جس میں مستقبل کے ہر دور کی الگ الگ وضاحت کی گئی ہے، یعنی 2017 (سنکلپ سے سدھی)، 2022 (نیا بھارت) اور 2047 (سروسریشٹھ بھارت)۔ لیکچر میں مستقبل کی ترقی کے لئے نقشہ راہ پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا ہے، جس میں مختلف یکسر تبدیلیوں جیسے غریبی کے پاک بھارت، گندگی اور دھول سے پاک بھارت، بدعنوانی سے پاک بھارت، فرقہ پرستی سے پاک بھارت اور دہشت گردی سے پاک بھارت شامل ہیں۔ لیکچر کے بعد سوال وجواب کا ایک دور ہوا جس میں سامعین نے ممتاز مقررین سے عصری اہمیت کے بہت سے سوال پوچھے۔ اس لیکچر میں دلّی این سی آر میں تعینات کل وقتی اور جز وقتی سی وی او، حکومتی وزارتوں، محکموں، مرکزی سرکاری سیکٹر کی کمپنیوں، قومی بینکوں اور دیگر تنظیموں کے سی ایم ڈی، ڈائریکٹرس اور دیگر اعلیٰ عہدیداروں نے شرکت کی۔ یہ لیکچر سینٹرل ویجیلنس کمیشن کی ویب سائٹ www.cvc.nic.in پر بھی دستیاب ہے۔

منصور خان

چھوٹی اور درمیانہ درجہ کی صنعت:

ایک جائزہ

حکومت نے چھوٹی اور درمیانہ درجہ کی صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے کئی اقدامات کئے ہیں کیوں کہ یہ شعبہ کئی لحاظ سے بہت اہم ہے۔اس شعبہ میں بڑی تعداد میں لوگوں کو روزگار فراہم ہوتا ہے۔ جی ڈی پی میں بھی یہ اہم رول' نبھاتا ہے۔اس لئے ضروری ہے کہ اس شعبہ کو نظر انداز نہ کیا جائے تاکہ ملک کی معیشت میں اہم رول ادا کرنے والا یہ شعبہ کسی بھی لحاظ سے پیچھے نہ رہے۔وزیر مالیات ارون جیٹلی نے اس سلسلے میں کہا کہ بہت چھوٹی، چھوٹی اور درمیانی صنعتوں کی وزارت میں انڈسٹری ایسوسی ایشنز کی شراکت داری میں ایک قومی درج فہرست ذات اور قومی درجہ فہرست قبائل کا مرکز تشکیل دینے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ یہ مرکزی حکومت کی حصولیابی کی پالیسی 2012 کے تحت شرائط کو پورا کرنے اور دنیا کے بہترین طریقہ کار اختیار کرنے اور اسٹینڈ اپ انڈیا پہل کو فروغ دینے کے لئے درجہ فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کے صنعت کاروں کو پروفیشنل تعاون فراہم کرائے گا۔

مرکزی حکومت نے کھادی، دیہی اور صنعتی کمیشن (کے وی آئی سی) کے موجودہ ڈھانچے،اس کے کام کاج اور کارکردگی کا جائزہ لینے کی غرض سے درج ذیل کمیٹیاں تشکیل دی تھیں تاکہ اس سلسلے میں ضابطہ جاتی فریم ورک تیار ہو سکے اور کے وی آئی سی کی تشکیل نو کے لئے کسی دیگر طرح کے اقدامات کی سفارش بھی کی جا سکے۔

1۔آنجہانی وزیر اعظم وی پی نرسمہا راؤ کی سربراہی میں اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی، 2۔آرتھر اندرسین اسٹڈی، 3۔حکومت مہاراشٹر کے سابق چیف سکریٹری ڈی ایم سکھ تھانکر کی سربراہی میں تشکیل دی گئی ماہرین کی کمیٹی۔ پی ایم ای ڈی پی کے تحت واحد قومی سطح کے نوڈل بینک کے توسط سے ایم ایم سبسڈی تقسیم کو آن لائن توسط سے ارسال کرنے کا طریقہ وضع کیا گیا ہے۔ چھوٹی اور درمیانہ درجہ کی صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے قومی مینوفیکچرنگ مسابقتی پروگرام (ایم سی پی) شروع کیا گیا ہے۔اس کا اہم مقصد یہ ہے کہ درج ذیل عناصر میں اقدامات کے توسط سے بہت چھوٹی، چھوٹی اور اوسط درجے کی صنعتی اکائیوں کی مسابقتی مینوفیکچرنگ صلاحیتوں کو بڑھاوا دیا جائے تاکہ وہ عالمی مسابقتی صلاحیت کی حامل بن جائیں۔ اس سلسلے میں جو اقدامات کئے گئے ان میں مندی کے دوران مینوفیکچرنگ مسابقتی اسکیم، ڈیزائن کلینگ اسکیم، ٹکنالوجی اور کوالٹی کو بہتر بنانے کے لئے امداد، آئی سی ٹی مینوفیکچرنگ شعبے میں امداد، حقوق املاک دانشوراں (آئی پی آر) کے تئیں بیداری پیدا کرنا، صنعت کاری اور انتظامی ترقیات، مینوفیکچرنگ کے شعبے کو کوالٹی انتظام معیارات کے توسط سے مسابقت کی صلاحیت والا شعبہ بنانا اور کوالٹی کی حامل ٹکنالوجی کے اوزار وغیرہ کی فراہمی جیسی چیزیں شامل ہیں۔اس پروگرام کے تحت جو حصولیابیاں ہوئی ہیں، ان کا احساس بہت چھوٹی، چھوٹی اور اوسط درجے کی صنعتی اکائیوں کے ذریعے تیار کئے جانے والے مال کے مطالبے میں اضافے سے ظاہر ہوتا ہے۔اس سے اسکیم کے تحت مذکورہ اکائیوں کو جو فائدہ حاصل ہو رہا ہے اس کا بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

بہت چھوٹی، چھوٹی اور اوسط درجے کی صنعتی اکائیوں کی وزارت تمام ریاستوں میں ایم ایس ایم ای کے فروغ کے لئے متعلق اسکیموں کا نفاذ عمل میں لاتی ہے۔ ان میں کریڈٹ گارنٹی اسکیم کریڈٹ سے وابستہ پونجی سبسڈی اسکیم، قومی مینوفیکچرنگ مسابقتی پروگرام، کلسٹر ترقیات پروگرام، مارکیٹنگ ترقیات امداد، بین الاقوامی تعاون اسکیم اور وزیر اعظم کی روزگار کی فراہمی پروگرام جیسی اسکیمیں شامل ہیں۔ ایم ایس ایم ای کے تحت بجٹی تخصیص اور اس کے استعمال کی تفصیلات جن کا تعلق مختلف اسکیموں اور پروگراموں سے ہے۔وزیر موصوف نے بتایا کہ حکومت نے حقوق املاک دانشوراں

مضمون نگار ریسرچ اسکالر ھیں۔

(آئی پی آر) کے سلسلے میں 2016 کے دوران آئی پی آر اسکیم کے تحت مجموعی طور پر 78 بیداری مہمات کا اہتمام کیا ہے۔اس کے لئے کے وی آئی سی اسکیمیں بھی شروع کی گئی ہیں۔ کھادی مصنوعات کی کوالٹی کو بہتر بنانے اور مارکیٹنگ کے لحاظ سے ان کی مقبولیت کو یقینی بنانے کے لئے کے وی آئی سی مارکیٹ پرموشن اور ترقیات امداد (ایم سی ڈی اے) اسکیم ، کھادی اصلاحات اور ترقیات پروگرام (کے آر ڈی پی) جیسے اقدامات کئے جارہے ہیں۔منڈی فروخت ترقیات امداد (ایم پی ڈی اے) اسکیم کو کے وی آئی سی کے تحت ترمیم کے عمل سے گزارا گیا ہے اور اس کا نام ایم پی ڈی اے اسکیم کردیا گیا ہے کیونکہ اس میں مختلف اسکیموں کو ضم کردیا ہے۔ گیارہویں منصوبے میں الگ الگ ناموں سے نافذ ہونے والی اسکیموں کو یکجا کردیا گیا ہے۔کمزور اور خستہ حال کھادی اداروں کو امداد دے کر ان کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنایا گیا ہے اور مارکیٹنگ بنیادی ڈھانچے کے لئے بھی امداد فراہم کی گئی ہے۔ یہ اسکیم 10-2009 میں شروع کی گئی تھی اور کھادی شعبے کو ضرورت کی بنیاد پر درکار تعاون فراہم کرتی ہے۔ تاکہ خستہ حال اور مسائل کے شکار اداروں کو ڈی سے سی کے زمرے میں منتقل ہونے کے لئے مدد دی جاسکے اور ان کے یہاں پیداوار فروخت اور روزگار فراہم کے عناصر پر بھی توجہ مرکوز کی جاسکے۔

کمزور اور خستہ حال موجودہ کھادی اداروں کو مدد دے کر مستحکم بنانے کے لئے متعدد اقدامات کئے گئے ہیں ۔کھادی اصلاحات اور ترقیات پروگرام کے تحت کے وی آئی شعبے کو اہم ترقیات مضمرات کو بروئے کار لانے کے لئے امداد فراہم کی جاتی ہے۔کلیدی / پالیسی سطح کی اصلاحات اور ادارہ جاتی اصلاحات کے توسط سے کھادی اور دیہی صنعتوں کو از سر نو مضبوط بنایا جاتا ہے۔ایسے کھادی اداروں کو براہ راست اصلاحات امداد (ڈی آر اے) فراہم کی جاتی ہے جو اپنی پیداواریت بڑھانا چاہتے ہیں اور ساتھ ساتھ مصنوعات کی کوالٹی کو بہتر بنانا چاہتے ہیں نیز اپنی فروخت کی دوکانوں کو تشکیل نو کی عمل سے گزارنا چاہتے ہیں۔

اس سلسلے میں پیش قدمی کرتے ہوئے بہت چھوٹی

، چھوٹی اور اوسط درجے کی صنعتوں (ایم ایس ایم ای) کے وزیر جناب کلراج مشرا نے نئی دہلی میں قومی مینوفیکچرنگ مسابقتی پروگرام کے تحت ڈیزائن اصلاح اسکیم کے موضوع پر قومی ورکشاپ کا افتتاح کیا۔اس اسکیم کو بہت چھوٹی ، چھوٹی اور اوسط درجے کی صنعتوں کی وزارت کے تحت ترقیاتی کمشنر کے دفتر کے توسط سے قومی انسٹی ٹیوٹ آف ڈیزائن، احمد آباد، بھارت کے تعاون و اشتراک سے نافذ کیا جائے گا۔ڈیزائن کلینک اسکیم کے لئے مذکورہ قومی ورکشاپ یہاں مضمرات کے حامل شراکت داروں کیلئے منعقد ہوئی تاکہ ایم ایس ایم ای کو قومی اور بین الاقوامی پس منظر میں مسابقت کی اہل بنایا جاسکے۔ یہ قومی ورکشاپ اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت چھوٹی، چھوٹی اور اوسط درجے کی صنعتی اکائیوں اور قومی انسٹی ٹیوٹ آف ڈیزائن کیلئے کافی مفید ثابت ہوئی اور اس نے اس بات کا موقع فراہم کیا کہ ایم ایس ایم ای سیکٹر کیلئے ہمہ گیر ترقیات کے مستقبل کے لائحہ عمل اور سمت کی تلاش کی جاسکے اور متعلقہ افراد اپنی اپنی کامیابیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ شیئر کرسکیں۔

واضح رہے کہ ایم ایس ایم ای سیکٹر ملک کی مجموعی گھریلو پیداوار میں تعاون دیکر ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مجموعی صنعتی پیداوار اور روزگار کی فراہمی میں اس کا اہم حصہ رہتا ہے۔ ایم ایس ایم ای سیکٹر کے تحت لگاتار پیمانے پر جب مینوفیکچرنگ کی مسابقتی صلاحیت برقرار رہتی ہے تو یہ فطری طور پر ہندوستان کی مستقبل کی ترقی کی ضامن ہوتی ہے۔ مینوفیکچرنگ مسابقتی صلاحیت براہ راست پیداواریت سے وابستہ ہے اور ہمہ گیر پیداواریت صنعت کی اس اہلیت پر منحصر ہے جس کے تحت صنعت میں نئے ، پسندیدہ کوالٹی کی حامل مصنوعات تیار ہوتی ہیں جو استعمال کنندگان اور منڈی کی ضروریات اور مطالبات کے مطابق ہوتی ہیں اور بدلتے ہوئے حالات میں اپنی افادیت برقرار رکھتی ہیں۔

ایم ایس ایم ای کی وزارت کے تحت بہت چھوٹی، چھوٹی اور اوسط درجے کی صنعتوں کیلئے قومی مینوفیکچرنگ مسابقتی پروگرام (این ایم سی پی) سے متعلق ڈیزائن کلینک اسکیم کا مقصد یہ ہے کہ مصنوعات، مخصوص اعمال، مواصلات، پیکیجنگ اور دیگر تمام سرگرمیوں کے سلسلے میں ڈیزائن سے متعلق پہل قدمیوں اور اصلاحات کو ڈیزائن سپورٹ اور جدید کاری کے ذریعے متعارف کرایا جائے۔ حال ہی میں یہ اسکیم نظر ثانی شدہ بجٹ، عہد بندگی اور نشانوں کے ساتھ آراستہ و پیراستہ ہوئی ہے۔

ورکشاپ کے ایک حصے کے طور پر ڈیزائن کلینک اسکیم کے تحت ڈیزائنوں کے سلسلے میں مختلف جدت طرازیوں کو ڈسپلے کے ذریعے نمائش کیلئے پیش کیا گیا اور ورکشاپ میں رکھا گیا تاکہ دو مقاصد حل ہوسکے۔ پہلا یہ

کہ ایم ایس ایم ای کے ذریعے حاصل کامیابیوں کو دیگر متعلقہ ادارے بھی جان سکیں جو ڈیزائنر اور ادارے ڈی سی ایس سے وابستہ ہیں، انہیں تمام تر جانکاری مل سکے اور دوسرا مقصد یہ تھا کہ نئے ڈیزائن اور ڈیزائن کلینک اسکیم کے تحت ایک پالیسی دستاویز وضع کرنے کیلئے راستہ ہموار ہوسکے اور ایم ایس ایم ای کی مینوفیکچرنگ مسابقتی صلاحیت میں اضافہ کیا جاسکے۔

ڈبہ بندی کا شعبہ میں چھوٹی صنعت کے درجہ میں آتا ہے۔خوراک کی ڈبہ بندی سے متعلق صنعت کی وزارت، ملک میں بارہویں منصوبے میں خوراک کی ڈبہ بندی کے شعبے کی ترقی اور فروغ کے لئے مرکزی شعبے کی بہت سی اسکیموں پر عمل درآمد کررہی ہے۔2016 کے دوران، وزارت کی بڑی کامیابیاں اس طرح ہیں:

حکومت نے ہندوستان میں تیار کردہ خوراک کی مصنوعات کے سلسلے میں ای- کامرس کے ذریعہ سمیت تجارت کے لئے 100 فیصد غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری کی اجازت دی۔100 فیصد غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری کی اجازت آٹومیٹک روٹ کے ذریعہ سے کھانے کی مصنوعات کی مینوفیکچرنگ کی اجازت پہلے ہی دی جاچکی ہے۔اس سے خوراک کی ڈبہ بندی کے شعبے میں، غیر ملکی سرمایہ کاری میں تیزی آئے گی۔اس سے کسانوں کو زبردست فائدہ ہوگا اور روزگار کے بہت سے مواقع پیدا ہوں گے۔

خوراک کی ڈبہ بندی کے شعبے میں سرمایہ کاری کو بڑھاوا دینے کے لئے اضافی مالی رعایت مندرجہ ذیل طور پر دی گئی ہے: (اے) ریفریجریٹیڈ کنٹینروں پر ایکسائز ڈیوٹی 12 اعشاریہ 5 فیصد سے کم کرکے 6 فیصد کردی گئی ہے۔(بی) ریفریجریٹیڈ کنٹینروں پر بنیادی کسٹم ڈیوٹی 10 فیصد سے کم کرکے 5 فیصد کردی گئی۔ میگا فوڈ پارکوں کی اسکیم کے تحت: (اے) انڈس میگا فوڈ پارک، کھرگونے (مدھیہ پردیش) جھارکھنڈ میگا فوڈ پارک رانچی (جھارکھنڈ) اور جانگی پور بنگال میگا فوڈ پارک، مرشد آباد (مغربی بنگال) میں کام کاج شروع کیا گیا اور اس کا افتتاح کیا گیا۔(بی) لدھیانہ میں پنجاب ایگرو انڈسٹریز کارپوریشن (پی اے آئی سی) میگا فوڈ پارک پروجیکٹ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔(سی) اس طرح سے، اب تک 8 میگا فوڈ پارکوں میں کام کاج شروع کردیا گیا۔(ڈی) ایک میگا فوڈ پارک سے خصوصی طور پر دیہی علاقوں میں روزگار کے پانچ ہزار سے چھ ہزار مواقع پیدا کرنے کے علاوہ تقریباً 25 ہزار سے 30 ہزار کسانوں کو فائدہ پہنچنے کا امکان ہے۔

(ایف) این اے بی اے آر ڈی نے 2000 کروڑ روپے کے، خوراک کی ڈبہ بندی کے فنڈ کے تحت دس میگا فوڈ پارک پروجیکٹوں اور خوراک کی ڈبہ بندی کے دو کارخانوں کے لئے 427.69 کروڑ روپے کا مدتی قرضہ کی منظوری دے دی، جس میں سے 81.10 کروڑ روپے کی رقم تقسیم کردی گئی ہے۔ وزارت نے مختلف ریاستوں میں 157 نامزد فوڈ پارکوں کا نوٹی فکیشن جاری کیا، جس کا مقصد این اے بی اے آر ڈی سے خصوصی فنڈ کے تحت مناسب شرح پر قرضہ حاصل کرنا ہے۔ بہت چھوٹی، چھوٹی اور درمیانہ صنعتوں (ایم ایس ایم ای) کی وزارت پورے ملک میں ایم ایس ایم ای شعبے کے فروغ اور ترقی کے لئے متعدد اسکیموں پر عمل درآمد کرتی ہے۔ وہ اسکیمیں ایم ایس ایم ای کو قرض مہیا کراتی ہیں، ان میں قرض سے منسلک سرمایہ سبسڈی اسکیم (سی ایل سی ایس ایس) اور وزیراعظم کا روزگار جنریشن پروگرام (پی ایم ای جی پی) شامل ہیں۔قرض گارنٹی اسکیم 100 لاکھ روپئے تک کے مساوی قرض کی ضمانت دیتی ہے۔ بہت چھوٹی، چھوٹی اور درمیانہ صنعتوں کے کلسٹر کے فروغ پروگرام کا مقصد نرم مداخلتوں اور سخت مداخلتوں (مشترکہ سہولتی مراکز کے قیام) اور بنیادی ڈھانچے کو تا حال بنا کر بہت چھوٹی اور چھوٹی صنعتوں کی ہمہ جہت ترقی کی ہے۔

بہت چھوٹی، چھوٹی اور درمیانہ درجے کی صنعتوں کی وزارت نے ایم ایس ایم ای کو فروغ دینے کے مقصد سے کچھ اقدامات کئے ہیں تاکہ تجارت میں سہولت ہو۔ ادیوگ آدھار میمورینڈم کے تحت وزارت نے ون پیج (ایک صفحہ) رجسٹریشن کو 18.9.15 کو نوٹیفائی کیا۔ فریم ورک فار ریوائیول اینڈ ری ہیبی لٹیشن آف ایم ایس ایم ای ز کو 29.5.15 کو نوٹیفائی کیا تھا جس نے ریوائیول اور ری ہیبی لٹیشن کو ایک میکنزم فراہم کیا تھا جو صنعتوں کے لئے کارگر ثابت ہوئی اور جس سے ڈیبٹرز اور کریڈیٹر میں توازن رکھنے کی امید کی جاسکتی ہے، صنعت کاروں اور دیہی صنعت میں اختراع کو فروغ دینے کی اسکیم 18.3.15 کو لانچ کیا گیا جس کے تحت دیہی علاقوں کی صنعتوں اور تجارت میں ٹکنالوجی بزنس ان کیو بیٹر، لولی ہڈ بزنس ان کیوبیٹر کے ذریعہ اختراع کو فروغ دینا مقصود تھا۔اس کے علاوہ پرائم منسٹر ایمپلائمنٹ جنریشن پروگرام اور اسکیم آف فنڈ فار دی جنریشن آف ٹریڈیشنل انڈسٹریز کے ذریعہ کھادی اور کھادی مصنوعات کو فروغ دینا مقصود ہے۔

کھادی اور دیہی صنعتوں کے کمیشن (کے وی آئی سی) کا قیام نو 26 اکتوبر 2015 کو جاری کئے گئے ایک نوٹی فکیشن کے ذریعہ عمل میں آیا تھا۔اس کا مقصد دیہی علاقوں میں کھادی اور دیہی صنعتوں کا فروغ اور اس طرح کی صنعتوں کے قیام اور فروغ کی سہولت دستیاب کرانا اور اس میں تعاون دینا تھا۔کھادی ایک بین الاقوامی برانڈ کی حیثیت اپنا وجود رکھتی ہے۔ کے وی آئی سی کو دسمبر 2006 سے ڈیمڈ ایکسپورٹ پروموشن کونسل کا درجہ حاصل ہے۔ 1018 کھادی اور دیہی صنعتیں (کے وی آئی) رکن کی حیثیت سے رجسٹرڈ ہیں۔تاہم زیادہ تر برآمدات مرچینٹ ایکسپورٹروں کے ذریعہ کی جاتی ہیں نہ کہ براہ راست کے وی آئی آ کائیوں کے ذریعہ۔ براہ راست برآمدات کرنے والی کے وی آئی اکائیوں کو فری آن بورڈ (ایف او بی) کی قدر کا پانچ فی صد یا پھر دس لاکھ روپے، جو بھی کم ہو، بطور مراعات دیئے جاتے ہیں۔مزید برآں کے وی آئی سی کھادی، دیہی صنعتوں کی بین الاقوامی تجارتی میلوں/نمائشوں میں حصہ لینے کے لئے حوصلہ افزائی کرتی ہے۔اس کے لئے یہ ہوائی جہاز کے کرایہ کا 75 فی صد اور اسٹال کے کرایہ کا 50 فی صد بطور سبسڈی دیتا ہے تاکہ وہ اپنی مصنوعات کی برآمدات بڑھاسکیں۔ مذکورہ دونوں مدوں کے تحت دی جانے والی سبسڈی کی زیادہ سے زیادہ حد سوا لاکھ روپیہ ہے۔ خواتین کاروباریوں اور را داروں/ درج فہرست ذات/ درج فہرست قبائل/ شمال مشرق کی ریاستوں کے معاملے میں

ہوائی جہاز کا کرایہ اور اسٹال کے کرایہ کے سلسلہ میں دی جانے والی مراعات سو فی صد تک ہے بشرطیکہ یہ زیادہ سے زیادہ سوا لاکھ تک ہوں۔ بہت چھوٹی، چھوٹی اور اوسط درجہ کی کمپنیوں کی وزارت کھادی کی جامع ترقی اور فروغ کے لئے متعدد اسکیموں کا نفاذ کر رہی ہے۔ اس شعبہ میں تقریباً 11.27 ورکرس مصروف کار ہیں۔

اس سلسلہ میں مارکیٹ پروموشن اینڈ ڈیولپمنٹ اسسٹنس کے طور پر جو امداد دی جاتی ہے اس کا مقصد کھادی ورکروں کی آمدنی میں اضافہ کرنا ہے۔ اس اسکیم کے تحت کھادی سے منسلک کاریگروں کو پرائم کوسٹ کے 30 فی صد کے برابر بازار ترقیاتی تعاون دیا جائے گا جس کی تقسیم کاریگروں، پیداوار کرنے والے اور فروخت کرنے والے اداروں میں 40:20:40 کے تناسب سے کی جائے گی۔ کاریگروں کی حصہ داری پہلے 25 فی صد تھی جسے بڑھا کر اب 40 فی صد کر دیا گیا ہے۔ اس سے حاصل ہونے والے فائدے کی منتقلی براہ راست کھادی کاریگروں کے کھاتوں میں کی جائے گی۔

کے وی آئی سی کھادی کو فروغ دینے کے لئے متعدد اقدامات کر رہا ہے جس میں ای۔ کامرس پورٹلس، بڑے شاپنگ مالس وغیرہ کے ساتھ معاہدے شامل ہیں۔ اس کا مقصد کھادی کو فروغ دینا اور اس کی فروخت میں اضافہ کرنا ہے۔ یہ نئے ڈیزائنر ریڈیمیٹ کپڑے تیار کر رہی ہیں اور انہیں فروخت کر رہی ہیں۔ اس معاملہ میں نوجوانوں کو خاص طور پر توجہ کا مرکز بنایا گیا ہے اور کھادی ڈینم، کھادی ٹی شرٹس وغیرہ تیار کئے جا رہے ہیں۔ کھادی کے فروخت کے لئے ضلع / ریاستی / قومی سطح پر تجارتی میلوں/ نمائشوں کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔

بہت چھوٹی، چھوٹی اور اوسط درجے کی صنعتوں (ایم ایس ایم ای) کے مرکزی وزیر جناب کلراج مشرا نے اچھی حکمرانی اور ایم ایس ایم ای میں روزگار پیدا کرنے کیلئے اطلاعاتی ٹکنالوجی کا استعمال کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ نئی دہلی میں ایم ایس ایم ای کی وزارت کے سینئر عہدیداروں کی ایک میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ صنعت کاروں میں ادیوگ آدھار سے جڑے ادیوگ آدھار میمورنڈم (یو اے ایم) کی مقبولیت بڑھتی جا رہی ہے اور روزانہ تقریبا 4000 یو اے ایم داخل کئے جاتے ہیں۔ جناب کلراج مشرا اور ایم ایس ایم ای کے مرکزی وزیر مملکت جناب گری راج سنگھ نے وزیر اعظم کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے ایم ایس ایم ای کی وزارت کے سینئر عہدیداروں سے ملاقات کی۔ ان تمام اقدامات سے امید کی جاتی ہے کہ ایم ایس ایم ای کے شعبہ کو توانائی ملے گی اور یہ شعبہ ملک کی ترقی میں اہم رول ادا کرتا رہے گا۔

☆☆☆

ہمیں اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ جمہوری حکمرانی کے فائدے ملک کے ہر شہری تک پہنچیں: نائب صدر جمہوریہ

☆ نائب صدر جمہوریہ ایم وینکیا نائیڈو نے کہا ہے کہ ہمیں اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ جمہوری حکمرانی کے فوائد ملک کے ہر شہری تک پہنچیں۔ وہ مرکزی ویجیلنس کمیشن (سی وی سی) کے ذریعہ ویجیلنس بیداری ہفتے کے انعقاد پر، جس کا موضوع ہے ''میرا ویژن – بدعنوانی سے پاک بھارت''، تقریب کا افتتاح کرنے کے بعد اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر شمال مشرقی خطے کی ترقی کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج)، وزیر اعظم کے دفتر، عملے، عوامی شکایات اور پنشن، ایٹمی توانائی اور خلا کے وزیر مملکت ڈاکٹر جیتیندر سنگھ، کابینی سکریٹری جناب پی کے سنہا، مرکزی ویجیلنس کمشنر جناب کے وی چودھری اور دیگر اہم شخصیات موجود تھیں۔ نائب صدر نے کہا کہ ہمیں بدعنوانی کی خبروں کا پتہ لگا کر اس کو ختم کرنا ہوگا۔ انھوں نے مزید کہا کہ ہمیں مسلسل اس بات پر نظر رکھنی ہوگی کہ ہمارے ملک کے اس خوبصورت اور وسیع شجر کو کیڑے مکوڑوں وغیرہ سے نقصان نہ پہنچے۔ انھوں نے کہا کہ پورے ماحولیاتی نظام میں تبدیلی لا کر اس درخت کو محفوظ رکھنا اور مسلسل پروان چڑھانے کی ضرورت ہے۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ جہاں تک حکمرانی کا سوال ہے، سردار پٹیل بھارتی روایات کی بہترین اقدار کی نمائندگی کرتے ہیں اور انھوں نے ملک کو یکجا کیا اور وہ عوامی زندگی میں ایمانداری اور بے لوث خدمت کی ایک تابندہ مثال تھے۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں سردار ولبھ بھائی پٹیل کے پیغام اور زندگی سے تحریک حاصل کرنی چاہئے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ان کی حقیقت پسندی اور معاملات کو حل کرنے کے لئے عملی طریقہ کار کی وجہ سے وہ چیلنجوں کا مقابلہ کرنے اور قائدانہ صلاحیتوں کا اظہار کرنے میں کامیاب رہے۔ نائب صدر جمہوریہ جناب ایم وینکیا نائیڈو نے کہا کہ ایمان داری اور دیانت داری سماجی پونجی کے اہم عنصر ہیں۔ انھوں نے ملک کی اقتصادی پونجی اور دانشورانہ پونجی میں اضافہ کیا۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ ضابطے اور قوانین کا نفاذ زیادہ سے زیادہ شہریوں پر مرکوز ہونا چاہئے۔ ہر ایک شہر کو معیاری خدمات تک کسی تاخیر اور بدعنوانی کے بغیر حاصل ہونی چاہئیں۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جانی چاہئے تا کہ اس میں مضبوط اقدار، اخلاقی کردار اور وسیع طور پر پورے سماج کی بھلائی کے لئے عہد بستگی کو فروغ دیا جا سکے۔ انھوں نے مزید کہا کہ مرکزی ویجیلنس کمیشن اسکولوں اور کالجوں میں ''یکجہتی کلب'' کو فروغ دینے کی کوششیں کر رہا ہے اور یہ اقدام بلاشبہ مستقبل میں زبردست فائدہ پہنچائے گا۔ انھوں نے بدعنوانی کی لعنت سے نمٹنے کے لئے کمیشن کی مسلسل کوششوں کی ستائش کی۔

☆☆☆

بڑھتے قدم

(ترقیاتی خبر نامہ)

مرکزی سیکٹر کی اسکیموں کے لئے سرکاری مالی بندوبست نظام کا آغاز

☆مرکزی وزیر خزانہ اور کارپوریٹ امور کے وزیر جناب ارون جیٹلی نے کہا ہے کہ حکومت ہند کی تمام مرکزی سیکٹر کی اسکیموں کے لئے سرکاری مالی بندوبست نظام (پی ایف ایم ایس) کا لازمی استعمال نافذ کرنے والی ایجنسیوں کے لئے فنڈ کی فراہمی اور نگرانی میں مدد کرے گا۔ جناب جیٹلی نے مزید کہا کہ پی ایف ایم ایس کے ذریعے فنڈ کی نگرانی کی وجہ سے مرکزی اور ریاستی سرکاروں کی اسکیمیں نافذ کرنے والی بہت سی ایجنسیوں کے ذریعے فنڈ کے استعمال کی حقیقی صورت حال کی معلومات حاصل کی جاسکتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس طرح کی اسکیم نافذ کرنے کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ اسکیموں کے فوائد آخری حد تک پہنچیں۔ وزیر خزانہ نے اس ضمن میں مختلف اسکیموں کو براہ راست فوائد کی منتقلی (ڈی بی ٹی) کے نظام کے ذریعے نافذ کئے جانے کا خاص طور سے ذکر کیا۔ مرکزی وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی قومی دارالحکومت میں تمام مرکزی سیکٹر کی اسکیموں کے لئے سرکاری مالی بندوبست نظام (پی ایف ایم ایس) کا آغاز کرنے کے بعد وزارت خزانہ اور دیگر وزارتوں کے سینئر عہدیداروں کے ساتھ خطاب کر رہے تھے۔ مرکزی سیکٹر کی ان اسکیموں کے لئے 666644 کروڑ روپے کے بجٹ کو منظوری دی گئی تھی، جو 2017-18 کے درمیان کئے گئے اخراجات کا 31 فیصد ہے۔ مرکزی وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے مزید کہا ہے کہ پی ایف ایم ایس میں وسائل کی دستیابی کے بارے میں حقیقی معلومات فراہم کرنے، مالی بندوبست کو بہتر بنانے کے لئے اس کے زبردست امکانات کا استعمال کرنے کے بارے میں حقیقی معلومات حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت بھی حکومتوں کو دیے گئے قرض کی لاگت کے بارے میں زیادہ جانکاری حاصل کرسکیں گے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ پی ایف ایم ایس کے استعمال سے نہ صرف کاغذی کارروائی کم ہوگی بلکہ یہ نگرانی کے لئے بھی بہت فائدہ مند ہوگی۔ اس کا آغاز مرکزی وزیر خزانہ اور کارپوریشن امور کے وزیر جناب ارون جیٹلی نے وزارت خزانہ کے سینئر عہدیداروں اور مختلف مرکزی محکموں کے اعلیٰ عہدیداروں کی موجودگی میں کیا۔ جناب ارون جیٹلی نے اخراجات اور کھاتے کے اکاؤنٹینٹ جنرل کے محکمے (سی جی اے) کی اس اسکیم کو مقررہ وقت میں نافذ کرنے کے لئے مبارکباد دی۔ اس سے پہلے اپنے خیر مقدمی خطبے میں خزانہ کے سکریٹری جناب اشوک لواسا نے کہا کہ پی ایف ایم ایس نہ صرف فنڈ کا مکمل پتہ لگانے بلکہ فنڈ کی منتقلی میں بھی استعمال کیا جائے گا۔ انھوں نے بتایا کہ فی الحال مرکزی سیکٹر کی 13 اسکیمیں پی ایف ایم ایس کے تحت آتی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ پی ایف ایم ایس کے ذریعے اسکیمیں نافذ کرنے سے نظام میں شفافیت آئے گی اور فنڈ کی آسانی سے منتقلی کو یقینی بنایا جاسکے گا۔ جناب لواسا نے کہا کہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی 300 سے زیادہ اسکیموں کو اب پی ایف ایم ایس کے ذریعے چلایا جارہا ہے اور 2013 سے 2.91 لاکھ کروڑ کی ادائیگی ڈی بی ٹی کے تحت پی ایف ایم ایس کے ذریعے کی جارہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ پی ایف ایم ایس کی وجہ سے حکومت فوائد کی براہ راست ادائیگی (ڈی بی ٹی) کے تاریخی قدم کو آگے بڑھانے میں کامیابی ہوئی ہے، جس سے ناجائز فائدہ اٹھانے والوں کو ختم کیا گیا ہے۔ خزانہ کے سکریٹری جناب اشوک لواسا نے یہ بھی کہا کہ پی ایف ایم ایس دنیا کے سب سے بڑے مالی بندوبست نظام کے طور پر فروغ پانے کو تیار ہے، جو حکومت کے مالی بندوبست نظام میں یکسر تبدیلی پیدا کرنے، جواب دہی اور شفافیت پیدا کرنے کے لئے اہم ہے اور مجموعی طور پر اچھی حکمرانی کو فروغ دیتی ہے۔ خزانہ کے سکریٹری جناب اشوک لواسا نے یہ بھی بتایا کہ پہلی مرتبہ مالی سال 2016-17 کے لئے مرکزی حکومت کے سالانہ کھاتوں پر 31 اکتوبر 2017 سے پہلے دستخط کردیے گئے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ تمام ریاستی حکومتوں کے خزانوں کو مربوط کردیا گیا ہے، البتہ مغربی بنگال ریاست کے لئے اس پر ابھی کام کیا جارہا ہے۔ پی ایف ایم ایس کا مکمل نفاذ حاصل کرنے کے لئے، جس میں سافٹ ویئر ہارڈ ویئر کو جدید بنانا، حکومت کی ہر سطح پر تربیت کی ضرورت کو پورا کرنا اور ریاستی حکومتوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے ذریعے اس کام کو انجام دینے کی خاطر وسیع تیاری کے پیش نظر مرکزی حکومت نے اسے مرحلے وار نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت ہند کی مرکزی سیکٹر کی اسکیموں کو، جو 613 کے قریب ہیں، ترجیحی طور پر پی ایف ایم ایس کے ذریعے احاطہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

پی ایف ایم ایس اسکیم کا آغاز ملک میں سرکاری مالی بندوبست (پی ایف ایم) میں اصلاحات کے طور پر وزارت خزانہ کے اخراجات کے محکمے کی طرف سے کنٹرولر جنرل آف اکاؤنٹ (سی جی اے) کے ذریعے کیا گیا ہے۔ اس اسکیم کا مقصد شفافیت کو فروغ دینا اور مرکزی حکومت کے مالی بندوبست میں قابل قدر بہتری لانا اور اس کے ساتھ ساتھ پورے ملک میں مختلف مرکزی حکومت کی اسکیموں کو بہتر طور پر نافذ کرنا ہے۔ رقم کی منتقلی خرچ کے مختلف ذرائع اور وسائل (ڈی بی ٹی کے ذریعے سمیت) پر غور کرتے ہوئے پی ایف ایم ایس اس طرح

تیار کیا گیا ہے کہ یہ بڑی تعداد میں پروگرام نافذ کرنے والی ایجنسیوں کے لئے مرکزی حکومت اور ریاستی حکومتوں کی طرف سے فنڈ کی فراہمی کا پتہ لگانے کے لئے ایک مشترکہ الیکٹرانک پلیٹ فارم کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اس طرح پی ایف ایم ایس فنڈ کی تقسیم کاری اور استعمال کی بروقت نگرانی رکھتا ہے اور حکومت ہند کے ساتھ ساتھ ریاستی حکومتوں کی وزارتوں اور محکموں کو ٹھوس فیصلے لینے میں مدد کرنے والا نظام فراہم کرتا ہے۔

مرکزی حکومت کی اسکیموں کے تحت فنڈ عام طور پر پوری طرح ریاستی حکومتوں کے خزانوں میں جاتی ہیں اور مرکزی سیکٹر کی اسکیموں کے فنڈ کا ایک بڑا حصہ بھی مرکزی حکومت کی مختلف ایجنسیوں کے ذریعے ریاستوں میں خرچ کیا جاتا ہے، اس لئے پی ایف ایم ایس کے ذریعے سرکاری فنڈ کے بندوبست میں کی گئی بہتری ریاستی حکومتوں کے سرکاری مالیے کے بندوبست پر مفید اثرات کا حامل ہوگا اور ریاستوں میں سرکاری خدمات کی ترسیل مؤثر بنائی جاسکے گی۔ یہی وجہ ہے کہ پی ایف ایم ایس مرکز اور ریاستی حکومتوں کے درمیان امداد باہمی پر مبنی حقیقی وفاق کے جذبے کی عکاسی کرتا ہے اور مرکز اور ریاست کی حکومتوں کی مشترکہ کوششوں سے عوام کی بہتری کے لئے سرکاری فنڈ کے بندوبست کو بہتر بناتا ہے۔

ریلوے کی بجلی کاری سے متعلق عالمی کانفرنس کا افتتاح کیا

☆ ریلوے اور کوئلہ کے وزیر جناب پیوش گوئل نے یہاں انسٹی ٹیوشن آف ریلویز الیکٹریکل انجینئرز (آئی آر ای ای) کی معرفت وزارت ریلوے کے اہتمام کردہ ماحولیات دوست اقدامات اور ریلوے کی بجلی کاری سے متعلق ایک عالمی کانفرنس کا افتتاح کیا۔ ریلوے کے وزیر مملکت اور مواصلات کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جناب منوج سنہا اس موقع پر خصوصی طور پر موجود تھے۔ ممبر ٹریکشن ریلوے بورڈ اینڈ پیٹرون، آئی آر ای ای جناب گھنشیام سنگھ، ریلوے بورڈ کے دیگر ارکان، ایڈیشنل ممبر الیکٹریکل، ریلوے بورڈ اینڈ پریسیڈنٹ، آئی آر ای ای جناب وی کے اگروال اور دیگر افسران اس موقع پر موجود تھے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ریلوے اور کوئلہ کے وزیر جناب پیوش گوئل نے کہا کہ بھارتی ریلوے ایک جدید طرز عمل اور اعتماد کے ساتھ کام کررہی ہے۔ بھارتی ریلوے کے سوچنے سمجھنے کا طریقہ بدل گیا ہے۔ بھارتی ریلوے'' کریں گے اور کرسکتے ہیں'' کے جذبے کے ساتھ کام کر رہی ہے، کیونکہ حکومت کے نزدیک ترقی ایک مثبت ایجنڈا ہے۔ بھارتی ریلوے مشن کے انداز میں کام کررہی ہے اور مسائل کے حل نکال رہی ہے۔ بھارتی ریلوے عام لوگوں کی خدمت کے لیے ایک متعینہ مدت میں کام کرنے کے تئیں عہد بستہ ہے۔ عام لوگوں کے نزدیک ریلوے کو ٹرانسپورٹ کا بہتر ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ 1.3 ملین ریلوے اہلکاروں نے عہد بستگی کے ساتھ خدمت کرنے کے تئیں خود کو وقف کررکھا ہے۔ ہم پوری مہارت اور مؤثر انداز میں ایک مقررہ مدت کے اندر بھارتی ریلوے کو عالمی سطح کے، محفوظ اور جدید ٹرانسپورٹر میں تبدیل کرنے کی سمت میں کام کررہے ہیں۔ اب جب کہ بھارت نے دنیا کو ایل ای ڈی بلبوں کی جگہ پر ایک نئی روشنی متعارف کرایا ہے اسی طرح سے بھارتی ریلوے 100 فیصد بجلی کاری کے عمل کو حاصل کرکے دنیا کی قیادت کرے گی۔ بھارتی ریلوے معیشت کے مختلف پیمانوں کا استعمال کرکے کمتر قیمتوں پر 100 فیصد بجلی کاری کے عمل کو مکمل کرسکے گی جس میں ترغیبات کے ساتھ جرمانے کی اسکیم ہوگی۔ 100 فیصد بجلی کاری کے لیے ایک جامع منصوبہ کی ضرورت ہے۔ یہ کانفرنس تمام رکاوٹوں کے حل تلاش کرنے کو یقینی بنائے گی اور اس کا مقصد مشن کے انداز میں بجلی کاری کو نافذ کرنا ہے۔ سوچنا آسان ہے لیکن کرنا مشکل ہے لیکن جیسا کہ آپ سوچتے ہیں اس طرح کرنا اور بھی زیادہ مشکل ہے۔ اور بھارتی ریلوے نے اس زیادہ مشکل چیلنج کو قبول کیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا ہمیں ماضی میں ہی زندگی گزارنا ہے یا پھر ہم تبدیلی کے لیے تیار ہیں۔ ہمیں اعلیٰ معیار پر تبدیلی لانی ہے۔ نئے بھارت کے ساتھ ہمیں نئے بھارتی ریلوے کی تعمیر کرنی ہے جو کہ جدید اور محفوظ ہو اور جو بہتر رفتار سے چلتی ہو۔ ہمیں جدید طریقوں کو شامل نہ کرکے اسے اگلی نسل پر نہیں چھوڑ دینا چاہیے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ریلوے اور مواصلات کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جناب منوج سنہا نے کہا کہ بھارتی ریلوے نے 100 فیصد بجلی کاری کا ایک زبردست ہدف متعین کیا ہے، اس بڑے ہدف کو پورا کرنا ایک چیلنج بھرا کام ہے۔ یہ کانفرنس ایک نظریہ پیش کرے گی کہ ہم اس ہدف کو کیسے حاصل کرسکتے ہیں۔ نیز بھارتی ریلوے سے متعلق ماحول دوست اقدامات اور توانائی کے مناسب ذرائع کے استعمال کو پچھلے تین برسوں میں ہم نے ترجیح دی ہے۔ ریلوے کے وزیر مملکت جناب راجین گوہین، جو کہ کانفرنس میں شرکت نہ کرسکے، انھوں نے اپنے ارسال کردہ پیغام میں کہا کہ بھارتی ریلوے نقل وحمل کے معاملے میں توانائی کا مؤثر ترین ذریعہ ہے اور اسی لیے بھارتی ریلوے کو ماحولیاتی اعتبار سے ایک پائیدار ٹرانسپورٹ سسٹم سمجھا جاتا ہے۔ معیشت کی بڑھتی ترقی سے ٹرانسپورٹ کا شعبہ بھی ترقی کررہا ہے۔ اور اس کی توانائی کی مانگ بڑھ رہی ہے۔ ٹرانسپورٹ کے شعبے میں سب سے زیادہ توانائی کی کھپت ہوتی ہے بالخصوص ریلوے قومی توانائی کھپت کے تقریباً 2 فیصد شیئر کے ساتھ واحد سب سے بڑا کھپت والا شعبہ ہے۔ بجلی کاری کا مشن ریلوے کی ایک اسٹریٹجک تبدیلی ہے اور یہ ہندوستانی ریلوے کے ذریعہ اٹھایا گیا جراتمندانہ قدم ہے۔ اسی لیے فیصلہ کیا گیا ہے کہ تیز رفتار کے ساتھ پورے ریلوے نیٹ ورک کی بجلی کاری کی جائے۔ ریلوے بورڈ کے چیئرمین جناب اشوانی لوہانی نے اپنے ارسال کردہ پیغام میں کہا کہ توانائی کے مؤثر ترین نقل وحمل کا ذریعہ ہونے کے ناطے ریلوے توانائی کی تمام طرح کے اقسام کو ماحول دوست ذرائع میں بدلنے کی سمت میں کام کررہی ہے اور اس سلسلے میں اس نے متعدد اقدامات کئے ہیں۔ ہمیں مسلسل جدت طرازی لاتے رہنا ہے تاکہ ریلوے کو کم خرچ والا، پائیدار اور ایک ترجیحی ٹرانسپورٹ بنایا جاسکے۔ اس سلسلے میں 100 فیصد بجلی کاری کا ہدف ابھی طے کیا گیا ہے۔ اس کانفرنس میں بجلی کاری کے پروجیکٹوں میں تیزی لانے، رفتار بڑھانے اور مؤثر انداز میں ریل شعبے میں قابل تجدید توانائی کے استعمال سے متعلق بہت سارے حل پیش کئے جائیں گے جس سے آپریشنل اخراجات

میں کمی آئے گی۔

اس موقع پر بولتے ہوئے ریلوے بورڈ کے ممبر ٹریکشن جناب گھنشیام سنگھ نے کہا کہ وزیراعظم کی اہل قیادت اور ریلوے کے معزز وزیر کی رہنمائی میں بھارتی ریلوے نے اپنی خدمات میں بہتری لاکر اس ملک کے لوگوں کی خدمت کے تئیں عہد بستگی کا مظاہرہ کیا ہے اور اس طرح وہ بتدریج ملک بھر میں اسے ایک موثر اور قابل اعتماد عوامی اور اشیا کے نقل وحمل کی ایجنسی میں بدل رہی ہے۔ ریلوے کے وزیر کے اعلان کے مطابق روزانہ تقریبا 30 کلومیٹر تک بجلی کاری کے عمل کو پورا کرنے کے لیے ہم متعدد ٹکنالوجی شروع کررہے ہیں اور نیلامی کے عمل میں منظم تبدیلیاں لارہے ہیں۔ بجلی کاری کا عمل اخراجات کو کم کرنے کے لیے ایک طاقت ور ذریعہ ہے۔ مزید برآں بجلی کاری کے عمل سے ٹریکشن توانائی بل میں بھی کافی کمی آئے گی۔ اور توانائی کے موجودہ 26500 کروڑ روپے کے بل کے بدلے یہ 16000 کروڑ روپے کا بل ہوگا یعنی تقریبا 40 فیصد کی کمی آئے گی۔ بھارتی ریلوے نے کھلی رسائی کے تحت بجلی خرید کر کے پچھلے دو برسوں میں 2014-15 میں 10600 کروڑ کے الیکٹرک ٹریکشن بل کو تقریباً 1200 کروڑ روپے تک کرکے پہلے سے ہی تخفیف کر رکھی ہے اور مزید اسی طرح کی تخفیف کا امکان ہے جس سے ریلوے کی اس مالی سال کے اخیر تک تقریبا 3000 کروڑ روپے کی سالانہ بچت ہوگی۔

انڈین ریلوے الیکٹریکل انجینئرس (آئی آر ای ای) اور ریلوے بورڈ کے ایڈیشنل ممبر (الیکٹریکل) جناب وی کے اگروال نے کہا کہ آئی آر ای ای کی کانفرنس کا مقصد قابل نفاذ ٹکنالوجی حل، تیز رفتار بجلی کاری کے عمل کی فائنانسنگ اور 2020 تک 1200 میگاواٹ کی تنصیب کے ہدف کے حصول کے لیے قابل تجدید توانائی کے طریقوں کے نتیجہ خیز استعمال کے لیے تیز رفتار انجنوں کی شمولیت اور ان کے حل پر تبادلہ خیال کرنا ہے اور اس طرح سے بھارتی ریلوے کو دنیا بھر میں ایک موثر ترین ریل نیٹ ورک میں تبدیل کرنے کے وسیع تر مقصد کو حاصل کرنا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس دوروزہ عالمی کانفرنس کا اصل مقصد ماحول دوست بجلی پروجیکٹ کے ڈیولپروں اور دوسرے شراکت داروں کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر لانا ہے تاکہ بھارتی ریلوے کو ایک موثر اور ماحول دوست ٹرانسپورٹ کا ذریعہ بنایا جاسکے۔ اس کانفرنس کا مقصد وزیراعظم کی میک ان انڈیا اور انوویٹیو انڈیا مہم کو فروغ دینا ہے۔ کانفرنس کے موضوعات ہیں:

بھارتی ریلوے کو 100 فیصد بجلی کاری میں تبدیل کرنا، تیز رفتار بجلی کاری کے عمل کے لیے نئی ٹکنالوجی، میکانزم اور اختراعی حل کو بروئے کار لانا، بھارتی ریلوے کے تیز رفتار ریل انجنوں کی ضروریات کو پوری کرنا، 200 کلومیٹر فی گھنٹے کی رفتار سے او ایچ ای۔ بھارتی ریلوے میں موثر توانائی کا حل تلاش کرنا اور قابل تجدید توانائی کے استعمال میں اضافہ کرنا ہے۔

کانفرنس کے اهداف *مختصر لفظوں میں* کانفرنس کا مقصد ہے: بھارتی ریلوے میں دستیاب ماحول دوست توانائی کے متبادل کے بارے میں شراکت داروں میں بیداری پیدا کرنا۔☆ موجودہ پالیسیوں اور خطرے کی وجوہات کا جائزہ لینا، بہتر اقدامات کی تجویز کرنا اور مستقبل کے مواقع کی دریافت کرنا۔☆ ان ٹکنالوجیز کے تجارتی پہلوؤں کی وضاحت کرنا اور تجارتی مواقع کی نشاندہی کرنا۔☆ کامیاب نفاذ کے لیے حکمت عملی وضع کرنا۔☆ کامیاب کاربن فٹ پرنٹنگ کے ذریعے ڈی کاربنائیزیشن پر تبادلہ خیال کرنا۔☆ دیگر ملکوں اور بینچ مارکنگ کے ساتھ موازنہ کرنا۔☆ کامیاب پائلٹ پروجیکٹوں سے متعلق کیس اسٹڈیز پر تبادلہ خیال کرنا۔

☆ بھارتی ریلوے کو 100 فیصد بجلی کاری کے عمل میں تبدیل کرنا، تیز رفتار بجلی کاری کے عمل کے لیے نئی ٹکنالوجی، میکانزم اور اختراعی حل کو بروئے کار لانا۔

☆ بھارتی ریلوے کے تیز رفتار ریل انجنوں کی ضروریات کو پوری کرنا۔☆ 200 کلومیٹر فی گھنٹے کی رفتار سے او ایچ ای۔☆ بھارتی ریلوے میں موثر توانائی کا حل تلاش کرنا اور قابل تجدید توانائی کے استعمال میں اضافہ کرنا۔☆ میک ان انڈیا مہم کو فروغ دینا اور اسے مقبول عام بنانا۔☆ بجلی کاری، قابل تجدید توانائی، ٹکنالوجی اور حل اور ریل شعبے میں بہتر طریقوں سے متعلق عالمی اور قومی ماہرین اور صنعتی لیڈران کے تجربات کو سیکھنے اور ایک دوسرے سے بانٹنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرنا۔☆ ریل شعبے میں ماحول دوست اقدامات اور توانائی کے معاملوں پر تفصیلی مباحثہ کرنا۔

ہندوستان اور بیرون ملک کے معروف اور معزز مقررین، جن میں بومباڈیئر ٹرانسپورٹیشن (سوئیزرلینڈ) کے جناب کمبلے ٹھل، اے ڈی آئی ایف (اسپین) کے سینئر انٹرنیشنل وائس ڈائرکٹر جناب جواکوئن، سیمنس (جرمنی) کے ڈاکٹر انگ اینڈ رے ڈومنگ اور وو امن ٹکنالوجیز، آئی این سی (امریکہ) کے پروفیسر پر وداس دتہ اور متعدد دیگر شخصیات جیسے مقررین نے متعدد موضوعات پر اظہار خیال کیا جنہیں وسیع اہم موضوعات تصور کیا جاتا ہے۔ کانفرنس کے دوران ہر ایک تکنیکی اجلاس کی صدارت، حکومت ہند کی وزارت ریلوے کے تحت مختلف شعبوں کے سبکدوش اراکین نے کی۔ یہ کانفرنس، برق کاری، قابل احیا توانائی کی ٹکنالوجیوں اور مسائل کے حل نیز ریل کے شعبے میں رائج بہترین طریقہ کار سے متعلق قومی اور بین الاقوامی ماہرین نیز اہم صنعتوں کے افسران کے تجربات سے سیکھنے اور اپنے اپنے تجربات کے تبادلہ کے لئے ایک پلیٹ فارم کے طور پر بھی کام کرے گا۔ اس سے بھارتیہ ریلویز میں توانائی کے بہتر استعمال اور قابل احیا توانائی کے استعمال میں اضافے کے ساتھ پائیدار بنیادوں پر مبنی طریقہ کار کے ذریعہ نئے بھارتیہ ریل میں میک ان انڈیا پہل کو مزید فروغ حاصل ہوگا اور یہ مقبول عام ہوگا۔ اس سلسلہ میں مال کی ڈھلائی میں اور مسافروں کی آمدورفت میں کم لاگت اور اہلیت کو مزید بہتر بنانے کی غرض سے درج ذیل اقدامات کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ توانائی پائیدار وار سبز وسائل کو بروئے کار لاکر کاربن فٹ پرنٹ میں کمی لانا بھی توجہ کا اہم شعبہ ہے۔

اس خواب کے مطابق درج ذیل منصوبہ عمل تیار کئے گئے ہیں: (الف) ریلوے ٹریکوں کی برق کاری

فی الحال تقریباً 33000 آر کے ایم ٹریکوں کی برق کاری کا کام جاری ہے۔ یعنی 40 فیصد ریلوے ٹریکوں کی برق کاری ہوچکی ہے۔ پھر بھی بھارتیہ ریلویز

کے کل ایندھن کے کل بل کے صرف 35 فیصد پر تقریباً 55 فیصد مسافر ڈبوں کی آمدورفت اور 65 فیصد مال ڈھلائی ہوتی ہے۔ ہم اب ریلوے کی صد فیصد برق کاری کر رہے ہیں اور اس کام کے حصول کے لئے ریلوے کے 33000 آر کے ایم نیٹ ورک کی برق کاری 2021-22 تک تیز رفتار سے ہوگی اس سے ریلوے کا توانائی بل موجودہ 26500 کروڑ روپے کے سطح سے کم ہو کر تقریباً 16000 ہزار کروڑ روپے تک ہو جائے گا۔ اس طرح تقریباً صد فیصد برق کاری سے سالانہ دس ہزار روپے کروڑ کی بچت ہوگی۔ ریلوے ٹریکوں کی تیز رفتار برق کاری کے لئے وزارت ریلوے کو آئی آر سی او این، آر آئی ٹی ای ایس اور بی جی سی آئی ایل جیسی سرکاری دائرے کار کی اکائیوں کی خدمات حاصل کرنی ہوگی۔ برق کاری کی رفتار کے اضافے سے اس کے ایندھن کا بل' موجودہ نہج کے کاروبار کے مقابلے میں سالانہ 10,000 کروڑ روپے کم ہوگا۔

(ب) مشن 41 کے اور کھلے وسائل۔ بھارتیہ ریلوے کے توانائی کے بل میں مزید کمی لانے کے لئے ریلویز نے ''اوپن ایکسس'' کے ذریعہ بجلی کی خریداری کا عمل شروع کر دیا ہے اور رواں سال کے دوران ٹریکوں کی برق کاری کے بل میں 2500 کروڑ روپے کی کمی آنے کی امید ہے۔ یعنی 2014-15 کے مقابلے میں یہ سالانہ 25 فیصد ہو جائے گا۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ قبل کا مشن 41 کے اوپن ایکسس کے ذریعہ بجلی خرید کر 2015 سے 2025 تک بجلی بل میں تقریباً 41,000 کروڑ روپے کے بچت کے مقصد سے شروع کیا گیا تھا۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ ہم مقرر کئے گئے نشانے سے بہتر کام کر رہے ہیں اور ستمبر 2017 تک تقریباً 5100 کروڑ روپے کی بچت کی ہے۔ یعنی یہ مشن 41 کئ کے دستاویز میں کئے گئے تخمینہ سے ہزار کروڑ روپے زائد ہے۔ (ج) توانائی کی لاگت اور کاربن فٹ پرنٹس میں کمی کے لئے بھارتیہ ریلوے کے ذریعہ قابل احیا توانائی کا استعمال۔ بھارتیہ ریلوے نے تمام زونل ریلویز اور پیداواری اکائیوں میں 2020-21 تک تقریباً ہزار میگاواٹ شمسی توانائی اور تقریباً 200 میگاواٹ پون بجلی کے پلانٹ نصب کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اب تک 60 میگاواٹ سے زائد شمسی توانائی اور پون بجلی کے پلانٹ نصب کر لئے گئے ہیں۔ جو 270 اسٹیشنوں اور 1 2 0 انتظامی عمارتوں اور ہسپتالوں کا احاطہ کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ ریلوے کی عمارتوں کی چھتوں پر مزید 150 میگاواٹ بجلی کے شمسی پلانٹ نصب کئے گئے ہیں۔ پھر بھی ریلویز کے زمین پر نصب شدہ شمسی پلانٹوں کے ذریعہ مختلف ریاستوں میں توانائی کے حصول کے لئے مختلف ایجنسیوں کی وساطت سے 400 میگاواٹ کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے کام کر رہی ہے۔ ریلویز پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ (پی پی پی) کے تحت شمسی توانائی کے پلانٹ نصب کرنے کے لئے اپنی عمارتوں کی چھتوں کا موثر ڈھنگ سے استعمال کر رہی ہیں۔ اس سے ریلوے کے لئے بہت کم لاگت پر بجلی کی خریداری ممکن ہوئی ہے۔ اس طرح کسی بھی قسم کی سرمایہ کاری کے بغیر توانائی کے بل میں بچت ہوئی ہے۔ اس ماڈل کے تحت اب تک تقریباً 150 میگاواٹ شمسی توانائی کا پلانٹوں کا آرڈر کیا گیا ہے۔

(د) توانائی کا کم استعمال کرنے والی اعلی ہورس پاور لوکوموٹیوں کی پیداوار۔ بھارتیہ ریلوے 200 کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار کی صلاحیت والے تیز رفتار مسافر گاڑیوں کیا نجنوں کی تیاری کے راہ پر گامزن ہے۔ ہائی اسپیڈ انجنوں کی تیاری کا کام پوری توانائی کے ساتھ ہو رہا ہے اور امید ہے کہ مارچ 2018 تک سی ایل ڈبلیو کے ذریعہ انہیں تیار کر لیا جائے گا۔ علاوہ ازیں بھارتیہ ریلویز شناخت شدہ روٹوں پر نیم ہائی اسپیڈ آپریشن (160-200 کلومیٹر فی گھنٹہ) کے لئے 200 کلومیٹر فی گھنٹہ رفتار سے ریل گاڑیوں کو کھینچنے کی صلاحیت والے ہائی ہورس پاور (9 ہزار ایچ پی) مسافر انجنوں کی خریداری کا بھی منصوبہ بنا رہی ہے۔ مال گاڑیوں اور متعدد مسافر ریل گاڑیوں کے ڈبوں کی رفتار بڑھانے کے لئے ریلوے نے موجودہ 6000 پی ایچ والے مال گاڑی اور مسافر انجنوں کی صلاحیت بڑھا کر 9000 ایچ پی تک کرنے کا بھی منصوبہ بنایا ہے۔ یہ میک ان انڈیا پہل ہے۔ اس پر سی ایل ڈبلیو نے قبل ہی کام شروع کر دیا ہے۔

(ہ) ہیڈ آن جنریشن ایچ او ڈی۔ بھارتیہ ریلویز میں ایچ او ڈی نظام شروع کیا گیا ہے۔ جس میں مسافر ڈبوں کی روشنی، ایئر کنڈیشنگ اور دوسرے الیکٹرک لوڈ انجن براہ راست گرڈ سے حاصل کرے گا۔ اس نظام سے مسافر ڈبوں میں بجلی کی فراہمی کے لئے ڈیزل پاور کار کی ضرورت ختم ہو جائے گی اور اضافی مسافروں کو لے کر چلنے کے قابل بھی ہو جائے گی۔ اب تک 34 ریل گاڑیاں ایچ او ڈی نظام پر چل رہی ہے اور اس سے سالانہ تقریباً 87 کروڑ روپے کی بچت ہو رہی ہے۔ ان کے علاوہ رواں مالی سال کے دوران مزید 64 ریل گاڑیوں کی ایچ او ڈی نظام کے ساتھ منسلک کر دیا جائے گا۔ (و) الیکٹریکل یونٹس (ای ایم یو)۔ اب بننے والی تمام نئی ای ایم یو، بجلی کی پیداوار صلاحیت کے حامل تین مرحلے والی ٹکنالوجی کے ساتھ بجلی کی کم کھپت والی ہوں گی۔ بجلی کی کھپت کو کم کرنے کی کثیر رخی حکمت عملیوں پر کام کرتے ہوئے ریلویز 2016-17 سے تین مرحلے والی توانائی کی بچت کرنے والے انجن اور ای ایم یو کی پیداوار کر رہی ہے۔

کانفرنس کے دوران ریلویز اور کوئلے کے وزیر جناب پیوش گوئل نے 5 پی ڈبلیو ای کے شمسی توانائی پلانٹ قوم کے نام منسوب کیا۔ یہ حضرت نظام الدین، نئی دہلی، آنند وہار اور دہلی ریلوے اسٹیشن کی چھت پر بھارتیہ ریلوے کے ذریعہ شروع کیا گیا پہلا سب سے بڑا پلانٹ ہے۔ دسمبر 2016 میں پی پی پی ماڈل کے تحت فی یونٹ 4.14 روپے کے حساب سے یہ پروجیکٹ تیار کیا گیا ہے۔ یہ اس وقت بھارتیہ ریلوے کے مطابق سب سے کم ٹریف تھا۔ پلانٹ دس ماہ کی ریکارڈ مدت میں شروع کیا گیا۔ پروجیکٹ کی پوری لاگت 37.45 کروڑ روپے ہے جو ڈیولپرس کے ذریعہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ ماڈل کے تحت برداشت کی گئی ہے۔ ڈیولپرس 25 سال تک اس کا رکھ رکھاؤ کریں گے اور ریلویز فی یونٹ 4.14 روپے کے حساب سے بجلی کی کھپت کی ادائیگی کرے گی۔ اس میں نیٹ میٹرنگ کی سہولت بھی دستیاب ہوگی جس میں حد سے زیادہ بجلی کی سپلائی ڈسکام (ڈی آئی ایس سی او ایم) کے ذریعہ برداشت کی جائے گی۔ اس

سے 421.4 لاکھ روپے کی بچت ہوگی اوراس سے ان تنصیبات کی تقریباً 30 فیصد ضرورتیں پوری ہوں گی۔اس سے سالانہ 6082 ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ (سی او ٹو) کے اخراج میں کمی آئے گی۔وزیر موصوف نے اس موقعہ پر ایک مجلّہ کا اجراء بھی کیا۔

کانفرنس کے درج ذیل تکنیکی اجلاس بھی تھے۔

)الف) مرکزی خیال: گرین انرجی پروجیکٹ۔ شراکت کے مواقعے

(ب) مرکزی خیال: بھارتیہ ریلویز کی ہائی اسپیڈ لوکوموٹیو ضرورتوں کی تکمیل۔(ج) مرکزی خیال: توانائی کی اہلیت۔ٹکنالوجی اورحل۔(د) مرکزی خیال: کاربن فٹ پرنٹ میں تخفیف کا خاکہ۔(ہ) مرکزی خیال: بھارتیہ ریلوے(آئی آر صد فیصد برق کاری کی جانب گامزن)۔(و) مرکزی خیال: بایو ڈیزل۔ٹکنالوجی اور حل۔آئی آر ای اے جنرل سکریٹری اور ناردرن ریلویز کے پرنسپل، چیف الیکٹریکل انجینئر جناب دائل ڈوگرا نے اظہار تشکر کیا۔

عوام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ یہ جان سکیں کہ اعلیٰ ترین سطحوں پر فیصلے کیسے لئے جاتے ہیں اورقومی سلامتی کن چیزوں کی متقاضی ہوتی ہے

: نائب صدر جمہوریہ ہند

☆ نائب صدر جمہوریہ ہند جناب ایم وینکیا نائیڈو نے کہا ہے کہ بھارتی عوام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ یہ جان سکیں کہ اعلیٰ ترین سطح پر فیصلے کیسے لئے جاتے ہیں اور قومی سلامتی کن چیزوں کی متقاضی ہوتی ہے۔موصوف یہاں' سکیورنگ انڈیا: دی مودی وے' نام کی کتاب کا اجرا کرنے کے بعد اس موقع پر موجود حاضرین سے خطاب کر رہے تھے۔یہ کتاب جناب نتن گوکھلے کی تصنیف ہے۔دفاع کے وزیر مملکت ڈاکٹر سبھاش رام راؤ بھامرے اور دیگر عمائدین بھی اس موقع پر موجود تھے۔نائب صدر جمہوریہ ہند نے کہا کہ یہ کتاب این ڈی اے حکومت کے بارے میں از حد قریبی اور تفصیلی اطلاعات فراہم کرتی ہے۔ساتھ ہی ساتھ قومی سلامتی اور غیر ملکی پالیسی اقدامات پر بھی روشنی ڈالتی ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ داخلی امور پر روشنی ڈالتے ہوئے خفیہ اطلاعات ، نوٹس اور قومی سلامتی میں دخل رکھنے والے افراد کے ساتھ سینکڑوں گھنٹوں کے انٹرویو کے نتیجے میں جناب گوکھلے نے یہ کتاب تصنیف کی ہے اور یہ بتایا ہے کہ فیصلے لینے کے عمل کے سلسلے میں حکومت کے تحت اعلیٰ سطح پر کیا ہوتا ہے۔نائب صدر جمہوریہ ہند نے کہا کہ یہ کتاب سرجیکل اسٹرائیک کی منصوبہ بندی اوراس کو عملی جامہ پہنانے کی اب تک ڈھکی چھپی اطلاعات کو بھی طشت از بام کرتی ہے۔چین اور پاکستان کے سلسلے میں نئی دلّی کی پالیسیوں میں، جو تبدیلی واقع ہوئی، بھارت نے اپنی خارجہ پالیسی میں کیا تبدیلی کی اورمشرق وسطیٰ کے سلسلے میں کیا رُخ اپنایا ، یہ تمام تفصیلات بھی اس کتاب میں دی گئی ہیں۔وزیر اعظم مودی کی وہ کوششیں ، جو انہوں نے دنیا بھر میں بھارت نژاد افراد کو آسانیاں فراہم کرنے کے لئے کیں ، کچھ چھوٹی مگر دور رس کوششیں اور اقدامات، جن کے ذریعے بھارت کے مفادات کا ہر لحاظ سے تحفظ کرنے کی کوشش کی گئی ، زمین ، خلاء ، سائبر اور بحری علاقے میں کیا طریقہ کار اپنایا گیا، ان تمام امور پر مبنی اطلاعات میں اس کتاب میں شامل ہیں۔نائب صدر جمہوریہ ہند نے کہا کہ پوری دنیا میں دہشت گردی کا موضوع زیادہ تر حکومتوں کی خارجہ پالیسی میں سرکردہ حیثیت رکھتا ہے۔انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کا کوئی مذہب نہیں ہوتا اور یہ بنی نوع انسان کے لئے خطرہ ہے اوراس کا ہر حال میں سد باب ہونا چاہئے اور دوسروں کے ساتھ برتاؤ کرتے وقت ہمیں حساس طریقہ کار اپنانا چاہئے۔ہمیں ہر حال میں یہ اصول یاد رکھنا چاہئے کہ اگر تناؤ ہوگا تو ترقی کے تئیں توجہ مبذول نہیں کی جاسکتی۔

نائب صدر جمہوریہ ہند نے کہا کہ جمہوریت میں تشدد کی کوئی جگہ نہیں ہے اور بندوق کی گولی وہ تبدیلی نہیں لاسکتی ، جو ووٹ لا سکتا ہے۔حکومت کی پالیسی دہشت گردی اور بدعنوانی کے تئیں قطعی عدم برداشت کی ہونی چاہئے کیونکہ یہ دونوں لعنتیں ہمارے نظام کی قوت کو سلب کرلیں گی۔ اس موقع پر نائب صدر جمہوریہ ہند نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ مجھے' سکیورنگ انڈیا: دی مودی وے' نام کی اس کتاب کا اجرا کرتے ہوئے بڑی مسرت ہو رہی ہے۔یہ کتاب سینئر صحافی جناب نتن گوکھلے نے تصنیف کی ہے۔عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ دفاع اور سلامتی کے پہلوؤں سے متعلق معاملات خفیہ زمرے میں ڈال کر پوشیدہ رکھے جاتے ہیں اور انہیں پوری دنیا میں کہیں بھی عام طور پر عوام کے سامنے نہیں لایا جاتا۔ ظاہر سی بات ہے کہ بیشتر معاملات میں یہ احتیاط اس لئے برتی جاتی ہے کہ اہم فیصلوں اور اُن فیصلوں کو لینے سے متعلق تمام امور کو منظر عام پر اس لئے نہ لایا جائے تاکہ سلامتی اور قومی مفادات متاثر نہ ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جائز سلامتی تشویشات کو ایسے معاملات میں پوری طرح خفیہ رکھا جانا چاہئے۔تاہم یہ کتاب تصنیف کرتے ہوئے اس سلسلے میں ایک متوازن نظریہ اپنایا گیا ہے اور یہ دیکھا گیا ہے کہ اس طرح کی اطلاعات کس حد تک عوام کے سامنے لائی جاسکتی ہیں کیونکہ اگر شفافیت بالکل نہیں ہوگی تو پھر بدعنوانی راہ پاسکتی ہے۔اسی پس منظر میں جناب گوکھلے نے این ڈی اے حکومت میں اب تک جس طرح کی باتیں منظر عام پر نہیں لائی گئی تھیں،اسی قسم کی باتوں کو، جو کافی حد تک اندر کی باتیں ہیں یعنی حکومت، قومی سلامتی اور غیر ملکی پالیسی کے سلسلے میں کیا رویہ اختیار کرتی ہے، کو اپنی کتاب کا موضوع بنایا ہے۔

داخلی امور پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے خفیہ امور کا لحاظ رکھتے ہوئے الگ الگ جگہوں سے نوٹس بناتے ہوئے ، قومی سلامتی کے اہم شرکائے کار کے ساتھ سینکڑوں گھنٹوں کے انٹرویو لینے کے بعد انہوں نے یہ بات تصنیف کی ہے۔جناب گوکھلے نے حکومت میں اعلیٰ سطح پر فیصلہ کیسے لیا جاتا ہے، اس کی داخلی تصویر پیش کی ہے۔انہوں نے اپنی کتاب تصنیف کرنے میں کافی محنت کی ہے کیونکہ اس کتاب میں اس طرح کی بہت سی تفصیلات دی گئی ہیں ، جن کا تعلق سرجیکل اسٹرائک کی منصوبہ بندی اور عمل آوری، چین اور پاکستان کے تئیں نئی دلّی کی پالیسی کی تشکیل نو سے متعلق اطلاعات درج ہیں۔بھارت نے مشرق وسطیٰ کے سلسلے میں ایک نئی خارجہ پالیسی کے تحت توجہ مرکوز کی ہے، وزیر اعظم نریندر مودی نے بھارت نژاد افراد کو دنیا بھر میں مشکلات سے چھٹکارا دلانے کے لئے ، جو کوششیں کی ہیں، بھارت کو ہر

لحاظ سے محفوظ و مامون بنانے کے لئے زمین، خلا، سائبر اور بحری شعبے میں، جو چھوٹے مگر دور رس اقدامات کئے ہیں، ان کی تفصیلات بھی اس کتاب میں فراہم کی گئی ہیں۔

یہ کتاب مودی حکومت کے ذریعے اہم فیصلہ لینے کے عمل کا ایک کچا چٹھا پیش کرتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ کتاب ایک تجزیاتی دستاویز ہے۔ دراصل اپنی نوعیت کے لحاظ سے یہ کتاب حقائق پر مبنی ہے اور اس میں متعلقہ افراد نے اپنے اپنے نکتہ نظر کی وضاحت بھی کی ہے۔ اس معاملے میں ہوسکتا ہے کہ کچھ لوگوں کا خیال ہو کہ یہ ایک ادھوری تفصیل ہے، تاہم اسے ہم ابتدا تو کہہ ہی سکتے ہیں۔ اس وقت تک یہ کتاب پڑھیئے، جب تک کے لئے یہ لکھی گئی ہے۔ یہ کچھ بے باک اور غیر روایتی فیصلوں کا صحافتی ریکارڈ ہے، جو مودی حکومت نے 2014 سے اب تک کی مدت میں لئے ہیں۔

اس امر سے انکار نہیں ہے کہ اس کتاب کو کچھ اہم شخصیات کا زبردست اعتماد حاصل ہے، خصوصاً اہم عہدوں کے حامل افراد کے ذریعے فراہم کردہ تفصیلات پیش کرنے کے معاملے میں ایسا ضرور ہوا ہے۔ پہلی مرتبہ حساس عہدوں پر فائز افراد نے باضابطہ طور پر کچھ بڑے فیصلوں، مثلاً پٹھان کوٹ آپریشن، دوسرجیکل اسٹرائیک، ایک میانمار اور دوسری پاکستانی مقبوضہ کشمیر اور ڈوکلام کے موضوع پر زبان کھولی ہے۔ یہ کتاب سابق وزیر دفاع جناب منوہر پریکر، قومی سلامتی مشیر جناب اجیت ڈوبھال، موجودہ اور سابق بری فوج کے سربراہان، خصوصی دستوں کے افسران اور عملے کے انٹرویو کی حامل ہے۔ اس میں این ایس جی کمانڈوز اور آئی اے ایف عملے کے ارکان بھی شامل ہیں۔ یہ کتاب تصنیف کرکے جناب گوکھلے نے قومی سلامتی کے دقیق موضوع سے عوام کو روشناس کرایا ہے۔ بھارتی افراد کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اعلیٰ سطح پر لئے جانے والے فیصلوں کے طریقہ کار سے واقف ہو سکیں اور یہ جانیں کہ قومی سلامتی کے کیا تقاضے ہوتے ہیں۔ یہ کتاب اس عمل کے سلسلے میں بڑی مفید جانکاریاں فراہم کرتی ہے۔ میں اس کتاب کے مصنف کو اتنی مختصر مدت میں یہ اہم کام مکمل کرنے کے لئے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے حکمرانی کے کچھ اچھوتے پہلوؤں کو منظر عام پر لا کر رکھ دیا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ دہشت گردی کا موضوع دنیا بھر میں بیشتر حکومتوں کی خارجہ پالیسی میں سرکردہ حیثیت رکھتا ہے۔

دہشت گردی کا کوئی مذہب نہیں ہوتا اور یہ بنی نوع انسانیت کے لئے خطرہ ہے۔ اس کا سد باب کیا جانا چاہیئے اور ہمیں دوسروں کے ساتھ رابطہ رکھتے وقت حساس ضرور ہونا چاہیئے تاہم بھارت کا اتحاد، سالمیت اور داخلی سلامتی ہر حال میں یقینی بنائی جانی چاہیئے۔ ہمیں ہر حال میں یہ اصول یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر تناؤ ہے تو ترقی پر توجہ مرکوز نہیں ہوسکتی۔ ہمیں اپنی سرحدوں کو محفوظ کرنا ہوگا اور اس امر کو بھی یقینی بنانا ہوگا کہ داخلہ سلامتی پر کوئی سمجھوتہ نہ ہو تا کہ حکومت اور انتظامیہ ترقی پر توجہ مرکوز کر سکے۔ جمہوریت میں تشدد کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ گولی وہ کام نہیں کرسکتی، جو ووٹ کرسکتا ہے۔ یہ بات ساری دنیا کے سامنے آچکی ہے۔ حکومت کی پالیسی دہشت گردی اور بد عنوانی کے معاملے میں قطعی عدم برداشت کی ہونی چاہیئے کیونکہ یہ دونوں لعنتیں ہمارے نظام کی قوتوں کو سلب کرلیں گی۔

18 ستمبر 2017 تک راست ٹیکس مالیہ کی وصولی 15.7 فیصد کی نمو کے ساتھ 3.7 لاکھ کروڑ روپئے ہوئی

☆خزانہ اور کارپوریٹ امور کے وزیر ارون جیٹلی نے کہا ہے کہ گذشتہ دو تین برسوں کے دوران ٹیکس انتظامیہ میں اہلیت، شفافیت اور بہتری لانے کی غرض سے وزارت خزانہ کے محکمہ انکم ٹیکس نے متعدد اقدامات کئے تھے۔ ان اقدامات پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا کہ 50 لاکھ تک کی آمدنی رکھنے والے ٹیکس دہندگان کے لئے ایک صفحہ کا آئی آر ٹی -1 (ایس اے ایچ اے جے) فارم جاری کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ انفرادی 2.5 لاکھ روپئے سے 5 لاکھ روپئے تک کی آمدنی والے افراد کے لئے ٹیکس کی شرح 10 فیصد سے گھٹا کر 5 فیصد کر دی گئی، جو کہ دنیا میں سب سے کم ٹیکس کی شرحوں میں سے ایک ہے۔ وزیر خزانہ مسٹر جیٹلی نے مزید کہا کہ پہلی بار غیر تجارتی ٹیکس دہندگان کے لئے، جن کی آمدنی 5 لاکھ روپئے تک ہے، واسکروٹنی کا نظریہ شروع کیا گیا تا کہ زیادہ سے زیادہ افراد کی ٹیکس کے دائرے میں شامل ہونے اور اپنا انکم ٹیکس ریٹرن داخل کرنے کے لئے واجب ٹیکس کی رقم ادا کرنے کی غرض سے حوصلہ افزائی کی جا سکے۔ وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی یہاں انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ کی پہل کے موضوع پر منعقدہ وزارت خزانہ سے متعلق مشاورتی کمیٹی کی دوسری میٹنگ سے خطاب کر رہے تھے۔ محکمہ انکم ٹیکس کے دوسرے اقدامات پر روشنی ڈالتے ہوئے مسٹر ارون جیٹلی نے کہا کہ 50 کروڑ روپئے تک کا کاروبار کرنے والی کمپنیوں کے لئے کارپوریٹ ٹیکس میں 25 فیصد تک کی کمی کردی گئی ہے تاکہ تقریباً 96 فیصد کمپنیوں کا احاطہ کیا جا سکے۔ نئی مینوفیکچرنگ کمپنیاں جو یکم مارچ 2016 یا اس کے بعد وجود میں آئی ہیں انہیں بغیر کسی تخفیف کے 25 فیصد ٹیکس کا متبادل دیا گیا ہے۔ وزیر خزانہ نے مزید کہا کہ ایم اے ٹی قرض کی مدت میں ضابطہ جاتی اصلاحات کے حصے کے طور پر 10 سال کی جگہ 15 سال کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ای-گورننس کے شعبے میں محکمہ کے اقدامات پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا کہ اس سال داخل کئے گئے 97 فیصد انکم ٹیکس ریٹرن الیکٹرونکلی داخل کئے گئے جن میں سے 92 فیصد ریٹرن پر 60 دن کے اندر کارروائی کی گئی اور 90 فیصد ریفنڈ 60 دنوں کے اندر جاری کر دیئے گئے۔ وزیر خزانہ نے مزید کہا کہ انکم ٹیکس محکمہ نے شکایات کے ازالے کا ای-نوارن سسٹم بھی شروع کیا ہے۔ اور تمام آن لائن اور کاغذ پر دی گئی شکایات کو یکجا کر دیا گیا ہے اور شکایات کے ازالے تک ان پر کارروائی کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ ای-میل اور ایس ایم ایس کے ذریعہ ہر ایک شکایت کی رسید اور ان کے حل سے متعلق اطلاع دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 4.65 لاکھ ای-نوارن شکایات میں سے اب تک 84 فیصد شکایات کا ازالہ کیا جا چکا ہے۔ جناب جیٹلی نے مزید کہا کہ ای-سہیوگ کے ذریعہ ہوئی جانچ سے گریز کرنے کے لئے نامکمل معلومات کو غیر مداخلتی طریقے سے نپٹایا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ انکم ٹیکس کے ذریعہ تنخواہ پانے والے تقریباً 1.9 کروڑ ٹیکس دہندگان کو ان کے آجروں کے ذریعہ جمع کرائی گئی ٹی ڈی ایس کی رقم کے تعلق سے ہر سہ ماہی میں مطلع کیا جا

تا ہے۔مسٹر جیٹلی نے کہا کہ محکمہ کی ان تمام ای- گورننس پہل سے ٹیکس کی جانچ کرنے والی انتظامیہ اور ٹیکس دہندگان کے درمیان کم سے کم براہ راست رابطہ میں مدد ملی ہے، جس کی وجہ سے منجملہ دیگر باتوں کے ساتھ ٹیکس دہندگان کی پریشانی کو کم کرنے اور بدعنوانی کی لعنت کو ختم کرنے، نیز وقت کی بچت کرنے میں مدد ملی ہے۔ وزیر خزانہ ارون جیٹلی نے، جہاں تک تجارت میں آسانیاں پیدا کرنے (ایز آف ڈوئنگ بزنس) اور مالی مارکیٹ کے فروغ کا تعلق ہے تو محکمہ انکم ٹیکس کے ذریعہ کئے گئے اقدامات پر روشنی بھی ڈالی۔اس سلسلے میں انہوں نے 50 لاکھ روپئے تک کی آمدنی والے پیشہ وروں کے لئے شروع کی گئی ممکنہ ٹیکس کاری اسکیم کا خاص طور سے ذکر کیا۔

اسی طرح کاروباری آمدنی کے لئے امکانی ٹیکس کاری اسکیم 1 کروڑ روپئے سے بڑھا کر 2 کروڑ روپئے بڑھانے پر زور دیا۔اور بین الاقوامی مالی خدمات مراکز (آئی ایف ایس سی) میں درج کمپنیوں کو منافع تقسیم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا ہے اور انہیں صرف 9 فیصد کی شرح سے ایم اے ٹی ادا کرنا ہوگا۔ وزیر خزانہ نے بتایا کہ جہاں تک ٹیکس معاملات میں معلومات کے تبادلہ کا تعلق ہے تو ہندوستان نے 148 ملکوں کے ساتھ اور فوجداری معاملات کے لئے 39 ممالک کے ساتھ غیر ملکی اشتراک کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ بینکوں میں حصص پر منافع اور آمدنی پر ملنے والے سود کے ٹیکس کی بنیاد پر آمدنی کے ذرائع کے لئے موریشش اور سنگاپور کے ساتھ دوہرے ٹیکس کاری سے بچنے کے معاہدے (ڈی ٹی اے اے) میں تبدیلیوں کو شامل کیا گیا ہے۔

جہاں تک بلیک منی کے خلاف مہم کا تعلق ہے تو محکمہ انکم ٹیکس نے موجودہ حکومت کے برسر اقتدار آنے کے وقت سے ہی متعدد اقدامات کئے ہیں۔ وزیر خزانہ نے اس سلسلے میں من جملہ دیگر باتوں کے بلیک منی ایکٹ 2015 کے نفاذ، بے نامی ایکٹ 1988 میں جامع ترمیمات اور آپریشن کلین منی کا ذکر کیا۔انہوں نے کہا کہ نوٹ بندی کے اعداد و شمار (ڈی مونیٹائزیشن ڈاٹا) کا بڑے پیمانے پر جائزہ لینے کے بعد 9 نومبر 2016 سے 10 جنوری 2017 تک تقریباً 1100 تلاشیاں لی گئیں جن کے نتیجے میں 513 کروڑ روپئے کی نقد رقم سمیت 610 کروڑ روپئے ضبط کئے گئے۔انہوں نے کہا کہ اس دوران 4500 کروڑ روپئے کی غیر اعلان شدہ آمدنی کا پتہ چلا اور اس سلسلے میں تقریباً 400 معاملات مناسب کارروائی کے لئے ای ڈی اور سی بی آئی کے حوالے کئے گئے۔لیس کیش اکانومی اور ڈیجیٹل لین دین کو فروغ دینے کے واسطے وزیر داخلہ نے کہا کہ محکمہ انکم ٹیکس نے 2 لاکھ روپئے یا اس سے زائد کی نقد وصولی کے لئے جرمانہ، خیراتی ٹرسٹوں کو نقد کی شکل میں عطیہ کی حد 10 ہزار روپئے سے گھٹا کر 2 ہزار روپئے کرنے اور کسی بھی سیاسی پارٹی کو 2 ہزار روپئے یا اس سے زائد نقد ڈونیشن نہ دینے سمیت متعدد اقدامات کئے ہیں۔نوٹ بندی کے اثر اور محکمہ انکم ٹیکس کے مثبت اقدامات پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا کہ مالی سال 17-2016 کے دوران 14.5 فیصد کی شرحوں سے براہ راست ٹیکسوں کے معاملے میں مالیہ کی وصولی 849818 کروڑ روپئے تک بڑھی ہے۔ وزیر خزانہ نے مزید کہا کہ نئے مالی سال کے دوران 18 ستمبر 2017 تک 15.7 فیصد کی نمو کے ساتھ کل وصولی 3.7 لاکھ کروڑ روپئے تک ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹیکس دہندگان کی تعداد مالی سال 13-2012 میں 4.72 کروڑ سے بڑھ کر 17-2016 کے دوران 6.26 کروڑ روپئے تک ہو گئی ہے۔قبل ازیں سینٹرل بورڈ آف ڈائرکٹ ٹیکسیز (سی بی ڈی ٹی) کے چیئرمین مسٹر سشیل چندر نے کمیٹی کے سامنے محکمہ انکم ٹیکس کے اقدامات کی تفصیلات بتائیں۔

تبادلہ خیالات میں حصہ لیتے ہوئے مشاورتی کمیٹی کے متعدد اراکین نے مالیہ کی وصولی اور محکمہ کی مجموعی کارکردگی کو بہتر بنانے کی غرض سے متعدد مشورے دیئے۔ ان اراکین نے بالواسطہ اور بلاواسطہ ٹیکسیز، دونوں معاملوں میں تاریخی اصلاحات کے لئے وزیر خزانہ کو مبارکباد دی۔چند اراکین نے مشورہ دیا کہ نئے ٹیکس کاغذات کے لئے چند مزید ترغیبات دی جائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی ٹیکس ریٹرن داخل کرنے اور ٹیکس کے بقائے کی ادائیگی کے لئے حوصلہ افزائی ہو جس سے ٹیکس کا دائرہ بڑھانے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے انفرادی ٹیکس دہندگان کی آمدنی سالانہ 2.5 لاکھ روپئے سے بڑھا کر 5 لاکھ روپئے کرنے اور ٹیکس کی شرح 10 فیصد سے گھٹا کر 5 فیصد کرنے کے لئے محکمہ کی پہل کی تعریف کی۔کچھ اراکین نے واجب الادا ٹیکس کی ادائیگی کے لئے عوام کو ترغیب دینے کی غرض سے ٹیکس سلیب کو کم کرنے کا بھی مشورہ دیا۔انہوں نے ایماندار ٹیکس دہندگان کے لئے توصیفی مراسلے جاری کرنے کے لئے محکمہ انکم ٹیکس کی پہل کی تعریف کی۔کچھ اراکین نے ڈیجیٹل لین دین کو فروغ دینے کے لئے بینکنگ یا ٹرانزیکشن چارجز کو کم کرنے کا مشورہ دیا۔انہوں نے کہا کہ ان چارجز میں کمی یا انہیں معاف کرنے کی زیادہ سے زیادہ افراد کو ڈیجیٹل لین دین کے لئے حوصلہ افزائی ملیگی۔اراکین نے یہ بھی مشورہ دیا کہ ان علاقوں میں رہنے والے افراد کو جہاں یا تو بار بار بجلی جاتی ہے یا انٹرنیٹ کی سہولیت دستیاب نہیں ہے انہیں اپنا ریٹرن داخل کرنے کے لئے زیادہ وقت دیا جائے۔ کچھ اراکین نے مشورہ دیا کہ بلیک منی رکھنے والوں کے خلاف مزید تلاشیاں لی جائیں، کیونکہ اب بھی بہت سارے لوگ بلیک منی میں لین دین کرتے ہیں۔

اس میٹنگ میں وزیر خزانہ کے ساتھ جن دوسرے اراکین نے شرکت کی ان میں وزارت خزانہ کے وزیر مملکت جناب ایس پی شکلا، سکریٹری خزانہ جناب اشوک لواسا، مالیہ سکریٹری ڈاکٹر ہنس مکھ ادھیا، ڈی آئی پی اے ایم کے سکریٹری مسٹر نیرج کمار گپتا، محکمہ اقتصادی امور (ڈی ای اے) کے سکریٹری جناب ایس سی گرگ، چیف اقتصادی مشیر (سی ای اے) ڈاکٹر اروند سبرامنی ین، سی بی بی ٹی کے چیئرمین جناب سشیل چندر اور وزارت خزانہ کے متعدد اعلیٰ حکام شامل تھے۔مشاورتی کمیٹی کے جن اراکان نے آج کی میٹنگ میں شرکت کی، ان میں لوک سبھا سے مسٹر انی رودھن سمپتھ، مسٹر جینتا جے پانڈہ، مسٹر جے جیا سنگھ تیاگ راج نٹرجی، مسٹر کالی کیش نارائن سنگھ دیو، مسٹر پرتاپ سنگھ چوہان، مسٹر رام چرتر نشاد، مسٹر ایس پی وائی ریڈی، مسٹر شرد کمار ماروتی بنسودے، مسٹر سبھاش چندر بہیریا، ڈاکٹر ادت راج اور مسٹر یرّا م وینکٹا سبّا ریڈی، راجیہ سبھا سے مسٹر انل دیسائی، مسٹر ایم گوکولا کرشنن، مسٹر راجیو چندر شیکھر، مسٹر سنجے سیٹھ اور کماری سیلجا شامل تھیں۔

☆☆☆